

میرے مسلمان بھائیو ! شیطانی و سوسوں کے باوجود آپنی موت سے پہلے پہلے صرف ایک مرتبہ اس تحریر کو اول تا آخر لازمی، لازمی، لازمی پڑھ لیں ! جزاً مِنَ اللَّهِ خَيْرًا

Written By : Fahad Usman Meer

تصنیف کردہ : فہد عثمان میر

## 005-Mas'alah HAYAAT-un-NABI (S.A.W) say Motalliq Firqawaraana NAZRIYAAT ka TAHQEEQI jaizah

مسئلہ حیاتُ النبی ﷺ سے متعلق فرقہ وارانہ نظریات کا تحقیقی جائزہ

حیاتُ النبی ﷺ



Made By : Fahad Usman Meer

- بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، وَ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ وَ عَلَى أَزْوَاجِهِ وَ الْأَئِمَّةِ وَ الصَّحَابَةِ اجْمَعِينَ ، إِلَى يَوْمِ الدِّينِ-

حیاتُ النبی ﷺ کا طاپک پوری دُنیا کے مسلمانوں کا اہم ترین عقیدہ ہے۔ اہلسنت کہلانے والے تینوں گروہوں { بریلوی، دیوبندی یا الحدیث } اور اس کے علاوہ اہلسنت کے جتنے بھی فرقے ہیں جیسا کہ حنفی شافعی | مالکی اور اس کے علاوہ اہل تشیع بھی اس عقیدے پر متقن ہیں۔ اور وہ عقیدہ یہ ہے کہ ”امام کائنات ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کی قبر مبارک میں بَرَزَخِ حیات

ہے، جو اپنے طور طریقے (یعنی ماذ) کے اعتبار سے بَرْزَخٌ ہے لیکن وہ جسمانی بھی ہے اور روحانی بھی ہے۔ آپ ﷺ کی قبر مبارک جنت کے تکڑوں میں سے ایک تکڑے پر ہے۔ جسے ہم ریاض الجنة بھی کہتے ہیں“ اور اسی پر امت کا اجماع ہے۔

اس عقیدہ کو ہم عرفِ عام میں عقیدہ حیات النبی ﷺ کہتے ہیں اور یہ جدید عقیدہ نہیں ہے بلکہ شروع سے مسلمانوں کے ہاں چلتا آ رہا ہے۔ الحمد للہ

1195, <u>1196</u> , 1888, 6588, 7335	صحیح بخاری
3370 سے 3368-	صحیح مسلم
3915, 3916	جامع ترمذی
12688	مسند احمد
694	مشکوٰۃ المصانع

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی زمین، جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر قیامت کے دن میرے حوض پر ہو گا۔

Sahih Hadees

اس حدیث پر امام بخاریؓ نے، قبر اور منبر کے درمیانی حصہ کی فضیلت پر باب باندھا ہے اور صحیح مسلم میں بھی یہی باب ہے۔

2) Bukhari (H# 876-1772).pdf ←

باب: نبی کریم ﷺ کی قبر شریف اور منبر مبارک  
کے درمیانی حصہ کی فضیلت کا بیان

حدیث 1195  
1195 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: (۱۱۹۵) ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بتائیا کہ یہم کو

2) Sahih Muslim (H# 1570-3397).pdf ←

Made By : Fahad-Usman Meer

باب: ۹۲۔ آپ ﷺ کی قبر اور منبر کے درمیان  
والی جگہ کی فضیلت اور منبر کی جگہ کی فضیلت

[3368] [۳۳۶۸] - ۵۰۰ (۱۳۹۰) حَدَّثَنَا قُتْبَيْهُ بْنُ

(المعجم ۹۲) - (بَابُ فَضْلٍ مَا بَيْنَ الْقَبْرِ وَالْمِنْبُرِ

وَمِنْبُرِهِ وَفَضْلٍ مَوْضِعٍ مِنْبُرِهِ) (الصفحة ۹۲)

کیونکہ دراصل اب حقیقت میں حجرہ عائشہؓ میں ہی ہمارے محبوب ﷺ کی قبر مبارک ہے المذا آپ ﷺ کی قبر مبارک جنت کے طکڑوں پر ہے۔ الحمد للہ!

اور حدیث میں موجود ہے کہ نبی کو وہیں یہ دفن کیا جاتا ہے جہاں یہ وہ دفن کیا جانا پسند کرتے ہوں۔

**1018**

**جامع ترمذی**

**5963**

**مشکوٰۃ المصانع**

جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ ﷺ کی تدفین کے سلسلے میں لوگوں میں اختلاف ہوا تو حضرت ابو بکرؓ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک ایسی بات سنی ہے جو میں بھولا نہیں ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جتنے بھی نبی ہوئے ہیں اللہ نے ان کی روح وہیں قبض کی ہے جہاں وہ دفن کیا جانا پسند کرتے تھے“ (اس لیے) تم لوگ انہیں ان کے بستر ہی کے مقام پر دفن کرو۔

**Sahih Hadees**

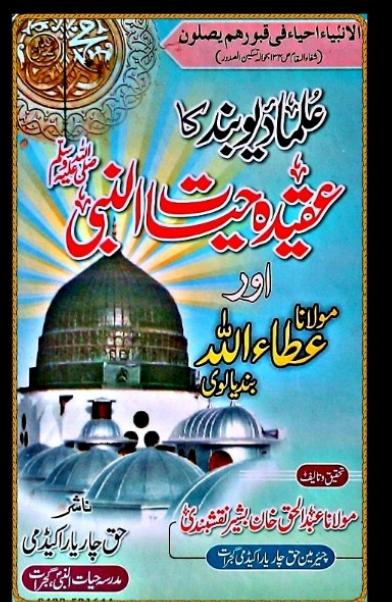
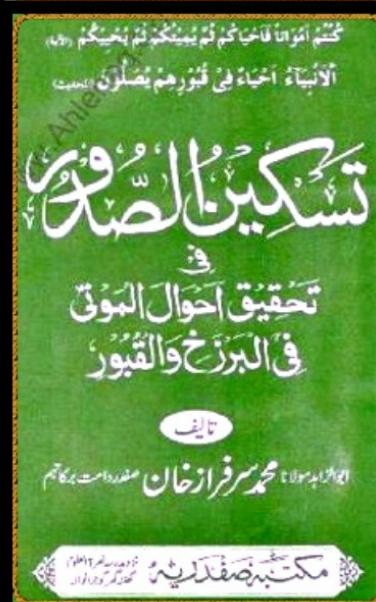
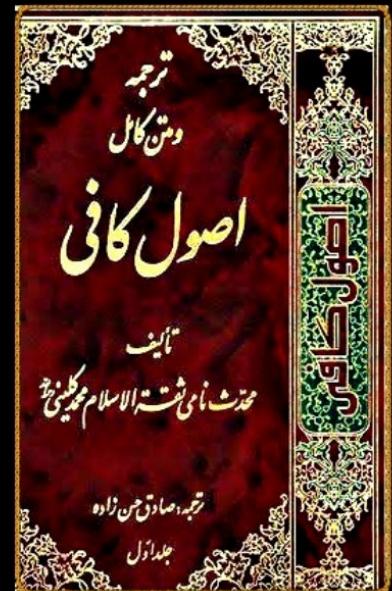
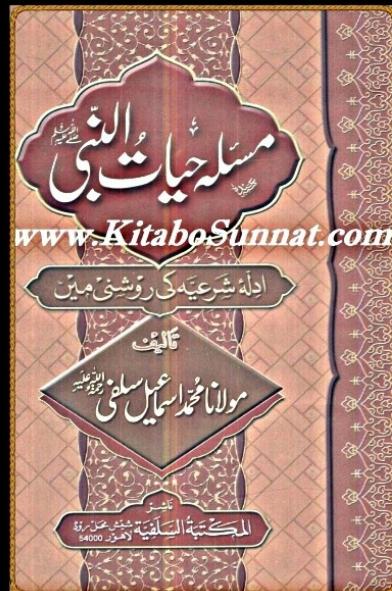
اہل سنت کے بہت بڑے امام اور احادیث کی کتابوں کے مؤلف «سیدنا امام ابو بکر حافظ احمد بن حسین بن علی البیقی»، جو امام البیقی کے نام سے مشہور ہیں (جو 458 ہجری میں فوت ہوئے) ... انہوں نے 21 احادیث پر مشتمل ایک مکمل کتاب لکھی، جس کا نام ہی یہ ہے کہ - ”حیات الانبیاء فی قبورہم“ یعنی ”انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں“۔

اس کی تفصیل آگے بیان کی جائے گی۔ إن شاء اللہ۔

یہ پیکھر فرقہ واریت سے بالا تر ہو کر، تمام مکاتبِ فکر کی کتابوں کو پڑھ کر، لکھا گیا ہے۔

- ۰۰ بریلوی مکتبہ فکر کے ایک بہت بڑے عالم، «علامہ عباس رضوی صاحب» نے 448 صفحات پر مشتمل ایک کتاب لکھی۔ جس کا نام ہے۔ آپ ﷺ زندہ ہیں واللہ، اُس کتاب کو مکمل پڑھا۔
- ۰۰ اسی طریقے سے دیوبند مکتبہ فکر میں حیاتی گروپ کے بہت بڑے عالم «علامہ سرفراز خان صدر صاحب» نے 439 صفحات پر مشتمل ایک کتاب لکھی جس کا نام ”تسکین الصدور“ ہے۔ یہ کتاب بھی مسئلہ حیات النبی ﷺ کے متعلق ہے۔ اُس کا بھی مکمل مطالعہ کیا۔
- ۰۰ اسی طریقے سے دیوبند مکتبہ فکر کے ممتازی گروپ کے بہت بڑے عالم «عطاء اللہ بندیالوی صاحب» کی کتاب ”مسئلہ حیات النبی ﷺ“ کے نام سے ہے۔ اُس کو بھی مکمل پڑھا۔
- ۰۰ اس حوالے سے اہل تشیع کی علیحدہ سے کوئی کتاب نہیں ہے، لیکن ”اصول کافی“ کے اندر مسئلہ حیات النبی ﷺ سے متعلق ان کے عقائد و نظریات موجود ہیں۔ اُس کا بھی مطالعہ کیا۔
- ۰۰ اسی طرح سے اہل حدیث مکتبہ فکر کے بہت بڑے عالم «علامہ اسماعیل سلیمانی صاحب» کی کتاب ”مسئلہ حیات النبی ﷺ“ ہے۔ جو تقریباً 70 صفحوں پر مشتمل ہے۔ اُس کا بھی مطالعہ کیا۔

Made By : Fahad Usman Meer



اوپر والی تمام کتابوں کو پڑھنے کے بعد یہ لیکھر تیار کیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ اس مطالعہ کے دوران، دور حاضر کا ایک جدید فرقہ بھی سامنے آیا ہے۔ دیوبند کے ممتاز گروپ میں سے نکلا ہوا «ایکس کیپن عنانی صاحب» ۔ کا گروپ ہے جو اپنے آپ کو برزخی گروپ بھی کہتے ہیں۔ اور یہ اس حد تک آگے گئے ہیں کہ، (معاذ اللہ، استغفر اللہ)، کیپن عنانی صاحب نے اپنی کتاب ”اسلام یا مسلک پرستی“ میں قبر مبارک کے لئے ”گڑھ“ کا لفظ استعمال کیا۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ)۔

# اسلام پا مسلک پرستی

باب: قبر میں نبی ﷺ کی حیات

94

اسلام پا مسلک پرستی

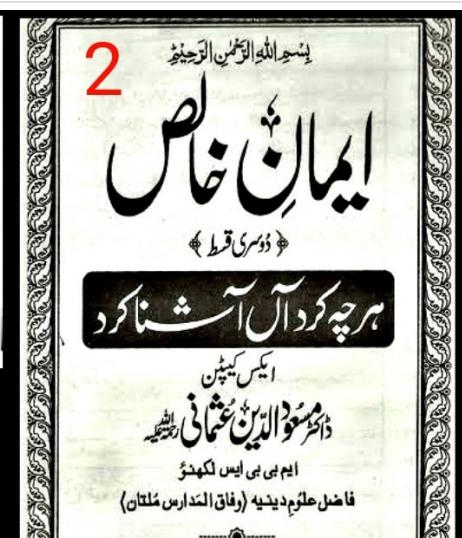
زیادہ گستاخی کیا ہو گی کہ آپ ﷺ کو جنت الفردوس کے اعلیٰ وارفع مقام سے اتار کر دنیوی گڑھے میں ”زندہ درگور“ متصور کیا جائے؟ نہ صرف یہ بلکہ وہ نبی ﷺ کو اللہ کی دائمی صفت

Made By : Fahad Usman Meer

اس کے علاوہ انہوں نے ”ایمان خالص حصہ دوم“ اور ”عذاب برزخ“ کے نام سے بھی کتابیں لکھیں۔ ان سب کتابوں کا پوری ایمانداری کے ساتھ مطالعہ کرنے کے بعد یہ پیچھر تیار کیا گیا ہے۔ الحمد للہ



Made By : Fahad Usman Meer



یہ پیچھر ایک ترتیب کے ساتھ 5 علمی پوائنٹس میں بیان کیا جائے گا تاکہ مسئلہ حیات النبی ﷺ ایک عام آدمی کو تجھی اچھی طرح سمجھ آ جائے۔

- ”وفات النبی ﷺ سے متعلق صحیح اور محتاط (احتیاط والا) عقیدہ کیا ہونا چاہیے؟؟؟“ -

اس حوالے سے قرآن پاک کی 2 آیات بہت اہم ہیں، جو امیر المؤمنین خلیفة المسلمين سیدنا ابو بکر الصدیقؓ نے آپ ﷺ کی وفات کے موقع پر بھی تلاوت فرمائی تھیں۔  
چنانچہ صحیح بخاری کے ”كتاب المعاذی (غزوات کا بیان)“ والے چھپیر میں آخری دو باب کی تقریباً 46 احادیث، 4428 سے 4473 تک، خاص طور پر آپ ﷺ کی وفات کے دنوں کے معاملات، آپ ﷺ پر جو کیفیت طاری ہوئی اور آپ ﷺ نے جو تصحیحتیں فرمائیں، سے متعلق ہیں۔ اسی باب میں سیدنا ابو بکر الصدیقؓ کا مشہور خطبہ بھی ہے، جو انہوں نے خاص طور پر نبی ﷺ کی وفات پر دیا تھا۔

صحیح بخاری میں اس کے بہت سے ٹرُق موجود ہیں۔ اُن تمام حدیثوں کا خلاصہ یہ ہے کہ :-  
آپ ﷺ کی وفات پر حضرت عمرؓ کو یہ غلط فہمی ہو گئی تھی کہ :-

■ آپ ﷺ فوت نہیں ہوئے بلکہ زندہ ہیں اور واپس آئیں گے۔ کیونکہ

■ ابھی تو منافقین کو قتل کرنا تھا۔

■ بہت سی فتوحات ہونی تھیں۔۔۔

■ روم فتح ہونا تھا۔۔۔

■ ایران فتح ہونا تھا۔۔۔

■ آپ ﷺ کی بشارتیں موجود تھیں جن کو پورا کئے بغیر آپ ﷺ اس دُنیا سے نہیں جا سکتے تھے۔  
یہ حضرت عمرؓ کا اپنا نظریہ تھا۔۔۔ اسی لئے سیدنا ابو بکر صدیقؓ نے اُن کا رد کیا (جو ایک لمبی حدیث میں ہے) اور فرمایا :-

1241, 1242, 3667, 3668, 4452 to 4454

989

1842

3043, 10977, 11017, 11043

1624

۔ (جب نبی کریم ﷺ کی وفات ہو گئی تو) ابو بکرؓ اپنے گھر سے، جو سخ میں تھا (یعنی عوالیٰ کے ایک گاؤں میں تھا) گھوڑے پر سوار ہو کر آئے اور اترتے ہی مسجدِ نبوی ﷺ میں تشریف لے گئے۔ پھر آپؓ کسی سے گفتگو کئے بغیر عائشہؓ کے چورہ میں آئے (جہاں نبی کریم ﷺ کی کعش مبارک (میت مبارک) رکھی ہوئی تھی) اور نبی کریم ﷺ کی طرف گئے۔ نبی کریم ﷺ کو برد جبرہ (یمن کی بن ہوئی دھاری دار چادر) سے ڈھانک دیا گیا تھا۔ پھر آپؓ نے نبی کریم ﷺ کا چورہ مبارک کھولا اور جھک کر اُس کا بوسہ لیا (یعنی چوما) اور رونے لگے۔

آپؓ نے کہا: ”میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اے اللہ کے نبی! اللہ تعالیٰ آپ پر دو موتیں کبھی جمع نہیں کرے گا۔ سوا ایک موت کے جو آپ ﷺ کے مقدار میں تھی سو آپ ﷺ وفات پا جائے۔“

ابو سلمہؓ نے کہا کہ: مجھے ابن عباسؓ نے خبر دی کہ ابو بکرؓ جب باہر تشریف لائے تو عمرؓ اُس وقت لوگوں سے کچھ باتیں کر رہے تھے۔ عمرؓ کہا کرتے تھے کہ۔ ”اللہ کی قسم! اُس وقت میرے دل میں یہی خیال آتا تھا اور میں کہتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کا انتقال نہیں ہوا بلکہ رب نے آپ ﷺ پر وہی کیفیت طاری کی ہے، جیسے موسیٰؑ پر اسی قوم سے الگ تحلک رہے تھے۔ اللہ کی قسم! اللہ آپ ﷺ کو ضرور اس بیماری سے اچھا کر کے اٹھائے گا اور آپ ﷺ ان لوگوں کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیں گے جو آپ ﷺ کی موت کی باتیں کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جب تک منافقین کو نیست و نابود نہیں کر دے گا، تب تک اللہ کے رسول ﷺ کا انتقال نہیں ہو گا۔“

صدیقؓ اکبرؓ نے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ لیکن عمرؓ نہیں مانے۔ پھر دوبارہ ابو بکرؓ نے بیٹھنے کے لیے کہا۔

آخر کار ابو بکرؓ نے کلمہ شہادت پڑھا تو سارا جمیع (تمام صحابہ اکرامؓ) آپؓ کی طرف متوجہ ہو گئے اور عمرؓ کو چھوڑ دیا۔

ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا: ”اما بعد! اگر کوئی شخص تم میں سے محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا تو اُسے معلوم ہونا چاہیے کہ محمد ﷺ کی وفات ہو چکی اور اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ (ہمیشہ) باقی رہنے والا ہے، وہ بھی مرنے والا نہیں۔ (حضرت ابو بکر صدیقؓ ثابت قدم رہے تھے، اسی لئے دلیل کے طور پر قرآن پاک سے 2 آیات تلاوت کیں اور کہا کہ ۔۔۔ اللہ پاک نے فرمایا ہے۔

[دلیل نمبر 1]-

39 : سورۃ الزمر ، 30

إِنَّكَ مَيْتٌ وَإِنَّهُمْ مَيْتُونَ ﴿٣٩﴾

یقیناً (اے محبوب ﷺ) خود آپ کو بھی ”موت آئے گی اور یہ سب (تمہارے مخالفین یعنی کفار) بھی مرنے والے ہیں۔“

[دلیل نمبر 2]-

3 : سورۃ آل عمران ، 144

وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ فُتِنَ انْقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقِلِبْ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللَّهُ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ ﴿١٤٤﴾

”(حضرت) محمد ﷺ صرف رسول ہی ہیں، ان سے پہلے بھی بہت سے رسول ہو چکے ہیں۔ کیا اگر ان کو موت آجائے یہ قتل کر دیے جائیں، تو تم اسلام سے اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے؟ اور جو کوئی اپنی ایڑیوں پر پھر جائے تو وہ ہرگز اللہ تعالیٰ کا کچھ نہ بگاڑے گا۔ عنقریب اللہ تعالیٰ شکر گزاروں کو نیک بدلہ دے گا۔“

— (حدیث کے راوی کہتے ہیں کہ) اللہ کی قسم! ایسا معلوم ہوا کہ ابو بکرؓ کے آیت کی تلاوت سے پہلے جیسے لوگوں کو معلوم ہی نہ تھا کہ یہ آیت بھی اللہ پاک نے قرآن مجید میں اتاری ہے۔ اب تمام صحابہؓ نے یہ آیت آپ سے سیکھ لی، پھر تو ہر شخص کی زبان پر یہی آیت تھی۔ جس وقت حضرت عمرؓ نے انہیں تلاوت کرتے سنا کہ نبی کریم ﷺ کی وفات ہو گئی ہے تو (حضرت عمرؓ نے کہا) ”میں سکتے میں آ گیا اور ایسا محسوس ہوا کہ میرے پاؤں میرا بوجھ نہیں اٹھا پائیں گے اور میں زمین پر گر جاؤں گا۔“

Sahih Hadees

ظاہر ہے کہ صحابہ اکرامؓ اور امتیوں میں یہی فرق ہے کہ صحابہ کرامؓ جب قرآن یا حدیث سنتے تھے تو فوراً رجوع گر لیتے تھے۔ یعنی ان کا یہ روایہ ہوتا تھا کہ

2: سورۃ البقرۃ 285

--- قَالُوا سَمِعْنَا وَ أَطَعْنَا ---

--- ہم نے سُنا اور اطاعت کی ---

اوپر والی حدیث سے پانچ نتائج نکلتے ہیں :-

— «رزلٹ نمبر 1» :-

”آپ ﷺ کی میت مبارک کو ”یا نبی اللہ“ کہہ کر مخاطب کرنا سیدنا ابو بکر صدیقؓ کی سنت ہے۔“

یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرامؓ آپ ﷺ کی قبر مبارک کے پاس ”یا رسول اللہ“ کہہ کر آپ ﷺ پر درود و

سلام صحیح تھے۔  
چنانچہ الموطا امام مالک میں، سنن الکبریٰ للبیهقی میں، مصنف ابنِ ابی شیبہ میں اور فضل صلاۃ علی النبی میں حدیث ہے کہ سیدنا عبد اللہ بن عمر جب قبر رسول پر حاضری دیتے اور عرض کرتے السلام علیک یا رسول اللہ، السلام علیک یا ابا بکر، السلام علیک یا ابناہ۔

الحديث 11793	مصنف ابن أبي شيبة (عربي)۔
الحديث 11915	مصنف ابن أبي شيبة (مترجم)۔
الحديث 393	موطا امام مالک (مترجم : وحید الزماں)۔
جلد 6، حدیث 10271	سنن کبری للبیہقی (مترجم)۔
صفحہ 139، حدیث 98	فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ

كتاب العناية

مصنف ابن أبي شيبة مترجم (جلد ۳)

فَصَلَّى، ثُمَّ أَتَى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا بَكْرَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبْنَاهُ، ثُمَّ يَكُونُ وَجْهُهُ وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ أَتَى الْمَسْجِدَ فَفَعَلَ ذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ مَنْزِلَةً.

Made By : Fahad Usman Meer [ جلد 3، حدیث # 11915 ]

(11915) حضرت نافع جیشیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب مسجد نبوی ﷺ میں داخل ہونے لگتے تو نماز ادا کرتے پھر رسول پر آتے اور یوں سلام پیش فرماتے: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا بَكْرَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبْنَاهُ پھر دوسرے کاموں کی طرف متوجہ ہو جاتے، اسی طرح جب آپ سفرے تشریف لاتے تو گھر داخل ہونے سے پہلے یہ کام کرتے۔



393۔ عن عبد الله بن دينار قال رأيت عبد الله بن عمر يقف على قبر النبي صلى الله عليه وسلم  
فيصل على النبي صلى الله عليه وسلم وعلى أبي بكر وعمر - حدیث # 393

عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا عبد اللہ بن عمر نبی ﷺ کو کھڑے ہوتے تھے نبی ﷺ کی قبر پر پھر درود صحیح تھا آپ نبی ﷺ پر اور ابو بکر رضی اللہ عنہما اور عمر رضی اللہ عنہما پر۔

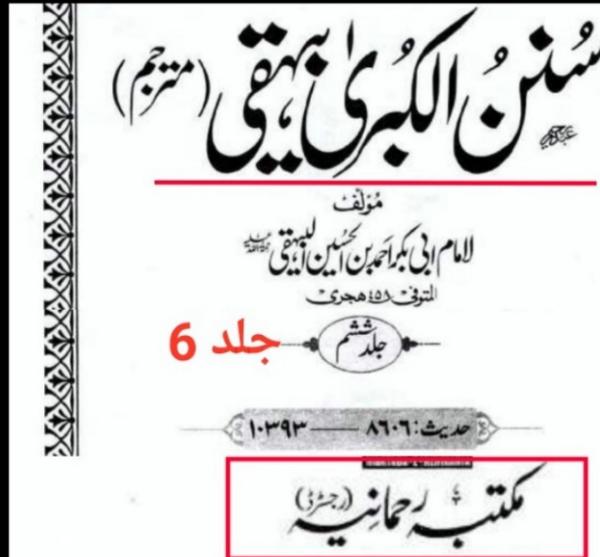
معتین: شیخ سلیمان ہلالی نے کہا ہے کہ اس کی سند شیخین کی شرط پر صحیح ہے۔ اور شیخ احمد علی سلیمان نے بھی اسے صحیح کہا ہے۔

Made By : Fahad Usman Meer

قبرِ رسول ﷺ پر

"یا رسول اللہ" کہہ کر

درود بھیجنے کا ثبوت



06)Kubra-Al-Bayhaqi (H# 8606-10393).pdf

نَفْعُ الْكُبْرَى بَيْهَقِي مُتَنَّبِي (جَلْدُهُ ٦)

حَدِيث # 10271

پس بیہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

(۱۰۲۷۱) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسِينُ : عَلَىٰ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَلَىٰ الْمُهَرَّجَانِيِّ أَنَّ أَبِي عَلَىٰ السَّقَاعِ بْنِ سَابُورَ وَأَبُو الْحَسِينِ : عَلَىٰ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَلَىٰ الْمُفْرِعِ الْمُهَرَّجَانِيِّ بِهَا فَالاً أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْفَاسِيِّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُوبَ عَنْ نَافِعٍ : أَنَّ أَبْنَاءَ عُمَرَ كَانُوا إِذَا قَدِيمَ مِنْ سَفَرٍ دَخَلُوا الْمَسْجِدَ فَأَتَى الْقُبْرَ فَقَالَ : السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبْنَاهُ . [صحيح] اخرجه عبد الرزاق ۶۷۲۴

(۱۰۲۷۲) نافع فرماتے ہیں کہ ابن عمر جب سفر سے آتے تو مسجد میں داخل ہوتے۔ پھر آپ ﷺ کی قبر پر آتے اور کہتے: اے اندکے رسول! آپ پر سلامتی ہو۔ اے ابوکر! آپ پر بھی سلامتی ہو۔ اے ابا جان! آپ پر بھی سلامتی ہو۔

Made By : Fahad Usman Meer

# فضائل درود وسلام

## فصل الصلاة على النبي ﷺ

تالیف

(ع) اسماعیل بن الحجاج القاضی رضی اللہ عنہ

مکتبہ ابتدائیہ

[نبی ﷺ کی قبر پر درود]

98 حدثنا عبد الله بن مسلمة همیں عبد الله بن مسلمہ (اقتنی) نے عن مالک عن عبد الله بن دینار أنه حدیث بیان کی، انہوں نے ماک (بن انس) سے، انہوں نے عبد الله بن دینار، على قبر النبي ﷺ، ويصلی على النبي ﷺ وابی بکر، و عمر (بن انس) کو نبی ﷺ کی قبر کے پاس کھڑے ہوئے دیکھا اور وہ نبی ﷺ، ابو بکر (الصدیق) اور عمر بن حنفیہ پر درود (سلام) پڑھتے تھے۔

Made By : Fahad Usman Meer

حدیث # 98

**تحقیق** اس کی صحت ہے۔

اسے امام تیغی (۲۲۵/۵) نے بھی امام مالک کی سند سے روایت کیا ہے۔

یہ روایت موطا امام مالک (روایہ تیغی بن عیاض ۱۶۶ھ / ۳۹۸ق میں موجود ہے۔

Sahih Hadees

اور ویسے بھی ہمیں نبی ﷺ نے قبرستان والوں کے لئے جو دعا سکھائی ہے۔ اُس میں ہم بھی قبر والوں کو مخاطب کرتے ہیں۔۔۔ (لیکن یہ صرف سلامتی کے لئے دعا ہے۔ اس سے یہ نتیجہ ہرگز نہیں نکلا جا سکتا کہ قبر والے ہمیں سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں!! یہ پرٹوکول صرف نبی ﷺ کے لئے ہے)۔

## صحیح مسلم

2257 سے 2255 ,585 ,584-

3237

سنن ابو داؤد

150, 2042

سنن نسائی

1547 , 4306

سنن ابن ماجہ

3351, 13140

مسند احمد

298, 1764, 1766, 1767

مشکوٰۃ المصانع

۔(رسول اللہ ﷺ جب قبرستان جاتے تو کہتے)۔

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنْ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَا حَقُونَ نَسَأْلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمْ  
الْعَافِيَةَ

سلامتی ہو مسلمانوں اور مونوں کے ٹھکانوں میں رہنے والوں پر اور ہم ان شاء اللہ ضرور (تمہارے ساتھ) ملنے والے ہیں، میں اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لئے عافیت مانگتا ہوں۔

Sahih Hadees

## سوال 2

کیا نبی کریم ﷺ کا جنازہ نہیں ہوا تھا۔۔۔؟؟؟

اس بات پر سب متفق ہیں کہ سیدنا مولا علیؑ نے آپ ﷺ کو غسل دیا۔۔۔

# نبی کریم ﷺ کو مولانا نے غسل دیا...

نبوت و رسالت کے دلائل

باب ۲۹۵

صفحہ 478

۲۷۸

جلد 3، حصہ 7

Made By : Fahad Usman Meer

## حضرت علیہ السلام کے غسل دینے کے بیان میں

انہوں نے یزید بن ابی زیاد سے نقل کیا ہے، انہوں نے عبد اللہ بن حارث سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں حضرت علیؓ نے حضور علیہ السلام کو غسل دیا تھا اس حال میں کہ آپ ﷺ کے اوپر قیص تھی اور حضرت علیؓ کے ہاتھ میں کپڑے کا ایک ٹکڑا تھا جس کے ذریعہ حضور علیہ السلام کو غسل دے رہے تھے۔ اس دوران آپ نے اپنا ہاتھ حضور علیہ السلام کی قیص کے اندر ڈالا اور جنم اطہر کو ڈھوندا اور قیص اوپر تھی۔ (خصال کبریٰ ۲۵/۲)

آپ ﷺ کو کفن بھی دیا گیا، آپ ﷺ کو ڈفایا بھی گیا، یہ سارے معاملات ہوئے تو جنازہ کیوں نہیں ہونا تھا؟؟؟

یہ بات بالکل جھوٹ ہے کہ آپ ﷺ کا جنازہ نہیں ہوا تھا! سنن نسائی الکبریٰ میں ”وفات النبی ﷺ“ کے نام سے پورا چیپڑا ہے۔ جس میں آپ ﷺ کی وفات کے سارے معاملات کا ذکر موجود ہے۔ الحمد للہ

اللہ تعالیٰ ایک استثناء یعنی ایکسپیشن ہے کہ آپ ﷺ کے جنازے میں کوئی امام مقرر نہیں ہوا تھا بلکہ لوگوں نے علیحدہ علیحدہ جنازہ پڑھا تھا۔ یعنی کچھ ٹولیوں کی صورت میں لوگ آتے تھے اور جنازہ پڑھ کر چلے جاتے تھے۔

جلد 3، حصہ 7، باب 297، صفحہ 483

دلائل النبوة (مترجم)، حضور اکرم ﷺ کی نماز جنازہ کا بیان

جلد 2، صفحہ 556

الخصائص الکبریٰ (مترجم)۔

## نبی ﷺ کے جنازے میں کوئی امام مقرر نہیں تھا۔۔۔

حصہ دوم

.com

556

→ خصائص الکبریٰ

دعائے جنازہ و نماز کے وقت جن معجزات کا ظہور ہوا:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب فوت ہوئے تو پہلے مردوں کو داخل کیا گیا اور انہوں نے بغیر امام کے ٹولیاں بن کر آپ پر صلوٰۃ پیش کی، اس کے بعد انہوں کو داخل کیا گیا اور انہوں نے آپ پر صلوٰۃ پیش کی، تو یہ سب ٹولیاں بن کر جاتے تھے۔ حضور نبی کریم ﷺ پر صلوٰۃ پیش کرنے میں ان کا کوئی امام نہ تھا۔

Made By : Fahad Usman Meer

(ابن اسحاق، بنیان)

## الخصائص الکبریٰ

جلد دوم

صلوات علی الائمه زینوبی

مولانا عجلالحد قذافی

ممتاز اکسیڈیٹ لائبریری



- «رزک نمبر 2» :-  
سیدنا ابو بکر صدیقؓ کا یہ عقیدہ تھا کہ آپ ﷺ کو ایک ہی موت آئے گی۔۔۔ ”اسی لئے انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ پر دو موتیں جمع نہیں کرے گا، یعنی اب آپ ﷺ کی ہمیشہ کے لئے بَرْزَخِ زندگی شروع ہو چکی ہے۔۔۔

اسی حوالے سے سیدہ عائشہؓ کی بہت ذہرست حدیث ہے کہ وہ نبی ﷺ کی ”دنیا کی زندگی کا آخری دن“ تھا اور ”آخرت کی زندگی کا اپہلا دن“ تھا۔

سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول ﷺ کی وفات میرے گھر میں ہوئی۔ آپ ﷺ اُس وقت میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ جب آپ ﷺ یمار پڑے تو ہم آپ ﷺ کی صحت کے لیے دعا نہیں کیا کرتے تھے۔ عبد الرحمن بن ابی بکرؓ آئے تو ان کے ہاتھ میں ایک تازہ ٹھنپی تھی۔ آپ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا تو میں سمجھ گئی کہ آپ ﷺ مسواک کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ وہ ٹھنپی میں نے ان سے لے لی۔ پہلے میں نے اسے چبایا، پھر صاف کر کے آپ ﷺ کو دے دی۔ آپ ﷺ نے اس سے مسواک کی، پھر آپ ﷺ نے وہ مسواک مجھے عنایت فرمائی اور آپ ﷺ کا ہاتھ جھک گیا، یا (راوی نے یہ بیان کیا کہ) مسواک آپ ﷺ کے ہاتھ سے چھوٹ گئی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے میرے اور آپ ﷺ کے تھوک کو اُس دن جمع کر دیا جو آپ ﷺ کی دُنیا کی زندگی کا سب سے آخری اور آخرت کی زندگی کا سب سے پہلا دن تھا۔

Sahih Hadees

سیدہ عائشہؓ نے یہ عقیدہ بالکل واضح کر دیا کہ آپ ﷺ کی اب سے آخرت کی بَرْزَخِ زندگی شروع ہو چکی ہے۔

»رزلٹ نمبر 3« :-  
”کسی بھی بڑے سے بڑے انسان کو غلطی لگ سکتی ہے۔“

اس معاملے میں سیدنا عمرؓ کو غلطی لگی اور انہوں نے یہ عقیدہ رکھا کہ آپ ﷺ کو ابھی موت نہیں آ سکتی، لیکن! جیسے ہی ان کو آیات سنائی گئیں تو انہوں نے فوراً رجوع کر لیا۔

حضرت عمرؓ نے یہ نہیں کہا کہ ”میں اتنا بڑا بزرگ ہوں مجھے غلطی نہیں لگ سکتی“۔ جیسا کہ لوگ یہاں اپنے بزرگوں کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ اتنے بڑے بڑے بڑے بڑے بزرگ تھے۔

یہ صحابہ کرامؓ کی خصوصیت تھی کہ جب کوئی آیت سُن لیتے تو فوراً بات کو قبول کر لیتے تھے۔

»رزلٹ نمبر 4« :-  
”عقیدہ توحید اتنا اہم ہے کہ سیدنا ابو بکر صدیقؓ نے توحید سمجھانے کے لئے ایک فرضی جملہ بولا کہ“:-

”جو کوئی محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا تو وہ جان لے کے محمد ﷺ فوت ہو گئے ہیں“ (حالانکہ محمد ﷺ کی عبادت کوئی بھی نہیں کرتا تھا۔ یہ جملہ صرف اس لئے کہا گیا کہ عبادت صرف اُس ذات کی ہو سکتی ہے۔

جس کو بھی موت نہیں آئے گی اور وہ اللہ کی ذات کے علاوہ کوئی بھی نہیں ہے)۔

اور یہ بات بھی پتا چل گئی کہ قرآن پاک میں، آپ ﷺ کے لئے دونوں لفظ استعمال ہوئے ہیں کہ

3- سورۃ آل عمران ، 144

--- أَفَإِنْ مَاتَ أُوْ قُتِلَ ---

۔۔۔ اگر (آپ ﷺ) کو موت آجائے یا یہ قتل کر دیے جائیں ۔۔۔

حالانکہ شہید کا لفظ بھی آ سکتا تھا۔۔۔

لیکن ہمارے معاشرے کے لوگ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے لئے - ”مرنے کا“ | ”وفات کا“ | ”قتل کا“ لفظ استعمال نہیں کرنا چاہئے ورنہ گستاخی ہو جائے گی۔۔۔

سوال 2 ?

تو کیا قرآن پاک ہمیں گستاخی سکھاتا ہے (نعوذ باللہ)؟؟؟

کیونکہ قرآن میں بھی یہی لفظ استعمال ہوئے ہیں۔۔۔

- «رزلٹ نمبر 5» :-

- ”نبی ﷺ کے علاوہ کوئی بھی بڑے سے بڑا انسان ، چاہے وہ سیدنا ابو بکر صدیقؓ ہی کیوں نہ ہو، بغیر دلیل کے اُن کی بات بھی قبول نہیں کی جائے گی“:-

اسی لئے جب سیدنا ابو بکرؓ نے (حضرت ﷺ کی وفات کا کہا) تو اپنی دلیل میں قرآن پاک سے 2 آیات تلاوت کیں۔ اور پھر صحابہ اکرامؓ نے بھی اُسی بنیاد پر بات کو مانا۔ ہر مسلمان کا بھی یہی رویہ ہونا چاہئے کہ

2- سورۃ البقرۃ 285

--- فَالْلُّوْا سِعْنَا وَ أَطْعَنَا ---

--- ہم نے سُنا اور اطاعت کی ---

لیکن بھائیو! یہاں انڈیا، پاکستان اور بُنگلہ دیش کا اتنا گندا کلچر یعنی تہذیب ہے! کہ یہاں مولویوں نے اپنی عوام کو ایسی پٹپڑھا رکھی ہے کہ

جب ہم کہتے ہیں کہ ”قرآن و حدیث سے حوالہ دکھائیں“ تو لوگ ہمارا مذاق اڑاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ”اتنےے بڑے بزرگ پاگل ہیں!“ (العیاذ باللہ تعالیٰ)۔

وہ صحابہ اکرام ہی تھے، جنہوں نے کوئی بھی ایک آیت سُنی تو فوراً بات کو قبول کر لیا۔  
إن کے سب بزرگوں سے بڑھ کر بزرگ، سیدنا ابو بکر صدیقؓ ہیں اور انہوں نے بھی دلیل کے طور پر

قرآن کی آیات پیش کیں، لیکن یہاں لوگوں کو بتائیں کہ بخاری اور مسلم میں نماز کا یہ یہ طریقہ لکھا ہوا ہے تو ان کے کافی پر جوں تک نہیں رینگتی! وہ کہتے ہیں کہ لکھا ہوا ہو گا، ہمارے بزرگ پاگل ہیں؟؟؟ اور یہاں صحابہ اکرم رضوان اللہ علیہم السَّلَامُ اجمعین اور سیدنا عمر فاروقؓ جیسے انسان بھی کہہ رہے ہیں کہ جب انہوں نے قرآن کی آیت سنی تو کہا کہ مجھے عطا لگی تھی اور میرے پاؤں میرا بوجھ نہ الٹا سکے اور میں وہیں پر بیٹھ گیا۔

اور یہاں پر لوگ قرآن اور حدیث سنتے ہیں لیکن کوئی اثر ہی نہیں ہوتا!!۔  
یہی فرق ہے صحابہ اکرمؓ میں اور عام لوگوں میں۔۔۔

•••

- ”کیا قرآن اور صحیح احادیث میں شہدائے کرام اور انبیاء علیہم السلام کی برزخی حیات سے متعلق ذکر موجود ہے؟؟؟“۔

اسی ضمن میں قرآنِ پاک کی 4 آیات بہت اہم ہیں۔۔۔

[آیت نمبر 1]-

3- سورۃ آل عمران 169

وَلَا تَحْسَبَنَ الَّذِينَ قُتُلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاهُ اللَّهُ بِهِمْ يُرْزِقُونَ ﴿١٦٩﴾۔

جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید کئے گئے ہیں ان کو ہرگز مردہ نہ سمجھیں، بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس رزق پا رہے ہیں۔

[آیت نمبر 2]-

2- سورۃ البقرة 154

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاهُ اللَّهُ بِهِمْ لَا تَشْعُرونَ ﴿١٥٤﴾۔

اور جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارے جائیں، تم انہیں مردہ نہ کہو، بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم شعور نہیں رکھتے۔

ہم شعور اسی لئے نہیں رکھتے کیونکہ وہ زندگی پر دے (یعنی برزخ) میں ہے۔ یعنی ’آن سیئین بیریئر‘ ہے، جسے دیکھا نہیں جا سکتا۔ اور اس کا ثبوت یہ ہے۔

[آیت نمبر 3]-

23: سورۃ المؤمنون 100

--- وَمِنْ وَرَائِهِمْ بَرَزَخٌ إِلَى يَوْمِ يُبَعَثُونَ۔

--- اب ان سب (مرنے والوں) کے پچھے ایک بَرَزَخ (پرده) حائل ہے، ان کے دوبارہ جی اٹھنے کے دن تک (یعنی قیامت تک)۔

اس بَرَزَخ کو کوئی بھی آبزرو (یعنی معاشرہ) نہیں کر سکتا اور ان کو شریعت کی اصطلاحات یعنی ٹرمیتوں میں ”تباہات“ کہا جاتا ہے اور تباہات کے بارے میں صاف صاف کیٹا گوریکل مشن ہوا ہے کہ

[آیت نمبر 4]

3: سورۃ آل عمران 7

هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُّحَكَّمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخْرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلُهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلُّ مِنْ عِنْدِ رِبِّنَا وَمَا يَذَكُّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ۔

وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے تجھ پر کتاب اُتاری جس میں واضح مضبوط آیتیں ہیں جو اصل کتاب ہیں اور بعض تباہہ آیتیں ہیں۔ پس جن لوگوں کے دلوں میں کھوٹ ہوتا ہے وہ فتنہ انگیزی کی خاطر تباہات آیات ہی کے پچھے پڑے رہتے ہیں اور انہی (تباہات) آیات کے (ابنی خواہشات نفس کے مطابق) معنی نکالتے رہتے ہیں حالانکہ ان کا صحیح مفہوم اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، اور جو علم میں پختہ ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم ان (تباہات) پر ایمان لائے، ساری آیات ہمارے رب کی طرف سے ہیں اور نصیحت تو صرف عقل مند لوگ ہی حاصل کرتے ہیں۔

## سوال ②

تباہات کیا ہیں۔۔۔؟؟؟

● جواب: تباہات والی چیزیں صرف سمجھانے کے لئے ہوتی ہیں۔ اس دُنیا کا frame of reference یا physical phenomenon of nature بالکل مختلف ہے (یعنی دُنیا کو حاصل کرنے کا معاملہ بالکل مختلف ہے) اور آخرت کے معاملات بالکل مختلف ہیں لیکن آخرت کی زندگی کا دُھنڈلا سا تصور پیش کرنے کے لئے (اور سمجھانے کے لئے) اللہ تعالیٰ نے تھوڑی سی چیزیں بیان کر دی ہیں، مثال کے طور پر :-

۔ جنت میں پاکیزہ بیویاں ملیں گی ۔ جنت میں پھل ملیں گے ۔ جنت کی نعمتوں کا ذکر کیا گیا ۔ آخرت کے معاملات کا ذکر کیا گیا۔

یہ تمام کی تمام چیزیں تباہات میں شامل ہیں۔ ان کے بارے میں ہمیں تفصیل سے بیان نہیں کیا گیا کہ وہ کس کیفیت میں ہوں گی۔۔۔ صرف ایک دُھنڈلا سا تصور بتایا گیا ہے کہ دُنیا میں کوئی قیاس کر لے کہ جیسے یہاں پر بیویاں ہیں ویسے وہاں پر بھی بیویاں ہوں گی لیکن

3244, 4779, 4780

صحیح بخاری

465, 7132, 7134, 7135

صحیح مسلم

13265

مسند احمد

5612

مشکوٰۃ المصانع

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ”میں نے اپنے نیکوکار بندوں کے لیے وہ چیزیں تیار رکھی ہیں جنہیں کسی آنکھ نے نہ دیکھا اور کسی کان نے نہ سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا بھی گمان و خیال پیدا ہوا۔ اللہ کی ان نعمتوں سے واقفیت اور آگاہی تو الگ رہی (ان کا کسی کو گمان و خیال بھی پیدا نہیں ہوا)۔“ پھر نبی کریم ﷺ نے اس آیت کی تلاوت کی

سورة السجدة 17:-

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ فُرْرَةٍ أَعْيُنٍ جَزَاءً إِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ۔

کہ کوئی نفس نہیں جانتا جو کچھ ہم نے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لئے پوشیدہ کر رکھی ہے، یہ اُن (اعمال صالح) کا بدله ہو گا جو وہ کرتے رہے تھے۔

Sahih Hadees

المذا اُن نعمتوں کا دھندا سا تصور پیش کرنے کے لئے اس کی مشابہت بتائی گئی ہے کہ یہ تمام چیزیں تشابہات ہوتی ہیں اس میں ہم صرف اتنا ہی کلام کر سکتے ہیں جتنا ہمیں بتایا گیا ہے، اس سے زیادہ کلام نہیں کر سکتے!۔

شہداء کی بَرَزَخِي زندگی کے بارے میں قرآن میں موجود دھندا سا تصور بیان کر دیا گیا ہے۔ اب صحیح الاسناد احادیث سے بھی ملاحظہ ہوں۔

- ● ۱:- حدیث

## صحیح مسلم

**4885**

1641, 3011	جامع ترمذی
2520	سنن ابو داؤد
2801	سنن ابن ماجہ
975, 1438	سلسلہ الصحيح
8548	مسند احمد
3804, 3853	مشکوٰۃ المصالح

آپ ﷺ نے (شہیدوں کی روحوں کے بارے میں)۔

- [آل عمران 169] -

وَلَا تَحْسِبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ﴿١٦٩﴾۔

جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید کئے گئے ہیں اُن کو ہرگز مردہ نہ سمجھیں ، بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس روزیاں دیئے جاتے ہیں۔

کے بارے میں فرمایا : ان کی روحیں سبز پرندوں کے اندر رہتی ہیں، ان کے لیے عرشِ الٰہی کے ساتھ قندیلیں لٹکی ہوئی ہیں۔ وہ روحیں جنت میں جہاں چاہیں کھاتی پیتی ہیں، پھر ان قندیلوں کی طرف لوٹ آتی ہیں، ان کے رب نے اوپر سے اُن کی طرف جھانک کر دیکھا اور فرمایا : ”کیا تمہیں کسی چیز کی خواہش ہے؟“۔

اُنہوں نے جواب دیا : ہم (اور) کیا خواہش کریں، ہم جنت میں جہاں چاہتے ہیں گھومتے اور کھاتے پیتے ہیں۔ اللہ نے تین بار ایسا کیا (جھانک کر دیکھا اور پوچھا) جب اُنہوں نے دیکھا کہ ان کو چھوڑا نہیں جائے گا، یعنی اُن سے سوال ہوتا رہے گا تو اُنہوں نے کہا : اے ہمارے رب! ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہماری روحوں کو ہمارے جسموں میں لوٹا دیا جائے یہاں تک کہ ہم دوبارہ تیری راہ میں شہید کیے جائیں۔ جب اللہ تعالیٰ یہ دیکھے گا کہ ان کو کوئی حاجت نہیں ہے تو ان کو چھوڑ دیا جائے گا۔

Sahih Hadees

لیکن اللہ تعالیٰ ان پرندوں کی دعا قبول نہیں کرے گا کیونکہ اس دُنیا سے صرف ایک مرتبہ ہی ایگزٹ ہونا ہے یعنی ایک دفعہ ہی موت آنی ہے۔ بلکہ حدیث میں ہے کہ شہید کے علاوہ کوئی بھی جنت سے نکلنے کی خواہش نہیں کرے گا۔

<u>2817</u>	صحیح بخاری
4867, 4868	صحیح مسلم
3162	سنن نسائی
1518	سلسلہ اصحیح
4870, 13197	مسند احمد
3803	مشکوٰۃ المصنّع

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کوئی شخص بھی ایسا نہ ہو گا جو جنت میں داخل ہونے کے بعد دُنیا میں دوبارہ آنا پسند کرے (خواہ اُسے ساری دُنیا مل جائے) سوائے شہید کے۔ شہید کی یہ تمنا ہو گی کہ دُنیا میں دوبارہ واپس جا کر (اللہ کے راستے میں) دس مرتبہ اور قتل ہو کیونکہ وہ شہادت کی عزت وہاں دیکھتا ہے۔

Sahih Hadees

<u>36</u> , 2972, 7226	صحیح بخاری
3153	سنن نسائی
4784	مسند احمد

آپ ﷺ نے فرمایا : ”— میری خواہش ہے کہ اللہ کی راہ میں مارا جاؤں ! پھر زندہ کیا جاؤں ! پھر مارا جاؤں ! پھر زندہ کیا جاؤں ! پھر مارا جاؤں !۔

Sahih Hadees

3010

جامع ترمذی

2800

سُنن ابن ماجہ

6246

مشکوٰۃ المصانع

۔(شہید کہتا ہے کہ) : ۔۔۔ اے رب! مجھے دوبارہ زندہ فرماء، تاکہ میں تیری راہ میں دوبارہ شہید کیا جاؤ۔۔۔

Sahih Hadees

شہادت کی تمنا ہر شخص کے دل میں ہونی چاہئے! کیونکہ

4931

صحیح مسلم

2502

سُنن ابو داؤد

3099

سُنن نسائی

4867

مسند احمد

3813

مشکوٰۃ المصانع

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : جو شخص مر گیا اور نہ جہاد کیا، نہ دل میں جہاد کا ارادہ ہی کیا، وہ نفاق (منافقت) کی ایک قسم میں مرا۔

Sahih Hadees

لہذا ہر مسلمان کے دل میں شہادت کی تمنا ہونی چاہیے۔ یہ ایمان کا امتحان ہے کہ انسان اپنی سب سے قیمتی چیز یعنی اپنی جان کو اللہ کے حضور پیش کرتا ہے کہ میری جان تیرے لیے حاضر ہے۔

● 2: حدیث ۔۔۔  
شہید کو چھ مہینے کے بعد قبر سے نکالا گیا تو جسم بالکل صحیح سلامت تھا۔

۔ (جنگ احمد میں شہید ہونے والے حضرت جابرؓ کے والد صاحب) حضرت عبد اللہؓ کو چھ مہینے کے بعد ان کی لاش کو قبر سے نکالا گیا، تو صرف کان تھوڑا سا گلنے کے سوا باقی سارا جسم اُسی طرح تھا جیسے دفن کیا گیا تھا۔

Sahih Hadees

• حدیث 3:-

آپ ﷺ کی وفات کے تقریباً 76 سال کے بعد 87 ہجری کے اندر، سیدنا عمر فاروقؓ کی شہادت کے 63 سال بعد بھی ان کا پاؤں صحیح سلامت تھا۔

خلیفہ عبدالملک بن مروان کے دور میں جگہ عائشہؓ کی دیوار گر گئی جس میں آپ ﷺ کی قبر مبارک ہے۔ اس کی دوبارہ تعمیر کے دوران ایک پاؤں نکل آیا اور صحابہ کرام اور تابعین بہت پریشان ہوئے کہ آپ ﷺ کا پنڈلی سمیت پورا پاؤں مبارک، قبر سے باہر نکل آیا ہے۔ پھر انہوں نے سیدہ عائشہؓ کے بھانجے عروہ ابن زبیرؓ کو بلاایا (جو 94 ہجری میں نوت ہوئے اور وہ عبد اللہ ابن زبیرؓ صحابی کے چھوٹے بھائی تھے اور سیدہ عائشہؓ کے محرم اور بھانجے تھے۔ وہ اکثر جگہ عائشہؓ میں آتے تھے، اس لئے انہیں پتہ تھا کہ وہ کس کا پاؤں ہو سکتا ہے) تو انہوں نے کہا: کہ یہ نبی ﷺ کا پاؤں مبارک نہیں ہے بلکہ حضرت عمرؓ کا پاؤں مبارک ہے۔

### جنازہ کے احکام و مسائل

Made By : Fahad Usman Meer

375/2

ہم نے فروہ بن ابی المغرا نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے علی بن مسہرنے بیان کیا، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے کہ ولید بن عبدالملک بن مروان کے عہد حکومت میں (جب نبی کریم ﷺ کے جگہ مبارک کی) دیوار گری اور لوگ اسے (زیادہ اوپھی) اٹھانے لگے تو وہاں ایک قدم ظاہر ہوا لوگ یہ سمجھ کر گھبرا گئے کہ یہ نبی کریم ﷺ کا قدم مبارک ہے۔ کوئی شخص ایسا نہیں تھا جو قدم کو پہچان سکتا۔ آخر عروہ بن زبیر نے بتایا کہ نہیں اللہ گواہ ہے یہ رسول اللہ ﷺ کا قدم نہیں ہے بلکہ یہ تو عمر رضی اللہ عنہ کا قدم ہے۔

حدیث # 1390 کے بعد...



میں مولویوں کی طرح کوئی افسانے نہیں پڑھ رہا بلکہ یہ صحیح بخاری میں موجود واقعہ ہے۔ ان تمام دلائل کی روشنی میں یہ بات بالکل واضح ہو گئی ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کو بھی وفات کے بعد شہداء کرام کی طرح پر وٹوکوں جاصل ہے، بلکہ انبیاء کرام علیہم السلام کی برزخی حیات شہداء کی برزخی حیات سے افضل تر! افضل تر! افضل تر! ہے۔ اور پوری امت کا اس پر اجماع ہے۔ شہید تو ہوتا ہی وہ ہے جو اپنے نبی کے کلمہ کے لئے اپنی جان دے دیتا ہے اور یہ بات لو جیکل بھی ہے۔ مثال کے طور پر اگر کوئی شخص پی۔ اتھ۔ ڈی ہولڈر ہے تو وہ شخص میسٹرک پاس تو ضرور ہو گا۔ تو شہید کو آپ میسٹرک پاس سمجھ لیں اور انبیاء علیہم السلام کو پی۔ اتھ۔ ڈی ہولڈر سمجھ لیں۔

یہی وجہ ہے کہ پانچویں صدی ہجری میں اہل سنت کے بہت بڑے (محمدث اور امام) حافظ ابو بکر احمد بن حسین بن علی البیوقی، المتوفی 458 ہجری) اور کئی احادیث کی کتابوں کے مؤلف بلکہ کسی نے بھی ان سے زیادہ احادیث، کتابوں میں جمع نہیں کیں۔

انہوں نے ایک مستقل کتاب ("حیاة الانبیاء فی قبورہم" یعنی انبیاء اپنی قبروں کے اندر زندہ ہیں) لکھی ہے جو 21 احادیث کا مجموعہ ہے۔ اس میں اور مندرجہ ابی یعلیٰ میں روایات ہیں کہ "انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں"۔

3425	مسند ابی یعلیٰ (انٹر نیشنل)، حدیث
3412	مسند ابی یعلیٰ (مترجم)، حدیث
۱، ۲، ۳	حیات الانبیاء (اللہبیقی)، حدیث

انبیاء اپنی قبروں میں  
نمازیں پڑھتے ہیں ---

تَعْلِيمُ اللَّهِ الْكَلِمَاتِ الْحَسَنَاتِ

Made By : Fahad Usman Meer

1) اخبرنا ابو سعید احمد بن محمد بن الخليل الصوفی فقال انبیاء ابو احمد عبد الله بن عدى الحافظ قال ثنا قسطنطین بن عبد الله الرومی قال ثنا الحسن بن عرفة قال حدثني الحسن بن قبيه المدائني ثنا المسلم بن سعید التفقی عن الحجاج بن الاسود عن ثابت البانی عن انس رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم الانبیاء احياء فی قبورهم يصلون : هذا حديث يعده في افراد الحسن بن قبيه المدائني وقد روی عن يحيى بن ابوبکر عن المسلمين بن سعید۔

لـ مسند ابی یعلیٰ - ۱۳۷۲/۶ - مجمع الزوائد - ۲۱۱/۸ - فتح الباری - ۳۵۷۶ - ۲۲، ابوهرثوم لفظ وقا الوقا - ۱۳۵۲/۳ - کتاب الاعلام - ۱۳۷۲/۱، کامل - ۱۳۹۷/۱، القول البدیع - ۱۷، مدارج النجۃ - ۳۲۷۱/۲ - سعادۃ الدارین - ۱۸۰ - فخر القوادی لابن تیمیہ - ۷، نیوش الحرمین - ۸۰ - تکلیف الادوار - ۲۲۸۱/۳

Sahih Hadees

اور اس کی سپورٹ میں صحیح مسلم کی حدیثیں بھی لے کر آئے ہیں کہ

430, <u>6157</u> , 6158	صحیح مسلم
1638 سے 1632-	سنن نسائی
3198	سلسلہ الصحیح
10389, 10576	مسند احمد
5866	مشکوحة المصانع
7, 8, 9	حیاة الانبیاء فی قبورهم (امام بیہقی)۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : میں معراج کی رات جب سرخ ٹیلے کے قریب آیا اور موسیٰؑ کے پاس سے گزرا ، تو وہ اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔

Sahih Hadees

امام بیہقی اسی حدیث کو دلیل کے طور پر لائے ہیں۔ الحمد للہ اور اسی کو امام ابن حجر عسقلانی (المتوفی 852 ہجری) نے بھی دلیل بنایا ہے۔ انہوں نے صحیح بخاری کی شرح ”فتح الباری“ لکھی جس کا ترجمہ ”فیضُ الباری“ کے نام سے ہے۔ اُس کے اندر انہوں نے امام بیہقی کی کتاب کا حوالہ دیا ہے۔

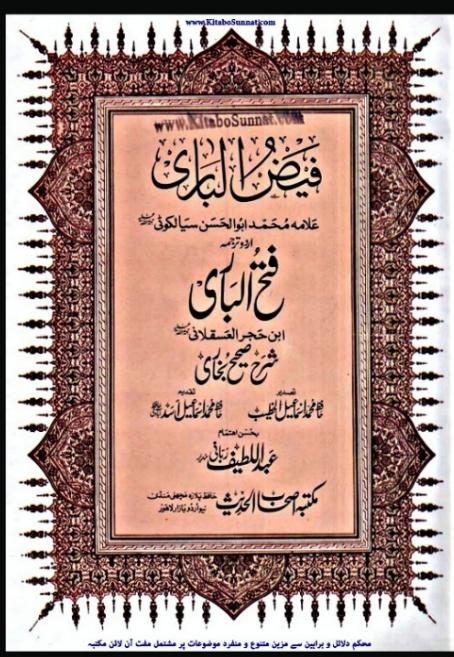
**فیض الباری پارہ ۱۲ کتاب احادیث الانبیاء 226**

میں دلالت کی اس نے ان کی زندگی پر اور قیاس بھی اس کو قوی کرتا ہے اس واسطے کہ شہید زندہ ہیں ساتھ نفس قرآن کے اور چیزیں افضل ہیں شہیدوں سے اور اس کی شاہد یہ روایت ہے کہ جو درود پڑھے مجھ پر میری قبر کے زندگی تو میں اس کو سنا ہوں اور جو مجھ پر دور سے درود پڑھے وہ میرے پاس پہنچایا جاتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ حرام کیا اللہ تعالیٰ نے زمین پر یہ کہا ہے بدن چیزیں کے اور چیزیں کی قبروں میں زندہ ہونے پر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے

Made By : Fahad Usman Meer      شرح حدیث # 3185

**فیض الباری پارہ ۱۲ کتاب احادیث الانبیاء 227**

چیز کے کوئی کی طرف آپ ﷺ کے امران کے سے اور جو کچھ کہ تھا ان سے اور صحیح مجمع کی ہے یعنی نے ایک کتاب لطیف بیچ حق زندگی چیزیں کی قبروں میں اور وارد کی اس نے اس میں حدیث انس فیضی کی کہ چیزیں اپنی قبروں میں زندہ ہیں نماز پڑھتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت مسیح مسیح نے چیزیں کی رات موی یا کو قبر میں نماز پڑھتے دیکھا اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت مسیح مسیح نے چیزیں سے بیت المقدس میں پروردگار کے نزدیک شہداء کی طرح زندہ ہیں۔

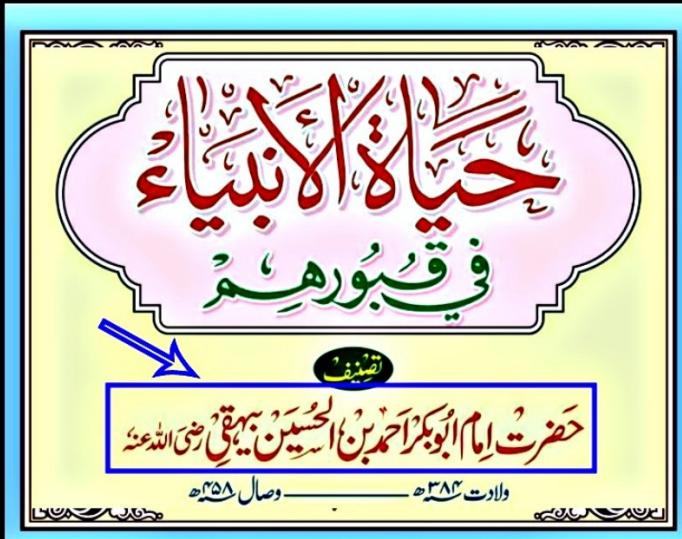


## Sahih Hadees

اب امام ہبھقی نے ”حیاة الانبیاء فی قبورهم“ میں جو الفاظ لکھے ہیں، وہ یہ ہیں۔ امام ہبھقی ”کہتے ہیں کہ :-“ اور یہ صحیح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام پر ان کی روحیں لوٹا دی ہیں اور اب وہ اپنے پروردگار کے نزدیک شہداء کی طرح زندہ ہیں۔“

Made By : Fahad Usman Meer

اٹھائے جائیں گے۔ اور یہ صحیح ہے اس لیے کہ اللہ عزوجل نے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام پر ان کی روح لوٹا دی ہے میں اور اب وہ (تمام انبیاء) اپنے پروردگار کے یہاں شہداء کی طرح زندہ ہیں۔ ۱۶



حدیث # 22 میں

پھر یہی امام بیہقیؑ نے عقیدوں کے کتاب لکھی ہے، جس کا نام ”الاعتقاد“ ہے۔ اُس میں بھی انہوں نے یہ الفاظ لکھے ہیں کہ ”اور انبیاء کرام تعلیم السلام کی روحیں قبض کرنے کے بعد انہی کی طرف لوٹا دی جاتی ہیں پس وہ شہداء کی طرح اپنے رب کے نزدیک زندہ ہیں۔ اور بے شک ہمارے نبی ﷺ نے معراج کی رات (انبیاءؑ کی) جماعت کو نماز پڑھتے دیکھا ہے، ہمارا درود و سلام اُن تک پہنچایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاءؑ کے جسموں کو کھائیں...“

انبیاءؑ کی روحیں قبض کرنے کے بعد لوٹا دی جاتی ہیں  
اور وہ اپنے رب کے پاس شہیدوں کی طرح زندہ ہیں

## - فصل في حياة الأنبياء بعد الموت وعرض الصلاة والسلام عليه (ص) ..... ٣٠٥ .....

صفحہ # 305

٣٠٥

(فصل)

والأنبياء عليهم الصلاة والسلام، بعدما قبضوا، ردت إليهم أرواحهم، فهم أحياه عند ربهم، كالشهداء<sup>(٢)</sup>. وقد رأى نبينا عليه محبة جماعة منهم ليلة المراج. وأمر بالصلاوة، عليه والسلام، عليه، وأخبار، وخبره صدق: أن صلاتنا معروضة عليه، وأن سلامنا يبلغه<sup>(٣)</sup>. وأن الله حرم على الأرض أن تأكل أجساد الأنبياء. وقد أفردنا لإثبات حياتهم كتاباً، فنبينا عليه كان مكتوباً عند الله عز وجل قبل أن يخلق، نبياً ورسولاً<sup>(٤)</sup>. وهو بعد ما قبضه، نبی الله ورسوله وصفيه وخیرته من خلقه. والذين يبلغون عنه أو أمره ونواهيه خلفاؤه. فرسالته باقية، وشريعته، ظاهرة، حتى يأتي أمر الله عز وجل. صلى الله عليه وعلى آله وسلم تسليماً.

\* \* \* \*

Made By : Fahad Usman Meer

الاعتقاد  
والحدائق المستينة الشافية  
على ترجمة السلف والآباء العبريين

تصنيف

لابن القاضي الكبير في مجلد ابن العيسوي  
البيهقي الشافعى ←

٤٥٨ - ٣٨٤

قدم له وخرج أحاديثه وعلق حواشيه  
المدرحهما الرايت

منشورات دار الأفاق الجديدة بيروت

”کی طرح“ سے مراد یہ بالکل نہ سمجھیے کہ جس طرح شہیدوں کی روحیں سبز پرندوں میں ہیں اُسی طرح انبیاء کی بھی ہیں!! بلکہ انبیاءؑ کا بَرْزَخٌ زندگی کا پرِ وُوكُول ذیادہ ہے۔ جس طرح ہمارے انسان ہونے اور انبیاءؑ کے انسان ہونے میں فرق ہے یعنی اُن کے فضائل اور کیفیات بالکل مختلف ہیں ان کا کوئی مقابلہ یا کمپریزن ہی نہیں ہے۔

اور امام نبیقی<sup>علیہم السلام</sup> نے اپنی کتاب کا نام ”حیات الانبیاء فی قبورہم“ رکھ کر یہ عقیدہ بالکل واضح کر دیا کہ۔ ”انبیاء (علیہم السلام) اپنی قبروں میں زندہ ہیں“، اس پر ذرا غور کریں جس میں کسی قسم کا جھگڑا نہیں رہا۔

قبروں کی یہ زندگی روحانی بھی ہے اور جسمانی بھی ہے لیکن اس کا ماڈ یعنی کیفیت ’دُنیاوی‘ نہیں ہے بلکہ ’بَرْزَخٌ‘ ہے۔

یہاں پر جسمانی اور روحانی زندگی پر اختلاف پیدا ہو جاتا ہے جن کو حل کرنے کے لئے اگلے پوائنٹس پڑھیں۔۔۔ (جزاكم اللہ خیراً)

اب بہت ہی حساس اور اہم گفتگو شروع ہونے لگی ہے۔ ان لوگوں کے لیے بعض باتیں بہت سخت ہوں گی جن کا 1955ء کے بعد عقیدہ خراب ہو چکا ہے اور آپ کو پتا لگ جائے گا کہ مماثق قِتنہ کی بدعت کب سے شروع ہوئی۔

ان باتوں کو بہت متوجہ یعنی چوکنا ہو کر پڑھنا ہو گا، ورنہ بات سمجھ نہیں آئے گی۔

•○○●○○●○○● ۳ نمبر پوائنٹ علمی

- ”انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کی زندگی:-

- ۰۰۰ آخری ہے یعنی آخرت کی زندگی ہے

- ۰۰۰ بَرْزَخٌ ہے یعنی ’آن سیین بیریئر‘ ہے جو نظر نہیں آ سکتا۔

- ۰۰۰ جسمانی + روحانی ہے لیکن اس کی کیفیت بَرْزَخٌ ہے اور

- ۰۰۰ یہ زندگی کسی بھی صورت میں دُنیا کی زندگی کی مشابہت نہیں رکھتی۔-

کیونکہ دُنیا کی زندگی کے پروٹوکول مختلف ہیں جس میں زندہ رہنے کے لیے سب سے ضروری انسانس' لینا ہے، پھر کھانا | پینا | بیویاں | بیت الخلاء بھی جانا پڑتا ہے، یہ تمام چیزیں دُنیا کی ضرورتیں ہیں لیکن آخرت کی زندگی میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے، جیسا کہ

صحیح مسلم

سنن ابن ماجہ

سلسلہ الصحیح

مسند احمد

مشکوٰۃ المصانع

رسول اللہ ﷺ نے (جنتی لوگوں کے بارے میں) فرمایا: ”— نہ تو ان لوگوں کو پیشاب کی ضرورت ہو گی، نہ پاخانہ کی، نہ وہ تھوکیں گے، نہ ناک سے آلاکش نکالیں گے۔ البتہ ان کا کھانا ایک ڈکار سے ہضم ہو جائے گا۔—“

Sahih Hadees

دنیا کی زندگی اور آخرت کی زندگی میں بہت فرق ہے، اسی لئے ہم قرآن و سنت کے مطابق قبر مبارک کی زندگی کا صرف دھنڈلا سا تصور پیش کر سکتے ہیں، اس سے زیادہ کچھ نہیں کر سکتے!!۔ اگر کوئی شخص آپ ﷺ کی قبر مبارک کو کھودنا چاہے اور دیکھنا چاہے کہ قبر میں آپ ﷺ کی زندگی کیسی ہے؟؟ تو وہ اس کیفیت کا جائزہ نہیں لے سکتا بلکہ اگر قبر مبارک کھودی جائے تو آپ ﷺ بالکل اسی طرح لیٹی ہوئی حالت میں نظر آئیں گے جس طرح آپ ﷺ کو دفنایا گیا تھا۔۔۔ مثال کے طور پر ہم اپنے دائیں پائیں فرشتوں کو بھی آبزرو (یعنی جائزہ) نہیں لے سکتے! لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہ چیزیں موجود نہیں ہیں بلکہ یہ غیب کی چیزیں ہیں جو ہماری نظروں سے اوچھل ہیں لیکن اصل میں موجود ہیں ۔۔۔

بلکہ دنیا میں بھی بہت سی ایسی چیزیں ہیں جو نظر نہیں آتی لیکن موجود ہیں جیسا کہ الکیٹرومینیٹک دیوز (شعائیں)۔ ہیں جو ہم محسوس نہیں کر سکتے لیکن سائنسی تجربات سے یہ چیزیں ظاہر ہوئی ہیں اور اسی کے اوپر پوری دنیا میں موبائل ٹیکنالوجی چل رہی ہے۔

اس چیز کو اس مثال سے بھی سمجھا جا سکتا ہے کہ ایک شخص سویا ہوا خواب دیکھتا ہے اور پاس کھڑا شخص اس کو لیٹی ہوئی حالت میں ہی دیکھے گا۔ لیکن! سویا ہوا شخص خوابوں میں مختلف کیفیات میں گزر رہا ہو گا۔۔۔ بالکل اسی طریقے سے انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں لیٹے ہوئے نظر آئیں گے لیکن وہ جن کیفیات سے گزر رہے ہوں گے وہ ہم نہیں دیکھ سکتے وہ ’آن سیین بیریئر‘ یعنی بَرْزَخٌ ہے، جسے دیکھا نہیں جا سکتا۔

آیت نمبر 3]-

23: سورۃ المؤمنون 100

وَمِنْ وَرَائِهِمْ بَرْزَخٌ إِلَى يَوْمِ يُبَعَّثُونَ۔

اب ان سب (مرنے والوں) کے پیچھے ایک بَرْزَخ (پرده) حائل ہے، ان کے دوبارہ جی اٹھنے کے دن تک۔ (قیامت تک)۔

یہی وجہ ہے کہ امام حجج عسقلانیؓ نے صحیح بخاری کی شرح میں لکھا ہے کہ ””لے شک آپ ﷺ موت کے بعد اگرچہ زندہ ہیں لیکن یہ زندگی اخروی ہے اس کو دنیا کی زندگی کے ساتھ گوئی مشابہ نہیں ہے یعنی دنیا کی زندگی سے مختلف ہے““۔

4042

فتح الباری ، حدیث

3736

فیض الباری، حدیث

## جلد # 16، شرح حدیث # 3736

كتاب المغازي

99

فیض الباری پارہ ۱۶

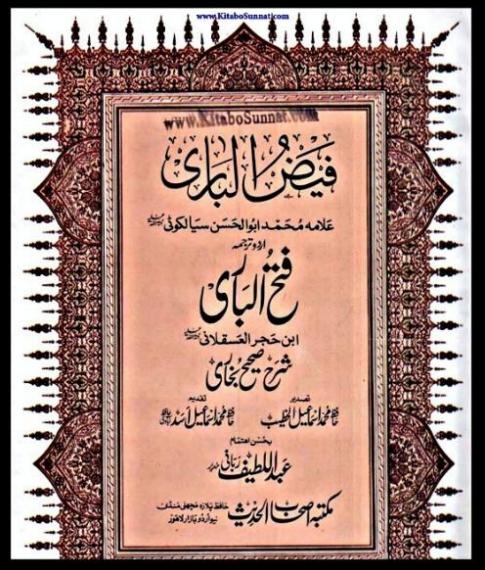
2726 - حدیث مُعَمَّد بن عبد الرَّحْمَن

عَنْ عَمَّرِ بْنِ حِشْمَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا زَيْنُ الْكَوْنَى بْنُ عَبْدِيِّ أَخْبَرَنَا أَبِي

تَمَازِيْزَةَ بْنَ عَبْدِيِّ أَخْبَرَنَا أَبِي شَيْبَةَ أَبِي مَدْعُوكِ شَيْبَدُولِيَّ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَمَا

فائدہ: اور وداع کرنے زندوں کا تو غاہر ہے اس واسطے کہ اس کا سیاق مشعر ہے کہ یہ واقع حضرت ﷺ کی اخیر زندگی میں تھا اور یہن وداع کرنا مردوں کا سراحتاں ہے کہ ہم اور صحابی کی ساتھ اس کے بعد ہوتا زیارت کرنا حضرت ﷺ کی مردوں کے ساتھ بدن مبارک اپنے کے اس واسطے کہ حضرت ﷺ اپنے مرنے کے بعد اگرچہ زندہ ہیں لیکن وہ زندگی اخروی ہے یہی مشابہ ہے زندگی دنیاوی کو اور احتمال ہے کہ مراد ساتھ وداع کرنے کے مردوں کے وہ چیز ہو جو اشارہ کیا ہے طرف اس کی عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں بخشش مانگنے کے واسطے اہل یقین کے اور اس حدیث کی شرح جائز میں گزر چکی ہے۔ (فتح)

Made By : Fahad Usman Meer



Sahih Hadees

### سوال ②

کیا قبر کی زندگی اخروی ہے؟؟ جتنی ہے؟؟ بَرْزَخٌ ہے۔۔۔؟؟

اس سوال کے جواب کے لئے تقریباً چار احادیث پیش کی جائیں گی تاکہ یہ بات بالکل واضح ہو جائے۔

✓ 1:- حدیث 1:-

آخری زندگی کے حوالے سے سیدہ عائشہؓ کی حدیث پہلے بھی بیان ہو چکی ہے۔

4451

صحیح بخاری

5959

مشکوٰۃ المصانع

سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ---- اس طرح اللہ تعالیٰ نے میرے اور آپ ﷺ کے تھوک کو اُس دن جمع کر دیا جو آپ ﷺ کی دُنیا کی زندگی کا سب سے آخری اور آخرت کی زندگی کا سب سے پہلا دن تھا۔

Sahih Hadees

سیدہ عائشہؓ نے یہ عقیدہ بالکل واضح کر دیا کہ آپ ﷺ کی اب سے آخرت کی بَرْزَخِي زندگی شروع ہو چکی ہے-- لہذا وہ آخرت کی زندگی ہے، دُنیاوی زندگی نہیں ہے!!۔

✓ 2:- حدیث 2:-  
دوسری حدیث بھی بخاری و مسلم کی متفق علیہ حدیث ہے۔

3669, 4449, 6348, 6509

5707, 6293, 6295, 6297

3496

1619

2906, 3136, 3289

11022, 11025

5959, 5964

سیدہ عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب بیمار نہیں تھے تو فرمایا کرتے تھے کہ ”جب بھی کسی نبی کی روح قبض کی جاتی تو پہلے جنت میں اُس کا ٹھکانا دکھانا دیا جاتا ہے، اس کے بعد اُسے اختیار دیا جاتا ہے (کہ چاہیں دُنیا میں رہیں یا جنت میں چلیں) ”چنانچہ جب نبی کریم ﷺ بیمار ہوئے اور سر مبارک میری ران پر تھا، اُس وقت آپ ﷺ پر ٹھوڑی دیر کے لیے غشی طاری ہوئی۔ پھر جب آپ ﷺ کو کچھ ہوش آیا تو چھت کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے لگے، پھر فرمایا:-

«اللَّهُمَّ الرَّفِيقُ الْأَعْلَى»

”اے اللہ! مجھے رفیقِ اعلیٰ کے ساتھ ملا دے۔“

میں سمجھ گئی کہ نبی کریم ﷺ اب ہمیں اختیار نہیں کر سکتے اور جو بات نبی کریم ﷺ صحت کے زمانے میں بیان فرمایا کرتے تھے، یہ وہی بات ہے۔ (پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی)۔

4: سورۃ النساء 69

وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّنَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشَّهِدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسْنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا۔

اور جو بھی اللہ تعالیٰ کی اور رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرے وہ اُن لوگوں کے ساتھ ہو گا جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا ہے، جیسے نبی اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ، یہ بہترین رفیق ہیں۔

Sahih Hadees

اوپر والی آیت آپ ﷺ نے تلاوت کی اور آپ ﷺ کی روح مبارک آپ ﷺ کے جسم مبارک سے پرواز کر گئی۔

2- سورۃ البقرۃ 156  
 --- إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

--- ہم تو خود اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں اور ہم اُسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

✓ حدیث 3:-  
 تیسرا حدیث آپ ﷺ کی جنتی زندگی کے بارے میں ہے۔

4462

صحیح بخاری

5961

مشکوٰۃ المصانع

یماری کے زمانے میں نبی کریم ﷺ کی بے چینی بہت بڑھ گئی تھی۔ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے کہا: ”ہائے! ابا جان کو کتنی بے چینی ہے۔“

آپ ﷺ نے اس پر فرمایا کہ ”آج کے بعد تمہارے ابا جان کی یہ بے چینی نہیں رہے گی۔“ پھر جب نبی کریم ﷺ کی وفات ہو گئی تو فاطمہؓ کہتی تھیں، ”ہائے ابا جان! آپ اپنے رب کے بلاوے پر چلے گئے، ہائے ابا جان! آپ ﷺ جنت الفردوس میں اپنے مقام پر چلے گئے۔۔۔!“

Sahih Hadees

اور یہاں یہ بات بھی یاد کر لیجیے کہ آپ ﷺ نے اپنی وفات سے کچھ عرصہ پہلے۔۔۔

6285, 6286	صحیح بخاری
6313	صحیح مسلم
3872, <u>3873</u> , 3893	جامع ترمذی
1621	سنن ابن ماجہ
3571	سلسلہ الصحيح
<u>11014</u> , 11369	مسند احمد
6138, 6193	مشکوٰۃ المصانع

رسول اللہ ﷺ کو بلایا، اور ان سے سرگوشی کی تو وہ روپڑیں، پھر دوبارہ آپ ﷺ نے ان سے بات کی تو وہ ہنسنے لگیں، انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ بتایا کہ آپ عنقریب وفات پا جائیں گے، تو میں روپڑی، پھر آپ ﷺ نے مجھے بتایا کہ میں مریم بنت عمران (حضرت عیسیٰ کی والدہ علیہا السلام) کو چھوڑ کر اہل جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہوں گی اور اہل خانہ میں سے میں سب سے پہلے آپ ﷺ سے جا کر ملوں گی، تو میں ہنسنے لگی۔

Sahih Hadees

ظاہر ہے کہ یہ دیکھنا بَرْزَخٌ زندگی میں ہو گا کیونکہ سیدہ فاطمہؑ کی قبر جنتُ الْبَقْعَۃ قبرستان میں ہے۔

● 4:- حدیث :-  
آپ ﷺ کے جنتی مکان کے حوالے سے ہے۔

<u>1386</u> , <u>7047</u>	صحیح بخاری
9669, 60094	مسند احمد

نبی کریم ﷺ نے (طویل خواب بیان کرتے ہوئے) فرمایا کہ جبرائیلؑ نے مجھ سے کہا کہ اپنا سر اٹھاؤ، تو میں نے دیکھا کہ میرے اوپر سفید بادل کی طرح کوئی محل نظر آیا۔ میرے ساتھیوں نے کہا کہ یہ آپ ﷺ کا مکان ہے۔ اس پر میں نے کہا کہ پھر مجھے اپنے مکان میں جانے دو۔ انہوں نے کہا کہ ابھی آپ ﷺ کی عمر باقی ہے جو آپ ﷺ نے پوری نہیں کی اگر آپ وہ پوری کر لیتے تو آپ ﷺ اپنے مکان میں آ جاتے۔

Sahih Hadees

اس حدیث سے یہ بات پتہ لگی کہ یہ آخری مقام دراصل جنتی مقام ہے لیکن اس سے یہ بات بھی پتہ چلی کہ اگر آپ ﷺ اپنے اُس مقام میں داخل بھی ہو جاتے تو آپ ﷺ کی روح مبارک ہی داخل ہونی پڑی! جسم مبارک تو یہیں دُنیا میں ہونا تھا۔! روح اور جسم کا تعلق سمجھنے کے لئے آگے چند احادیث بیان کی گئی ہیں۔

اور یہ بات یاد رکھیے کہ نبیوں کے خواب بھی وحی الٰہی ہوتے ہیں۔ اس یے اجماع ہے اور قرآن پاک میں بھی ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کو حضرت اسماعیلؑ کی قربانی کرنے کے لئے چھی خواب ہی دکھایا گیا تھا۔

### 102 : سورۃ الصافات - 37

فَلَمَّا بَلَغَ مَعْهُ السَّعْيَ قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُذْبَحُكَ فَأَنْظَرْ مَاذَا تَرَى قَالَ يَا أَبَتِ افْعُلْ مَا تُؤْمِرُ سَتَجْدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ۔

اس (ابراہیمؑ) نے کہا کہ میرے پیارے بچے! میں خواب میں اپنے آپ کو تجھے ذبح کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔

بھائیو! ابھی تک جتنی احادیث پڑھی ہیں اُس سے ثابت ہوا کہ آپ ﷺ کی زندگی

- اخروی ہے
- برزخی ہے اور
- جنتی ہے

لیکن! لیکن! لیکن! ساتھ ہی ساتھ آپ ﷺ کی قبر مبارک میں زندگی 'جسمانی' بھی ہے اور 'روحانی' بھی ہے لیکن اُس کا ماڈ یعنی کیفیت برزخی ہے۔

### ⚠ \* !!! چیلنج !!! ⚡

اس روئے ارض پر 1956ء یا 1957ء سے پہلے کسی بھی مسلمان کا ایسا عقیدہ نہیں تھا کہ آپ ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ نہیں ہیں!!--

دیوبند کی ایک شاخ (آف شوٹ) دیوبندی ممتاز گروپ کے عنایت اللہ شاہ بخاری اور اس کے سارے ماننے والے فولورز کا کہنا ہے کہ شہید تو اللہ کی جنتوں میں ہیں تو نبی ان قبروں میں کیا کر رہے ہیں؟؟؟ (معاذ اللہ! استغفر اللہ!)۔

پوری دُنیا میں سارے ہی تیرہ سو سال تک کسی مسلمان کا یہ عقیدہ نہیں تھا جو دیوبند کے ان ممتاز گروپ نے امت میں داخل (انجیکٹ) کیا اور الحمد للہ وہ کامیاب بھی نہیں ہو سکے۔

ان بیچاروں کو پتا ہی نہیں کہ آپ ﷺ کی قبر مبارک، خود جنت کے ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا ہے!! اگر اتنی بچھی عقل کام کر جاتی اور بخاری و مسلم کو غور سے پڑھ لیتے تو ان کو یہ بات سمجھ آ جانی تھی کہ وہ جنت کا ٹکڑا کیوں ہے کیونکہ امام بخاری اور امام مسلم نے باب تھی یہی باندھا ہے کہ "قبر رسول سے منبر تک کی فضیلت"۔

لیکن علم یہ ہے کہ دیوبند کا یہی مماثی گروہ دوغلی پالیسی کرتا ہے اور بریلویوں کے عقائد کو غلط کہتا ہے حالاً کہ ان کے اپنے علماء، (جنہوں نے 1867ء میں پہلا دیوبند مدرسہ بنایا، جس سے پہلے دنیا میں کوئی دیوبندی نہیں تھا، انہی علماء) کو رحمۃ اللہ علیہ<sup>۱</sup> بھی کہتے ہیں اور 'احجۃ الاسلام' بھی کہتے ہیں حالانکہ ان کو نہیں پہتہ کہ ان کے عقیدوں کی مشترکہ اور بُنیادی کتاب "الْمُهَنْدِسُ عَلَى الْمُفْنَدٍ" (جس کتاب پر تقریباً 35 علماء دیوبند کے دستخط موجود ہیں) میں بھی یہی عقائد ہیں!!۔

سوال نمبر 5 پر لکھ دیا کہ ”ہم آپ ﷺ کو دُنیاوی طور پر زندہ مانتے ہیں“ (العیاذ اللہ تعالیٰ) حالانکہ دنیا کی زندگی کے یروٹوکول بالکل مختلف ہیں!!۔

**37**      المُهَنْدِسُ عَلَى الْمُفْنَدٍ (ادارہ اسلامیات)، سوال 5، صفحہ

**33**      المُهَنْدِسُ عَلَى الْمُفْنَدٍ (نقیس منزل)، سوال 5، صفحہ

**30**      المُهَنْدِسُ عَلَى الْمُفْنَدٍ (المیزان ناشر)، سوال 5، صفحہ

صفحہ # 37

### السؤال الخامس

پانچواں سوال

ما قویکم فی حیوۃ القبی علیہ الصَّلوة

کیا فرمائے ہو خاب رسول اللہ ﷺ

والسلام فی قبرۃ الشَّریف ھل ذلک امر

کی قبرین حیات کے متعلق کہ کوئی خاص حیات

مخصوص بہ ام مثل سائر المؤمنین

آپ کو حاصل ہے یا امام مسلمانوں کی طرح بُرنی

حیات ہے۔

Made by : Fahad Usman Meer

### الجواب

عندا و عند ما شاخنا حضرة الرسالة

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشارع کے

صلی اللہ علیہ وسلم حیّ فی قبرۃ الشَّریف

نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک

و حیوۃ صلی اللہ علیہ وسلم دُنیویة

میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات دُنیا کی سی ہے

الْمُهَنْدِسُ عَلَى الْمُفْنَدٍ

عَنْهَا دِلْمَاءُ الْمُسْنَدُ دِيوبند

تالیف

فخر الحدیثین حضرۃ مولانا خلیل احمد سانوی رحمۃ اللہ علیہ

الموافق ۱۳۶۴ھ

باضافہ

عَقَایدُ الْهَدَاۃُ الشَّیعَۃُ وَالْجَمَعَۃُ

حضرۃ مولانا فتحی سید عبدالشکر تربنی رحمۃ اللہ علیہ

تصدیقاتِ فتنہ فی وجہہ

ادارۃ اسلامیات ۱۹۰ - افغانستان

اُن لوگوں نے توحید کی آڑ میں الہستت کے علماء پر کفر اور شرک کے فوقے لگائے ہیں کہ ”جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر میں زندہ مانے تو وہ مشرک ہے“ حالانکہ دراصل یہ خود شرک کی طرف جا چکے ہیں!!۔

اور ایک حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک وقت آئے گا کہ ایک شخص اپنے پڑو سی کو کہے گا اے مشرک! تو صحابہ نے پوچھا کہ مشرک کون ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا جس کو کہہ رہا ہو گا وہ مشرک نہیں ہو گا لیکن کہنے والا مشرک ہو جائے گا۔

حدیث 81

صحیح ابن حبان ، جلد 1

**جَاهِيَّيْ صَدِيقٍ أَبُو حَمَّادٍ (جَدَّاً)**

www.KitaboSunnat.com

كتاب المؤمن

- 81 -

**(سندهيث):** أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلَيْهِ الْمُشْتَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ الصَّلَتِ بْنِ تَهْرَامَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا جُذْبُ الْجَلْعِيُّ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ أَنَّ حَذِيفَةَ حَذِيفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

Made By : Fahad Usman Meer

**(من حدیث):** إِنَّمَا أَنْهَىَنَا عَنِ الْمَسْجِدِ زَجْلُ قَرَأَ الْقُرْآنَ حَتَّىٰ إِذَا رَأَيْتَ نَهْجَةَ عَلَيْهِ وَكَانَ رِدْنًا لِلْإِسْلَامِ غَيْرَةً إِلَىٰ مَا شَاءَ اللَّهُ فَأَنْسَلَهُ مِنْهُ زَبَدَةَ رَوَاءَ طَهْرَهُ وَسَقَىٰ عَلَىٰ حَارِدَهُ بِالسَّيْفِ وَرَمَاهُ بِالرِّتْكِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهُ أَنْهَمَا أَوْلَىٰ بِالشِّرْكِ الْمَرْبُوعِ أَمِ الرَّأْمِيِّ قَالَ بَلِ الرَّأْمِيِّ (3:22)

⊗ حضرت خدیفہؓ تلاعہ دوایت کرتے ہیں: میں کرم نگاہ نے ارشاد فرمایا ہے: ”مجھے تم لوگوں کے بارے میں یاد رہے ایک شخص قرآن کا مامن مصل کرے گا۔ یہاں تک کہ جب اس کا قرآن کا عالم ہوا معرفہ ہو جائے گا اور وہ شخص اسلام (کی تعلیمات) کا ماحظہ ہو گا تو وہ جوان اللہ کو منکرو ہو گا تو وہ اس میں کوئی تبدیلی کر سکے گا وہاں سے کھکھ جائے گا اور اسے اپنی پشت کے پیچے رکھو گا۔ وہاں پر پڑی کے پیچے توارے کر دوڑے گا اور اس پر شرک کا الزام عائد کرے گا۔“

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ان میں سے کون شرک ہونے کے زیادہ قریب ہو گا؟ جس پر الزام عائد کیا ہے؟ یادوں جو الزام عائد کر رہا ہے۔ آپ نے فرمایا: جو الزام عائد کر رہا ہے۔

81- آخر حدیث بزار برقم 175 عن محمد بن مرزوق، والحسن بن أبي كيشة كلها منا عن محمد بن بكر البرساني، بهذا الإسناد، وقال: لا نعمل بهوى إلا عن حبقة، واسناد حسن، والصلت مشهور، ومن بعد لا يسأل عن أمثالهم. وقد نسبه البهيمي في مجمع الرواين 1/187 إلى البزار، وقول [استاد حسن]

صحيح بن حبان

www.KitaboSunnat.com

جَاهِيَّيْ صَدِيقٍ أَبُو حَمَّادٍ (جَدَّاً)

كتاب المؤمن

الإحسان في صحيح بن حبان

www.KitaboSunnat.com

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا شَرِيكَ لَهُ

بِرَادِنْ

Hasan Hadees

جو لوگ بار بار ایک دوسرے کو مشرک کہتے رہتے ہیں کہ فلاں فلاں مشرک ہو گیا!!۔ یا فلاں گستاخ رسول ہو گیا!!۔ اُن کو بہت ذیادہ احتیاط کرنی چاہیے۔۔۔، کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ بات کرتے کرتے آپ خود ہی مشرک یا گستاخ رسول ہو جائیں!!۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کی پریکیشیکل یعنی زندہ مثال «دیوبندی ممامتی گروپ» اور اسی کی شاخ «ایکس کیپیٹن عثمانی برزنی گروپ» ہے!!۔

دیوبند مدرسہ بنانے والے قاسم نانو توی صاحب نے «آپ حیات» کتاب لکھی جو حیات النبی کے عقیدے پر ہے۔ اور اُس میں یہاں تک لکھ دیا کہ ”نبی ﷺ فوت ہی نہیں ہوئے بلکہ آپ ﷺ کو زندگی کی حالت میں ہی دفنایا گیا ہے۔“ (العیاذ باللہ تعالیٰ)۔

## آپ حیات

ہیں لیکن قطع نظر اس کے ان تینوں باتوں کے اور اسباب مذکورہ یہاں بالقطع موجود نہیں اس موضع خاص میں یعنی سلامت جد بیوی اور حرمت نکاح اور اج مطہرات اور عدم توریث اموال مقبولہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں اگر غور فرمائیے تو ایک وہی حیات ہے اور کوئی امر مذکورہ میں سے ہوئی نہیں سکتا۔ نہ یہ کہ ہوتا رکتا ہے پر ہے نہیں۔ شرح اس معنی گی یہ ہے کہ ہم مفہوم سلامت جد سے بقاری حیات پر استدلال نہیں کرتے جو یہ اختال ہو کہ شاید اسباب مذکورہ میں سے اور کوئی سبب موجب سلامت جد ہو حیات نہ ہو یا حیات کی ہو پر عومنہ قلیل کے لئے متقطع ہو کر پھر عواد کیا ہو بلکہ حکم حدیث زمین پر اجاد انہیں علمهم الدام

# آپ حیات

تألیف

جیہۃ الاسلام آئینہ آیات اللہ حضرۃ مولانا محمد قاسم ناظمی

نزاۃ مرقدہ امیر ۱۲۹۶ھ

لہجہ عربی، اداہہ تالیفات انسقیہ بہدن و پڑگش

پھر بریلوی عالم عباس رضوی صاحب نے اس پر گرفت کی اور «آپ ﷺ زندہ ہیں واللہ» کتاب لکھی۔ جس میں انہوں نے کہا کہ:-

— ”ظالمو الہ مخدیو! تم لوگ ہم پر تو شرک کے فوقے لگاتے ہو اور دیوبندیوں کے بزرگوں کو رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہو وہ تو حضور ﷺ کی وفات کے بھی قائل نہیں ہیں! ہم تو پھر کہتے ہیں کہ آپ ﷺ فوت ہوئے ہیں اور فوت ہونے کے بعد آپ ﷺ کو قبر میں زندگی ملی ہے۔“

اسی افراط و تغیریت کے مسائل میں ایک مسئلہ "حیات الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام" بھی ہے۔ کچھ دیوبندی حضرات تو برزخی زندگی کے بھی قائل نہیں ہیں لیکن جسم اقدس کے ساتھ روح کا بالکل تعلق مانتے ہی نہیں اور کچھ قبر میں حقیقی دنیاوی زندگی کے قائل ہیں اور ان دونوں گروہوں کے برعکس بانی دارالعلوم دیوبند جناب مولوی قاسم نانوتی صاحب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے ہی منکر ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایک آن کے لئے بھی "موت" واقع نہیں ہوئی اور آپ کی روح مقدسہ کا آپ کا جسد اقدس سے اخراج ہوا ہی نہیں۔

جناب قاسم نانوتی نے تحریر کیا:

"ارواح انبياء کرام علیہم السلام کا اخراج نہیں ہوتا۔ فقط مثل نور اور چراغ اطراف وجواب سے قبض کر لیتے ہیں اور سو ان کے اوروں کی ارواوح کو خارج کر دیتے ہیں اور اسلئے سماع انبياء علیہم السلام بعد وفات زیادہ قرین قیاس ہے۔ اور اسی لئے ان کی زیارت بعد وفات بھی ایسی ہی ہے جیسے ایام حیات میں احیاء کی زیارت ہوا کرتی ہے۔ (جمال قاسمی ص ۱۶)

Made By : Fahad Usman Meer

"رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات دینیوی علی الاتصال اب تک برادر مسٹر ہے۔ اس میں انقطاع یا تبدل و تغیر جیسے حیات دینیوی کا حیات برزخی ہو جانا واقع نہیں ہوا۔"  
(آب حیات ص ۳۷)

یہ شخص یعنی بانی دارالعلوم دیوبند صاحب پوری امت محمدیہ کے علمائے حق کے خلاف بلکہ قرآن و حدیث اور اجماع امت کے خلاف ایک ایسا عقیدہ اپنانے کے باوجود آج کل کے نام نہاد و توحید پرستوں کے نزدیک نہ تو مشرك ٹھہر اور نہ ہی بدعتی بلکہ ان کے نزدیک جنتۃ اللہ علی العالیین، شیخ الاسلام، جنتۃ الاسلام، آیۃ من آیات اللہ اور فنا فی اللہ اور فنا فی الرسول ہے۔ فیا للعجب!

دیوبند کے قاسم نانوتی صاحب کا عقیدہ تھا کہ نبی ﷺ کو زندہ بی دفن کیا گیا۔۔۔

## نعوذ بالله

امام یعنی کی کتاب "حیات الانبیاء" کی مثالی شرح



معنی: محدث کبیر متأثر اسلام حضرت علامہ مفتی عباس صاحب رضوی مدعاۃ الحال

ناشر

امام احمد رضا اکیڈی صاحب مغربی شریف

ابھی بھی اہل سنت کھلانے والے تینوں گروہ بریلوی | دیوبندی | سلفی یعنی الہدیت اور اہل تشیع کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ آپ ﷺ قبر مبارک میں جسمانی اور روحانی زندگی کے ساتھ زندہ ہیں لیکن وہ 'ابرزخی' زندگی ہے، 'دنیاوی' نہیں ہے!!۔

سوال 2  
ان مماتیوں کو غلطی کہاں پر لگی۔۔۔؟؟؟

بھائیوں ان کی غلطی دراصل یہ ہے کہ انہوں نے قبر اور عالم رزخ کی زندگی کو 'دنیا کی زندگی' پر قیاس کر لیا ہے اور پھر یہاں تک کہنا شروع کر دیا کہ - "انبياء کرام علیہم السلام اور شهداء کی جو قبریں ہمیں نظر آ رہی ہیں وہ دراصل نقلی یعنی ڈی قبریں ہیں اور یہ قبروں کے صرف نشان ہیں، حقیقت میں نبی یہاں پر موجود نہیں ہیں"۔

## ۵۔ حکیم الامّت مولانا اشرف علی تھانویؒ

راش دفن کی جاتی ہے حالانکہ احمد طارح شریعت میں قبر گڑھ کو کہتے ہیں نہیں بلکہ عالم مثال کو کہتے ہیں قبر، اور وہاں پہنچنا سی محال میں منتفع نہیں خواہ مردہ دفن ہو یا نہ ر اشرف الحواب ص ۳۴۶ نیز مکیو ۱۳۸ حوالہ اتنا شف ۵۵  
مرنے کے بعد مشال قبر میں اٹھایا جاتا ہے اور میں موالات اور عذاب و ثواب ہوتا ہے۔  
(اشرف الحواب ص ۳۴۶)

## ۱۰۔ مولوی عبد الحق حقانیؒ

فُرْقَيْتَ میں اسی حالم بُرْزَخ کا نام ہے اس گڑھ سے کا نام نہیں ہیں میں مدرسے کو دفن کیا جاتا ہے اسی عالم بُرْزَخ میں مُرْدَسے توحید و رسالت کے متعلق فرشتے اگر موال کرتے ہیں جن کو منکر نکیر کرتے ہیں۔ پوری پوری جزا قیامت کو حساب دکتاب کے بعد ملیں گے جو اور اس کا سلسلہ کچھ ہیں سے شروع ہو جاتی ہے۔

لَهُ دَعَوةُ الْحُقْقَ  
الْكِتَابُ الْمَسْطُورُ  
فِي جَوَابٍ  
سَمَاعُ الْمُوقَّتِ وَتَكِيكُ الصُّدُورُ  
الْمَرْوُفُ بِهِ



مع اضافات جدیدہ

### جلد اول

تألیف

اَسْنَمْعَنْ وَالْأَسْنَمْ مُؤْمِنْ مِنْ اَنْشِلُوی  
سَابِقْ مَوْسِیْ مَدِینَہ اَسْنَمْ ہے  
مَالِ شَنْ اَنْدَیْث بَادْھِنْ اَنْسَمْ رَوْدَمْ  
مَکْتَبَہ اَشَاعَتْ السَّلَامَ دَهْلِی

ایکس کیپٹن عثمانی صاحب نے بھی اپنی کتاب ”اسلام یا مسلک پرستی“ میں قبر مبارک کے لئے ”گڑھ“ کا لفظ استعمال کیا۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ)۔

# اسلام

# مسلم پرستی

باب: قبر میں نبی ﷺ کی حیات

94

اسلام پر مسلم پرستی

زیادہ گستاخی کیا ہو گی کہ آپ ﷺ کو جنت الفردوس کے اعلیٰ وارفع مقام سے اتار کر دنیوی گڑھے میں ”زندہ درگور“ متصور کیا جائے؟ نہ صرف یہ بلکہ وہ نبی ﷺ کو اللہ کی دائمی صفت

Made By : Fahad Usman Meer

یہ کیسے مسلمان ہیں!! جو قبر کو گڑھا کہہ رہے ہیں!! ایسی توحید پر لعنت بھیجنی چاہیے کیونکہ جس توحید کی آڑ میں، انبیاء کی توہین ہوتی ہے وہ رحمانی توحید ہرگز نہیں ہے بلکہ شیطانی توحید ہے!!۔  
ہم ”رحمانی توحید“ کو مانتے ہیں، ”شیطانی توحید“ کو نہیں مانتے! توحید بیان کرنی چاہئے لیکن انبیاء کی توہین نہیں کرنی چاہئے!!۔  
کیونکہ اللہ یا ک فرماتے ہیں کہ

2- سورة الحجرات 49-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ  
أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ\*

اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی کی آواز سے اوپر نہ کرو اور نہ ان سے اوپھی آواز سے بات کرو جیسے آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہو، کہیں (ایسا نہ ہو) کہ تمہارے اعمال اکارت (بر باد) ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔

بنخاری و مسلم اٹھا کر دیکھ لیں! یہ آیت خاص طور پر حضرت ابو بکرؓ اور عمرؓ کے بارے میں تھی۔ انہوں نے حضور ﷺ سے بد نمیزی نہیں کی تھی بلکہ صرف آپس میں ایک دوسرے سے لڑپڑے تھے!!۔ جس پر اللہ نے کہہ دیا کہ ”تمہارے اعمال بر باد نہ ہو جائیں!!“۔

نبی ﷺ کی ناموس اور عزت کا خیال رکھنا اسلام کی بنیاد ہے اور یہ بہت نازک معاملہ ہے۔۔۔  
کیپن صاحب کو قبر مبارک کے لئے گڑھے کا لفظ استعمال نہیں کرنا چاہیے تھا!!

3: سورۃ آل عمران 61  
— لَعْنَتُ اللَّهِ عَلَى الْكَذَّابِينَ۔۔۔  
— جھوٹوں پر اللہ کی لعنت۔۔۔

### ▲ ایک بہانہ ▲

ایک بہانہ یہ بھی بناتے ہیں کہ اگر کوئی شخص حادثاتی موت مرتا ہے یعنی ڈوب کے مرتا ہے یا جہاز سے گر کر مرتا ہے تو اس کی قبر کہاں ہے؟؟؟

- جواب: بخاری و مسلم میں ایک بہت مشہور حدیث ہے کہ جزوی کفر کرنے والے کی بخشش ہو گئی۔

<u>6480, 6481</u>	صحیح بخاری
6984	صحیح مسلم
1063	سلسلہ الصحیح

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”پچھلی اُمتوں میں ایک شخص تھا، جسے اپنے بُرے اعمال کا ڈر تھا۔ اُس نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ ”جب میں مر جاؤں تو میری لاش ریزہ کر کے دریا میں ڈال دینا (یا) میری لاش کو جلا دینا اور جب میں کوئلہ ہو جاؤں تو مجھے پیس دینا اور کسی تیز ہوا کے دن مجھے اُس میں اڑا دینا۔ اُس کے گھر والوں نے اُس کے ساتھ ایسا ہی کیا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اُسے جمع کیا اور اُس سے پوچھا کہ یہ جو تم نے کیا اُس کی وجہ کیا ہے؟ اُس شخص نے کہا کہ ”پروردگار! ! مجھے اس پر صرف تیرے خوف نے آمادہ کیا۔“۔  
چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اُس کی مغفرت فرمادی۔۔۔

Sahih Hadees

وہ شخص کفر کر کے مرا لیکن پھر بھی اللہ نے اُسے بخش دیا کیونکہ وہ ”کلی“ کافر نہیں تھا بلکہ اُس کا کفر ”جزوی“ تھا۔ وہ یہ مانتا تھا کہ اللہ اُسے زندہ کر سکتا ہے لیکن اُس نے یہ خیال کیا کہ اگر اس طرح میں اپنی راکھ بنالوں یا اپنی لاش بکھیر دوں گا پھر اللہ مجھے زندہ نہیں کر سکتا۔  
اس سے یہ بات بھی پتہ چلی کہ اگر کسی کے عقیدے میں جزوی طور پر شرک بھی پایا جاتا ہو تو ، اگر اللہ چاہے تو! اگر اللہ چاہے تو! ، اُس کی بخشش کی گنجائش بھی موجود ہے۔ (کلی شرک کی بات نہیں کر رہا)۔

اسی حدیث کی بنیاد پر میں کہتا ہوں کہ کسی بھی اہل قبلہ اور اہل کلمہ یعنی اہلسنت کہلانے والے تینوں گروہ بریلوی، دیوبندی یا شافعی یعنی اہل حدیث یا اہل تشیع کو، کسی کو بھی ”کافر“ نہیں کہنا چاہیے!!۔ کلمہ گو مسلمان جزوی خرابی کی وجہ سے جزوی طور پر ”مشرک“ تو ہو سکتا ہے لیکن وہ ”کافر“ نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ چاہے تو معاف کر سکتا ہے۔۔۔

المذا آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے کہ جن کی قبر نہیں بنتی اُن کے ساتھ کیا معاملہ پیش آتا ہے!!۔ کیونکہ دوبارہ زندہ کرنے والی ذات کسی بھی حالت میں زندہ کر سکتی ہے۔ اور عموماً لوگوں کو قبر میں ہی دفن کیا جاتا ہے اور ”قبر“ کا لفظ ہی استعمال ہوتا ہے۔ المذا ہم یہ کہتے ہیں کہ ”قبروں میں انبیاء زندہ ہیں“۔

اللہ تعالیٰ بھی قرآن پاک میں زندگی کا ذور یعنی لائف سائکل بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

80 : سورۃ عبس 21

ثُمَّ أَمَّا تَهْ فَاقْبَرَهُ۔

پھر اسے موت دی اور پھر قبر میں دفن کیا۔

سب لوگوں کو قبر تو نہیں ملتی لیکن عموماً لوگوں کو قبر ملتی ہے اور جس کو نہیں ملی اُس کی قبر اللہ تعالیٰ وہیں بنا دے گا جہاں وہ فوت ہوا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ تو ہر چیز پر قادر ہے اس لئے ہمیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔۔۔

اسی طریقے سے ایک اور آیت کو غلط بیان کیا جاتا ہے۔

82 : سورۃ الانفطار 4 ، 5

وَإِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرْتُمْ۔ عَلِمْتُ نَفْسٌ مَا قَدَّمْتُ وَأَخْرَتُمْ۔

اور جب قبریں اکھاڑ دی جائیں گی۔ (اس وقت) ہر شخص اپنے آگے بھیجے ہوئے اور پیچھے چھوڑے ہوئے (یعنی اگلے پچھلے اعمال) کو معلوم کر لے گا۔

کچھ لوگ ان آیات کی غلط تاویل کر کے کہتے ہیں کہ ”یہ قبریں دنیا کی قبریں نہیں ہیں بلکہ علیہیں اور سمجھیں میں موجود قبریں ہیں“۔

لیکن قرآن اپنی حفاظت خود کرتا ہے اسی لئے اگلی آنے والی آیت کی کوئی تاویل ہی نہیں بن سکتی۔

84 : سورۃ التوبۃ 9

وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقْمِ عَلَى قَبْرِهِ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ۔

ان میں سے کوئی مر جائے تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اُس کے جنازے کی ہر گز نماز نہ پڑھیں اور نہ اُس کی قبر پر کھڑے ہوں۔

سوال ?

کیا حضور ﷺ اور سَجِّین میں کھڑے ہوتے تھے ؟؟؟

یہ اُن لوگوں کو الزامی جواب ہے جو دُنیا کی قبروں کو علیٰ اور سَجِّین میں شمار کرتے ہیں !!!۔  
کیا ان لوگوں کی عقل کام نہیں کرتی کہ یہ کس قبر کی بات ہو رہی ہے !!!۔

اسی حوالے سے بہت سی احادیث بھی ہیں جس سے یہ مسئلہ بالکل واضح ہو جائے گا۔

- ✓ حدیث 1:-

دُنیا کی ہی قبروں میں موجود مردے، جانے والے لوگوں کی آواز سنتے ہیں --

صحيح بخاری	
صحیح مسلم	7217
سنن نسائي	2053
مسند احمد	3279, 3301, 11965

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی جب اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور جنازہ میں شریک ہونے والے لوگ اس سے رخصت ہوتے ہیں تو انہی وہ ان کے جو توں کی آواز سنتا ہوتا ہے کہ دو فرشتے (منکر نکیر) اُس کے پاس آتے ہیں، وہ اُسے بٹھا کر پوچھتے ہیں کہ اس شخص (یعنی محمد ﷺ) کے بارے میں تو کیا اعتقاد (عقیدہ) رکھتا تھا؟؟ مومن تو یہ کہے گا کہ  
 ... أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ ...

میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ﷺ ہیں۔

اس جواب پر اُس سے کہا جائے گا کہ تو اپنا یہ جہنم کا ٹھکانا دیکھ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلہ میں تمہارے لیے جنت میں ٹھکانا دے دیا۔ اُس وقت اُسے جہنم اور جنت کے دونوں ٹھکانے دیکھائے جائیں گے۔ اُس کی قبر خوب کشادہ کر دی جائے گی۔ (جس سے آرام و راحت ملے گا) اور مُنافق و کافر سے جب کہا جائے گا کہ اس شخص کے بارے میں تو کیا کہتا تھا؟؟ تو وہ جواب دے گا کہ مجھے کچھ معلوم نہیں، میں بھی وہی کہتا تھا جو دوسرے لوگ کہتے تھے۔ پھر اُس سے کہا جائے گا نہ تو نے جاننے کی کوشش کی اور نہ سمجھنے والوں کی رائے پر چلا۔ پھر اُسے لوہے کے ہتھوڑوں سے بڑی زور سے مارا جائے گا کہ وہ چیخ پڑے گا اور اُس کی چیخ کو انسانوں اور جنوں کے سوا اُس کے آس پاس کی تمام مخلوق سنبھال سکے گی۔

Sahih Hadees

کیونکہ جن اور انسان مکلف ہیں اور ان پر برزخ کا پردہ ہے اگر یہ برزخ کا منظر دیکھ یا سُن لیں تو دُنیا کے امتحان کا مقصد ختم ہو جائے گا۔ پھر اذان ہونے پر سب کے سب لوگ اپنے کام کا ج چھوڑ کر فوراً نماز کے

لئے مسجد کی طرف چلے جائیں گے۔ لیکن انعام اُن لوگوں کے لئے ہے کہ

67: سورۃ الْمَلَک 12

إِنَّ الَّذِينَ يَخْشُونَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ هُم مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ۔

بیشک جو لوگ اپنے پروردگار سے غائبانہ طور پر ڈرتے رہتے ہیں اُن کے لئے بخشنیش ہے اور بڑا ثواب ہے۔

عام مردہ بھی جانے والے لوگوں کی قدر میں کی آواز سنتا ہے لہذا ہم ”سامع موئی“ کے صرف اتنے ہی عقیدے کے قائل ہیں جو قرآن اور صحیح حدیث میں آئے ہیں اور اس پر اجماع بھی ہے۔  
لہذا سورۃ فاطر کی آیت کو بھی غور سے یڑھیں۔

35: سورۃ الفاطر 22

وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ وَلَا الْأَمْوَاتُ إِنَّ اللَّهَ يُسْمِعُ مَن يَشَاءُ وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مِّنْ فِي الْقُبُورِ۔

اور زندے اور مردے برابر نہیں ہو سکتے، اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے سُنا دیتا ہے اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اُن لوگوں کو نہیں سُنا سکتے جو قبروں میں ہیں۔

یعنی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نہیں سُنا سکتے بلکہ اللہ تو سُنا سکتا ہے!! اس لئے اللہ پر پابندی نہ لگائیں۔۔۔  
اللہ تعالیٰ مردوں کو سنتا ہے تاکہ اگر کوئی نیک مردہ ہو تو وہ خوش ہوتا ہے کہ اُس نے پہلے بھی اپنے رشتے داروں پر کوئی امید نہیں لگائی تھی بلکہ اُسے اس بات پر یقین ہوتا ہے کہ وہ اپنے اعمال ساتھ لے کر آیا ہے کیونکہ

6514	صحیح بخاری
7424	صحیح مسلم
2379	جامع ترمذی
1939	سنن نسائی
9590	مسند احمد
<b>5167</b>	<b>مشکوہ المصنفات</b>

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں، جن میں سے دو واپس آ جاتی ہیں۔ اُس کے گھر والے اور اُس کا مال واپس آ جاتے ہیں ، اور اُس کے اعمال (اُس کے ساتھ) باقی رہ جاتے ہیں۔۔۔“

Sahih Hadees

اسی وجہ سے نیک آدمی خوش ہوتا ہے اور بد آدمی پریشان ہو جاتا ہے کہ میرے رشتہ دار بھی مجھے دفنا کر چلے چکنے ہیں، اُس کی حسرت میں اضافے کے لیے اُسے قدموں کی آواز سنائی جاتی ہے۔ بلکہ صحیح بخاری میں یہاں تک موجود ہے کہ نیک میت کہتی ہے مجھے جلدی جلدی میری قبر پر لے جاؤ یعنی علیمین سمجھنے میں نہیں بلکہ دُنیا کی قبر میں اور بد میت کہتی ہے کہ مجھے کہاں لے کر جا رہے ہو۔

<b>1314, 1316</b>	<b>صحیح بخاری</b>
<b>1909</b>	<b>سنن نسائی</b>
<b>3193, 3196</b>	<b>مسند احمد</b>

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب میت چارپائی پر رکھی جاتی ہے اور مرد اُسے کاندھوں پر اٹھاتے ہیں تو اگر وہ نیک ہو تو کہتا ہے کہ ”مجھے آگے لے چلو۔“ لیکن اگر نیک نہ ہو تو کہتا ہے ”ہائے بر بادی! مجھے کہاں لیے جا رہے ہو۔“ اس آواز کو انسان کے سوا تمام اللہ کی مخلوق سنتی ہے۔ اگر انسان اسے سن لیں تو بیہوش ہو جائے۔

Sahih Hadees

لیکن جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ تمام کی تمام چیزیں ہمارے ریفرنس سے بَرَزَخٌ ہی ہیں یعنی ’آن سیئین بِرَبِّهِ‘ ہے، جسے دیکھا نہیں جا سکتا۔

● ✓ حدیث 2:-

اسی طرح ایک بڑی مشہور حدیث ہے کہ

216, 218, 1361, 6052, 6055

صحیح بخاری

677

صحیح مسلم

70

جامع ترمذی

20

سنن ابو داؤد

31, 2070, 2071

سنن نسائی

3320

مسند احمد

338

مشکوہ المصالح

نبی ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا : ”إن دونوں كو عذاب ديا جا رہا ہے ، اور انہیں کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جا رہا۔ إن میں سے ایک پیشاب کرتے وقت پرده نہیں کیا کرتا “تھا (پیشاب کرتے وقت اختیاط نہیں کیا کرتا تھا)۔، جبکہ دوسرا شخص چُغل خور تھا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک تازہ شاخ لے گر اُس کے دو طکڑے کر دیے ، پھر ہر قبر پر ایک طکڑا لگا دیا۔ صحابہ اکرام نے عرض کیا : اللہ کے رسول ! آپ نے یہ کیوں کیا؟؟ آپ ﷺ نے فرمایا : ”ممکن ہے ان کے خشک ہونے تک ان کے عذاب میں تخفیف کر دی جائے“۔

Sahih Hadees

سوال ② ② کیا حضور ﷺ نے یہ ٹھنی علیہم السلام اور سنتین میں لگائی تھی؟؟؟

نہیں بلکہ یہاں موجود دُنیا کی قبر میں لگائی تھی۔  
✓ حدیث 3:-

ایک دفعہ نبی ﷺ بنو نجار کے ایک باغ میں اپنے خچھر پر سوار تھے کہ اچانک وہ خچھر بدک کر آپ ﷺ کو گرانے لگا تھا، (دیکھا تو) وہاں چار یا پانچ قبریں تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان قبروں والوں کو کون جانتا ہے؟ ایک آدمی نے کہا: میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ لوگ کس حال میں مرے تھے؟ اُس نے کہا: شرک (کے عالم) میں مرے تھے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ لوگ اپنی قبروں میں عذاب میں مبتلا ہیں۔ اگر یہ خدا شہ نہ ہوتا کہ تم (اپنے مردروں کو) دفن نہ کرو گے تو میں اللہ سے دعا کرتا کہ قبر کے جس عذاب (کی آوازوں) کو میں سُن رہا ہوں وہ تمہیں بھی سنادے۔“

پھر آپ ﷺ نے ہماری طرف اپنا چہرہ مبارک پھیرا اور فرمایا: ”آگ کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو، قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو، (تمام) ظاہر اور یو شیدہ قِتْنُوں سے اللہ کی پناہ مانگو، دجال کے قتنے سے اللہ کی پناہ مانگو۔“ پھر سب لوگوں نے اللہ کی پناہ مانگی۔

Sahih Hadees

نبی ﷺ یہ دعا ہر نماز کے تشہید میں بھی پڑھتے تھے۔ اور اس حدیث سے یہ بات بھی پتہ چلی کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے بُزرگوں کو ”کَشْفُ الْقُبُورُ“ یا ”الْهَامُ“ ہو جاتا ہے تو وہ بالکل جھوٹ بولتے ہیں کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی ایسا کوئی کشف نہیں ہوتا تھا۔!! صرف حضور ﷺ کو نظر آیا پا ہے حضور ﷺ کے بیٹھنے کی برکت سے اُس خچھر کو عذاب قبر نظر آ گیا تھا جبکہ باقی صحابہ اکرمؓ کے خچھر تو نہیں بدکے تھے!!۔

اور اگر ان بزرگوں کو ”کَشْفُ الْقُبُورُ“ ہو جاتا ہے تو کیا ان بُزرگوں کا رتبہ ان صحابہ اکرمؓ سے زیادہ ہے؟؟ (العیاذ باللہ تعالیٰ)۔

## صحیح مسلم

1324, 1326

983

سنن ابو داؤد

909

سنن ابن ماجہ

1311

سنن نسائی

1812, 1813

مسند احمد

940

مشکوٰۃ المصانع

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی تشهید پڑھ لے تو چار چیزوں سے اللہ کی پناہ طلب کرے۔ اے اللہ! میں جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت میں آزمائش سے اور مسیح دجال کے قتے کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

Sahih Hadees

✓ حدیث 4:-

1337

صحیح بخاری

2215

صحیح مسلم

3168, 3169

مسند احمد

**1659****مشکوٰۃ المصاتیح**

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ فام (جبشی) خاتون، جو کہ مسجد کی صفائی کیا کرتی تھی، رسول اللہ ﷺ نے اُسے (کئی دن) نہ دیکھا تو آپ ﷺ نے اُس کے بارے میں سوال کیا، تو صحابہؓ نے عرض کیا، وہ (عورت) تو وفات پا چکی ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا：“تم نے مجھے اطلاع کیوں نہیں دی؟”۔

راوی بیان کرتے ہیں، گویا انہوں نے اُس (عورت) کے معاملے کو کم تر سمجھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا：“مجھے اُس کی قبر بتاؤ” انہوں نے بتا دیا تو آپ ﷺ نے وہاں نمازِ جنازہ پڑھی۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا：“یہ قبریں اپنے اصحاب پر اندھیروں سے بھری پڑی تھیں، اور بے شک اللہ نے میرے نمازِ جنازہ پڑھنے کے ذریعے انہیں نور سے بھر دیا ہے”۔

Sahih Hadees

اور آپ ﷺ کی لوگوں سے محبت کی صفت قرآن یاک میں کچھ اس طرح ہے۔

9 : سورۃ التوہ 128

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ۔

(لوگو) تمہارے پاس ایک ایسا رسول آیا ہے جو تم ہی میں سے ہے، جس کو تمہاری ہر تکلیف بہت گراں معلوم ہوتی ہے، جسے تمہاری بھلائی کی دھن لگی ہوتی ہے، جو مومنوں کے لیے انتہائی شفیق، نہایت مہربان ہے۔

سوال 2

نبی ﷺ کے جنازہ پڑھنے سے جو قبریں نور سے بھر گئیں، وہ کون سی قبریں تھیں؟؟؟ کیا وہ علمیں اور سمجھیں کی قبریں تھیں؟؟؟ یا دُنیا میں موجود قبریں تھیں؟؟؟

ظاہر ہے کہ دُنیا میں موجود قبروں کی ہی بات ہو رہی ہے۔

✓ حدیث 5:-

روحوں کا تعلق قبروں میں جسموں کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس حوالے سے سیدنا عمر بن عاصٰؓ (جنہیں لکھتے ہوئے ”عمرو“ لکھا جاتا ہے لیکن پڑھتے ہوئے ”عمر“ پڑھا جاتا ہے) کی بہت طویل حدیث ہے کہ

11869

مسند احمد

1716

مشکوہة المصانع

ابن شمسہ مریٰ<sup>ر</sup> سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ہم عمر و بن عاصٰ<sup>ر</sup> کے پاس حاضر ہوئے، وہ موت کے سفر پر روانہ تھے (یعنی موت کے وقت کے قریب تھے اور)، روتے جاتے تھے اور اپنا چہرہ دیوار کی طرف پر کر لیا تھا۔ ان کا پیٹا کہنے لگا: ابا جان! کیا رسول اللہ ﷺ نے آپ کو فُلَانِ چیز کی بشارت نہ دی تھی؟ کیا فُلَانِ بات کی بشارت نہ دی تھی؟ انہوں نے ہماری طرف رُخ کیا اور کہا: جو کچھ ہم (آنیدہ کے لیے) تیار کرتے ہیں، یقیناً اُس میں سے بہترین گواہی یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبد نہیں اور محمد ﷺ کے رسول ہیں۔ میں تین درجوں (مرحلوں) میں رہا۔

(پہلا یہ کہ) میں نے اپنے آپ کو اس حالت میں پایا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مجھ سے زیادہ بغض کسی کو نہ تھا اور نہ اس کی نسبت کوئی اور بات زیادہ پسند تھی کہ میں آپ ﷺ پر قابو پا کر آپ ﷺ کو قتل کر دوں۔ اگر میں اس حالت میں مر جاتا تو یقیناً دوزخی ہوتا۔

۔ (دوسرے مرحلے میں) جب اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام کی محبت پیدا کر دی تو میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: (یا رسول اللہ ﷺ اپنا دایاں ہاتھ بڑھائیے تاکہ میں آپ ﷺ کی بیعت کروں، آپ ﷺ نے دایاں ہاتھ بڑھایا، تو میں نے اپنا ہاتھ (پیچھے) چھوڑ لیا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”عمر و! تمہیں کیا ہوا ہے؟“ میں نے عرض کی: میں ایک شرط رکھنا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا شرط رکھنا چاہتے ہو؟“ میں نے عرض کی: یہ (شرط) کہ تجھے معافی مل جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”عمر و! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اسلام اُن تمام گناہوں کو ساقط (ختم) کر دیتا ہے جو اس سے پہلے کے تھے۔ اور ہجرت اُن تمام گناہوں کو ساقط کر دیتی ہے جو اس (ہجرت) سے پہلے کیے گئے تھے اور حج اُن سب گناہوں کو ساقط کر دیتا ہے جو اس سے پہلے کے تھے۔“

اُس وقت مجھے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کوئی محبوب نہیں تھا اور نہ آپ ﷺ سے بڑھ کر میری نظر میں کسی کی عظمت تھی، میں آپ ﷺ کی عظمت کی بنا پر آپ ﷺ کو آنکھ بھر کر بھی نہیں دیکھ سکتا تھا اور اگر مجھ سے آپ ﷺ کا حلیہ پوچھا جائے تو میں بتا نہ سکوں گا کیونکہ میں آپ ﷺ کو آنکھ بھر کر دیکھتا ہی نہ تھا اور اگر میں اس حالت میں مر جاتا تو مجھے امید ہے کہ میں چختی ہوتا۔

پھر (تیسرا مرحلہ یہ آیا کہ) ہم نے کچھ چیزوں کی ذمہ داری لے لی (حکمرانی کے فتنے سے آزمایا گیا یعنی وہی فتنہ جو انہوں نے امیر معاویہ<sup>ر</sup> کے ساتھ مل کر سیدنا علیؑ کے خلاف خروج کیا۔ ظاہر ہے آخری وقت میں انسان کو اپنی غلط یاد آتی ہے)، میں نہیں جانتا ان میں میرا حال کیسا رہا؟ جب میں

مر جاؤں تو کوئی نوحہ کرنے والی میرے ساتھ نہ جائے، نہ ہی آگ ساتھ ہو اور جب تم مجھے دفن کر چکو تو مجھ پر آہستہ آہستہ مٹی ڈالنا، پھر پیری قبر کے گرد اتنی دیر (دعا کرتے ہوئے) ٹھہرنا، جتنی دیر ایک اونٹ ذبح کر کے اُس کا گوشت تقسیم کیا جا سکتا ہے تاکہ میں تمہاری وجہ سے (اپنی نئی منزل کے ساتھ) مانوس ہو جاؤں اور دیکھ لوں کہ میں اپنے رب کے فرشتوں کو کیا جواب دیتا ہوں۔ (اگر اونٹ کو ذبح کر کے گوشت تقسیم کیا جائے تو تقریباً دو یا اڑھائی گھنٹے بنتے ہیں)۔

Sahih Hadees

## سوال 2

حضرت عمر بن عاصٰؓ کس قبر کے پاس بیٹھنے کا کہہ رہے تھے؟ علیہما السلام اور سعید بن میشیح میں یا دُنیا کی قبر میں۔۔۔؟؟؟

تو حضرت عمر بن عاصٰؓ نے اُمّت کو یہ عقیدہ دے دیا کہ اسی دُنیا کی قبر میں سوال و جواب ہوتے ہیں۔۔۔ اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اُن کا یہ عقیدہ، بالکل اُس حدیث کے مطابق ہے جو ابو داؤد میں ہے۔

<u>3221</u>	سنن ابو داؤد
133	مشکلۃ المصانع

نبی اکرم ﷺ جب میت کے دفن سے فارغ ہوتے تو وہاں کچھ دیر رکتے اور فرماتے: اپنے بھائی کی مغفرت کی دعا مانگو، اور اس کے لیے ثابت قدم رہنے کی دعا کرو، کیونکہ ابھی اس سے سوال کیا جائے گا۔

Sahih Hadees

المذا روحوں کا تعلق علیہما السلام اور سعید بن میشیح کے ساتھ بھی ہوتا ہے اور قبر میں موجود جسموں کے ساتھ بھی ہوتا ہے۔ اور یہی الہست اور اہل تشیع کا اجتماعی عقیدہ ہے کہ عذابِ قبر ہو، یا جزا ہو، یہ عام مردے کے معاملے میں بھی روح اور جسم دونوں کو ہوتا ہے۔

اُن آیات کے حوالہ جات یہ ہیں۔

28 : سورة البقرة

كَيْفَ تَكُفِّرُونَ بِاللَّهِ وَكُنْتُمْ أَمْوَاتًا فَأَحْيَاهُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ۔

تم اللہ کے ساتھ کیسے کفر کرتے ہو؟ حالانکہ تم مردہ تھے اس نے تمہیں زندہ کیا۔ پھر تمہیں مار ڈالے گا پھر زندہ کرے گا پھر اُسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

40 : سورة مومن

قَالُوا رَبَّنَا أَمْتَنَا اثْنَيْنِ وَأَحْيَيْتَنَا اثْنَيْنِ فَاعْتَرَفَنَا بِذُنُوبِنَا فَهَلْ إِلَى خُرُوجٍ مِنْ سَيِّلٍ۔

وہ کہیں گے اے ہمارے رب ، تو نے واقعی ہمیں دو دفعہ موت اور دو دفعہ زندگی دے دی، اب ہم اپنے گناہوں کا اعتراض کرتے ہیں ، کیا اب یہاں سے نکلنے کا کوئی راستہ ہے؟

لوگ ان آیات کا حوالہ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر آپ کہیں گے کہ قبر میں مردہ زندہ ہو جاتا ہے تو یہ تیسری زندگی ہو جائے گی اور یہ بات قرآن مجید کے خلاف ہو جائے گی۔۔۔

### ▲ إِلَزَامِي جواب ▲

او میرے بھائی!! جو دو زندگیاں اور دو موئیں بیان کی گئی ہیں یہ زندگی وہ والی زندگی ہے ہی نہیں!! ورنہ ہم آپ کو قرآن پاک سے إِلَزَامِي جواب دیتے ہیں کہ۔

39 : سورة الزمر

اللَّهُ يَتَوَفَّ الْأَنْفُسَ حِينَ مَوْتِهَا وَالَّتِي لَمْ تُمْتَنَّ فِي مَنَامِهَا فَيُمْسِكُ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْأُخْرَى إِلَى أَجْلٍ مُسَمًّى إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ۔

اللہ ہی روحوں کو اُن کی موت کے وقت اور جن کی موت نہیں آئی انہیں اُن کی نیند کے وقت قبض کر لیتا ہے ، پھر جن پر موت کا حکم لگ چکا ہے انہیں توروک لیتا ہے اور دوسرا (روحوں) کو ایک مقرر وقت تک کے لئے چھوڑ دیتا ہے۔ غور کرنے والوں کے لئے اس میں یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں۔

### سؤال ②

اب آپ مجھے بتائیں کہ جب نیند کی حالت میں روح قبض ہوتی ہے تو کیا بندہ مرا ہوا ہوتا ہے ؟؟؟

اُس کو چکلی کاٹیں یا سُوئی چُبھائیں تو وہ اُٹھ جاتا ہے ، سانس بھی اُس کی جاری ہوتی ہے اگرچہ روح اللہ کے پاس ہوتی ہے لیکن اُس روح کا تعلق جسم کے ساتھ رہتا ہے تو اس طرح تو ہم ہزاروں زندگیاں اور ہزاروں موئیں روزانہ کرتے ہیں!!۔

اور حدیث میں بھی ہے کہ ہم روزانہ مرتے اور زندہ ہوتے ہیں۔

7394, 7395

صحیح بخاری

3880

سنن ابن ماجہ

5555 سے 5553-

مسند احمد

2382

مشکوٰۃ المصانع

نبی کریم ﷺ جب صحیح ہوتی تو یہ دعا کرتے ...  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَخْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلٰهِ النُّشُورُ۔

- ”تمام تعریف اُس اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں مرنے کے بعد زندہ کیا اور ہمیں اُسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔“

Sahih Hadees

اس طرح تو ہم روزانہ جیتے اور روزانہ مرتے ہیں، تو دو موتوں والا کونسا حساب ہوا ؟؟؟  
 لہذا قبر کی بُرزاگی زندگی کا ان دو زندگیوں سے تعلق نہیں ہے۔۔۔

•○○●○○○●○○○●  
 علمی پوائنٹ نمبر 4

- ”آپ ﷺ کی قبر مبارک میں زندگی 'جسمانی' بھی ہے اور 'روحانی' بھی ہے جس کی کیفیت (یعنی ماڈ) بُرزاگی ہے دُنیاوی نہیں ہے !!!۔“

اس ٹاپ کو کھولنے کے لئے جنت کے 8 دروازوں کی نسبت سے 8 صحیح الایسناد احادیث پیش کی جائیں گی۔

169	سُنْنَةِ أَبْوَدَّ
148	سُنْنَةِ نَسَاءٍ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے وضو کیا، اور اچھی طرح وضو کیا، پھر  
 أَشْهُدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ

۔ (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبد برحق نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں)۔

کہا، تو اُس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے، وہ جس سے چاہے جنت میں داخل ہو۔

### Sahih Hadees

اس ٹاپک کی تفصیل میں جانے سے پہلے دو ٹرمز یعنی اصطلاحات کو سمجھ لیں۔

■ ظرف زمان

■ ظرف مکان

جسے انگلش میں ٹائم اینڈ سپیس بھی کہتے ہیں۔۔۔

Time & Space

مثال کے طور پر میں کہتا ہوں کہ ”میں نے کل رات مسجد میں گزاری“۔  
 تو اس جملے میں ”کل رات“ ظرف زمان ہے یعنی جو ٹائم میں نے گزارا۔  
 اور ”مسجد“ ظرف مکان ہے یعنی سپیس ہے۔

بالکل اسی طریقے سے جب ہم کہتے ہیں کہ ”نبی ﷺ اپنی قبر مبارک میں جسمانی اور روحانی زندگی کے ساتھ بَرَزَخِ حیات کے ساتھ زندہ ہیں“ تو اس جملے میں قبر مبارک اسپیس (یعنی ظرف مکان) ہے اور بَرَزَخِ زندگی ٹائم ہے یعنی ظرف زمان ہے۔  
 نبی ﷺ قبر مبارک میں زندہ ہیں اور اُس روح کا تعلق جنت الفردوس میں بھی ہے اور قبر مبارک میں بھی ہے۔ (بلکہ وہ قبر مبارک تو خود جنت کا ٹکڑا ہے، جو کہ پہلے بیان ہو چکا ہے)۔

۔۔۔ 1: حدیث :-  
 آپ ﷺ کی قبر مبارک جنت کے ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑے پر ہے۔ جسے ہم ریاض الجنة بھی کہتے ہیں،  
 اور اسی پر امت کا اجماع ہے۔

صحیح بخاری

صحیح مسلم

جامع ترمذی

مسند احمد

مشکوٰۃ المصانع

1195, 1196, 1888, 6588, 7335

3370 سے 3368-

3915, 3916

12688

694

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی زمین، جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر قیامت کے دن میرے حوض پر ہو گا۔

Sahih Hadees

اس حدیث پر امام بخاریؓ نے، قبر اور منبر کے درمیانی حصہ کی فضیلت پر باب باندھا ہے اور صحیح مسلم میں بھی یہی باب ہے۔

2) Bukhari (H# 876-1772).pdf.صحيح بخاری

باب: نبی کریم ﷺ کی قبر شریف اور منبر مبارک

کے درمیانی حصہ کی فضیلت کا بیان

بابُ فَضْلٍ مَا بَيْنَ الْقَبْرِ وَالْمِنْبُرِ

حدیث 1195

1195. حدَّثَنَا عبدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: (١١٩٥) هُمْ سَعَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يُوسُفَ إِلَيْهِ مِنْ دُوَّارٍ

2) Sahih Muslim (H# 1570-3397).pdf.صحيح مسلم

Made By : Fahad-Usman Meer

باب: 92- آپ ﷺ کی قبر اور منبر کے درمیان  
والی جگہ کی فضیلت اور منبر کی جگہ کی فضیلت

(المعجم ٩٢) - (بابُ فَضْلٍ مَا بَيْنَ قَبْرِهِ

وَمِنْبُرِهِ وَفَضْلٍ مَوْضِعٍ مِنْبُرِهِ) (الصفحة ٩٢)

[3368] [٣٣٦٨] ٥٠٠- (١٣٩٠) حدَّثَنَا قُتْبَيْةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبْيَكَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ سَعَى عَبَادٌ بْنُ تَمِيمٍ

✓ 2:- حدیث

1375

سنن نسائی

2701, 10320

مسند احمد

1361, 1366

مشکوٰۃ المصانع

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے دنوں میں سب سے افضل (بہترین) جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن آدم علیہ السلام پیدا ہوئے، اسی میں اُن کی روح قبض کی گئی، اور اسی دن صور پھونکا جائے گا، اور اسی دن بیہو شی طاری ہو گی، لہذا تم مجھ پر زیادہ سے زیادہ صلاة (درود و رحمت) بھیجو کیونکہ تمہاری صلاة (درود و رحمت) مجھ پر پیش کیے جائیں گے۔

لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہماری صلاة (درود و رحمت) آپ پر کس طرح پیش کی جائیں گی حالانکہ آپ ریزہ ریزہ ہو چکے ہوں گے؟؟؟ (یعنی وہ کہنا چاہ رہے تھے، کہ آپ ﷺ بوسیدہ ہو چکے ہوں گے، کیا اُس وقت بھی آپ ﷺ پر درود پیش ہو گا؟؟؟)۔

آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء علیهم السلام کے جسم کو کھائے۔

### Sahih Hadees

میں کچھ عرصہ تک اس حدیث کو ضعیف سمجھتا تھا۔ اس میں ایک راوی ہیں جن پر اعتراض تھا کہ یہ ”عبدالرحمن بن یزید بن جابر“ نہیں ہیں بلکہ ”عبدالرحمن بن یزید بن تمیم“ ہیں۔ اور جمہور محدثین میں یہ بات قائم ہے (یعنی استیبلش ہے) کہ یہ ”بن تمیم“ نہیں تھے بلکہ ”بن جابر“ ہی تھے۔ جس کی وجہ سے یہ احادیث صحیح ہیں۔

آپ ﷺ نے یہ نہیں کہا کہ جسم ختم بھی ہو جائے تو جنت میں مجھ پر درود پیش ہو جائے گا بلکہ اُسی قبر مبارک میں درود شریف پیش ہوتا ہے ورنہ یہ بات بتانے کی ضرورت ہی نہیں تھی کہ زمین انبیاء کے جسموں کو نہیں کھاتی۔

لہذا اس سے یہ عقیدہ بالکل واضح ہو گیا کہ آپ ﷺ کی قبر میں ہی درود شریف پیش کیا جاتا ہے۔

### سوال ②

کیا ہمارے نامہ اعمال نبی ﷺ کو قبر میں پیش کیے جاتے ہیں؟؟؟

بعض لوگ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کی قبر میں اُن کی اُمت کے نامہ اعمال پیش ہوتے ہیں۔ اور وہ مسند بزار کی روایت پیش کرتے ہیں۔ امام بزار چوہنگی صدی ہجری کے امام تھے، جنہوں نے یہ حدیث، صحت کے حکم کے بغیر، نقل کی ہے کہ:-

آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری زندگی بھی تمہارے لئے رحمت ہے اور میری وفات بھی۔ جب میں اپنی قبر“

میں جاؤں گا تو تمہارے نامہ اعمال مجھ پر پیش کئے جائیں گے۔ جس کے اعمال اچھے ہوں گے تو میں اللہ کی تعریف (حمد) بیان کروں گا، جس کے اعمال بُرے ہوں گے تو میں اُس کے لئے استغفار کروں گا۔“

1925

مسند بزار ، جلد 5، صفحہ 308، حدیث

# بِسْنَدِ الْبَزَار

تألیف

الحافظ الإمام أبي بكر أحمد بن عيسى و بن عبد الحق العتيقي البزار  
(متوفى سنة 595)

Made By : Fahad Usman Meer

**1925** - حدثنا يوسف بن موسى قال : نا عبد الجيد بن عبد العزيز بن أبي رواد عن سفيان عن عبد الله بن السائب عن زاذان عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال : إن الله ملائكة سياحين يبلغوني عن أمتي السلام ) قال : وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم : ( حيّت خير لكم تحدثون وحدث لكم ووفاقي خير لكم تعرض عليكم فيما رأيت من خير حدثت الله عليه وما رأيت من شر استغفرت الله لكم ) وهذا الحديث آخره لا نعلم عنه إلا من هذا الوجه بهذا الإسناد

[مسند بزار، جلد 5، صفحہ 308، حدیث 1925]

لطفاً التشكيل		1925	5	308	5	مسند البزار
الصفحة	الجزء	الكتاب	العنوان	الكتاب	الجزء	الصفحة
308	5	باب زاذان عن عبد الله	مسند البزار	مسند البزار	5	1925 حدثنا يوسف بن موسى قال نا عبد الجيد بن عبد العزيز بن أبي رواد عن سفيان عن عبد الله بن السائب عن زاذان عن عبد الله عن

Zaeef Hadees

بھائیو! یہ روایت اصول محدثین پر کچھ ضعیف ہے کیونکہ صحیح مسلم کے مقدمہ میں محدثین کا بنیادی اصول ہے کہ ”مَلَكُ لَسْ رَاوِيَ كَيْ أَعْنَ“ وائی روایت اسماع کی تصریح کے بغیر، ضعیف شمار ہوتی ہے۔ اس روایت میں 2 راوی (سفیان ثوری اور عبد الجید) مدلس ہیں اور ”عن“ سے روایت کر رہے ہیں۔ اور دوسرا راوی ضعیف بھی ہے۔

جبکہ صحیح احادیث میں ہے کہ نامہ اعمال اللہ کو پیش کئے جاتے ہیں۔

6546, 6547	صحیح مسلم
<u>747</u>	جامع ترمذی
2360	سنن نسائی
2231	سلسلہ الصحیحہ
2056, 5030	مشکوٰۃ المصانع
3971, 9782, 11364	مسند احمد

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سو مواد اور جمادات کو اعمالِ اللہ کے حضور (بارگاہ)‘ میں پیش کئے جاتے ہیں، میری خواہش ہے کہ میرا عمل اس حال میں پیش کیا جائے کہ میں روزے سے ہوں۔“

Sahih Hadees

لہذا نبی ﷺ کو ہمارے نامہِ اعمال پیش نہیں کیے جاتے!!۔ بلکہ اللہ کے سامنے پیش ہوتے ہیں۔  
 ● ✓ حدیث 3:-  
 تیسرا حدیث بڑی زبردست حدیث ہے۔

345

دلائل النبوة ، حدیث

33819

مصنف ابن ابی شیبہ (عربی) ، حدیث

34511

مصنف ابن ابی شیبہ (مترجم) ، حدیث

انس بن مالکؓ کا بیان ہے کہ سیدنا عمرؓ کے دور میں جب ایران کا شہر ”تستر“ فتح ہوا تو اُس کے خزانے میں ایک بہت بڑی لاش تھی۔ صحابہؓ کہتے ہیں کہ وہ لاٹی اتنی بڑی تھی کہ اس کا نیاک ایک ہاتھ کے برابر تھا (یعنی تقریباً ڈیڑھ فٹ) اور اُس کے سرہانے ایک کتاب بھی رکھی ہوئی تھی لیکن وہ کتاب عبرانی زبان میں تھی۔ ہم نے وہ کتاب خلیفۃ الْمُسْلِمِینَ سیدنا عمر بن خطابؓ کو مدینہ میں پہنچ دی تو سیدنا عمر بن خطابؓ نے کعب بن احصار تابعیؓ کو بلایا (جو عبرانی زبان جانتے تھے اور یہودی عالم تھے۔ وہ حضور ﷺ کی زندگی میں ایمان نہیں لائے تھے لیکن بعد میں مسلمان ہو گئے تھے، اسی لئے انہیں تابعی کہا جاتا ہے) انہوں نے اس کا عربی میں ترجمہ کیا۔

تو تبع تابعی پوچھتے ہیں کہ ”اے ابوالعلیٰی کیا آپ نے وہ کتاب پڑھی تھی؟؟“ انہوں نے کہا : ”ہاں میں نے خود پڑھی تھی“ میں نے پوچھا : ”اُس کتاب میں کیا ہے؟“ -

تو انہوں نے کہا کہ اُس کتاب میں صحابہ کرامؓ کا ذکر، اُن کی زندگیوں کا ذکر، اُن کے رہن سہن کا ذکر موجود ہے اور اُن کی تعریفیں ہیں۔

-] (وہی جو قرآن پاک میں آیا ہے کہ

الفتح 29 : سورۃ الفتح

مُحَمَّدُ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحْمَاءُ بَيْنَهُمْ رَكَعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِنْ أَثْرِ السُّجُودِ ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ ---

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں (وہ) کافروں پر سخت ہیں، آپس میں رحم دل ہیں۔ تو انہیں دیکھے گا (کہ وہ) رکوع اور سجدے کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضا مندی کی جستجو میں ہیں ، اُن کا نشان اُن کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے ہے ، اُن کی یہی مثال تورات میں ہے اور اُن کی مثال انجیل میں ہے ---) [ -

پھر اُس نے پوچھا کہ یہ کس کی لاش تھی تو انہوں نے کہا : ”یہ دنیا میں علیہ السلام کی لاش تھی جو تین سو سال پہلے قبر سے نکالی گئی تھی“ -

انہوں نے پوچھا کہ : ”اُس بارے میں لوگوں کا کیا عقیدہ ہے؟“ -

انہوں نے کہا کہ : ”اُس کے بارے میں عقیدہ یہ ہے کہ جب ان پر بارش نہیں ہوتی تو اُن کی لاش کو باہر نکالتے ہیں اور اُن کے وسیلے سے اللہ کے حضور دعا کرتے ہیں تو اس سے بارش ہو جاتی ہے“ - تو سیدنا عمرؓ نے ابو موسیٰ عشریؓ اور انس بن مالکؓ کو خط لکھا کہ رات کے وقت 13 قبریں کھودو اور اُن میں سے کسی ایک قبر میں اُن کو دفنادو تاکہ یہ لوگ کسی نبی کی لاش کی اس طرح سے بے حرمتی

نہ کریں۔  
اور وہاں سیدنا عمرؓ نے ایک جملہ لکھا کہ ”بیشک یہ اللہ کے نبی ہیں اور اللہ نے حرام کر دیا ہے کہ اللہ کے نبی کے جسم کو نہ مٹی کھاتی ہے، نہ آگ کھاتی ہے، نہ کوئی درندہ کھا سکتا ہے۔“

انبیاءؐ کے جسموں کو نہ آگ کھاتی ہے، نہ مٹی کھاتی ہے۔

جلد 10، کتاب البعث و السرایا، حدیث 34511

**مصنف ابن ابی شیبہ ترجمہ**

4.3:27 سریم ۰ مولانا محمد اولیس سرفرازی  
جلد ۱۰ مصنف ابن ابی شیبہ ترجمہ

مُصَنَّفُ إِبْنِ أَبِي شِيهْبَةَ تَرْجِمَةً

اللَّهُمَّ كَمْ بَلَّيْتَنَا مُحَمَّدًا إِذْ كَانَ شَيْبَهُ الْكَوْنَى

لِلْوَقْتِ

مُوَلَّا مُحَمَّدًا وَلِيْسَ سَرْفَرَازِي

مُكْتَبَةُ رَحْمَةِ رَبِّنَا

عَرَبِيٌّ - فُارَسِيٌّ - إِنْجِلِيزِيٌّ - فُرَسِيٌّ - فُرَسِيٌّ

041-37234228-37235743

مصنف ابن ابی شیبہ (جلد ۱۰)  
كتاب البعث و السرایا (جلد ۱۰)

(۲۴۵۱) حَدَّثَنَا شَادَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجُخُونِيِّ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّهُمْ لَمَّا قَتَلُوهُ اتَّسَرُوا، قَالَ: وَجَدْنَا رَجُلًا أَنْفَهُ ذِرَاعَ فِي النَّابُوتِ كَانُوا يَسْتَطُهُرُونَ، أَوْ يَسْتَطُرُونَ يَهُ لَعْنَتُ أَبُو مُوسَى إِلَيَّ عُثْرَةُ بْنُ الْحَطَّابِ بِنْ لَكِلِّ، فَكَتَبَ عُمَرُ: إِنَّ هَذَا نَبِيًّا مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ، وَالنَّارُ لَا تَأْكُلُ الْأَنْبِيَاءَ أَوْ الْأَرْضُ لَا تَأْكُلُ الْأَنْبِيَاءَ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ: أَنْ اُنْظُرْ أَنْتَ وَرَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِكَ، بِعْنَى أَصْحَابَ أَبِي مُوسَى، فَأَدْفَنَهُ فِي مَكَانٍ لَا يَعْلَمُهُ أَحَدٌ غَيْرُكُمَا، قَالَ: فَلَذْهَبْتُ أَنَا، وَأَبُو مُوسَى فَدَنَاهُ۔

Made By : Fahad Usman Meer

(۳۳۵) حضرت افس فرماتے ہیں کہ جب ہم نے تسری کوئی کیا تو ہم نے دیکھا کہ وہاں ایک آدمی کی قبر ہے جس کا جسم سلامت ہے۔ وہ لوگ اس کے ذریعے باڑھ طلب کیا کرتے تھے۔ حضرت ابو موسیٰ نے اس بارے میں حضرت عمر کو کھاتا ہے حضرت عمر نے جواب میں فرمایا کہ یہ نبی کی قبر ہے کیونکہ زمین انبیاء کے جنم کوئی نہیں کھاتی۔ اور انہیں کسی الہی جگہ دفن کر دو جہاں تمہارے اور تمہارے ایک ساتھی کے سوا کوئی نہ جانتا ہو۔ چنانچہ میں اور حضرت ابو موسیٰ ان کی میت کو لے کر گئے اور اسے دفن کر دیا۔

## Sahih Hadees

بلکہ یہ تو قرآن میں بھی موجود ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام بہت دیر تک لاٹھی کے سہارے پر کھڑے رہے، لاٹھی کو کیڑوں نے کھا کر کھو کھلا کر دیا لیکن حضرت سلیمانؑ کا جسم تھج سلامت رہا۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں کی حفاظت کرتا ہے (الحمد للہ)۔

فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَهْمُ عَلَى مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنْ سَاتَةَهُ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ أَنَّ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ۔

پھر جب ہم نے اُن پر موت کا حکم بھیج دیا تو ان کی خبر جنات کو کسی نے نہ دی سوائے گھن کے کیڑے کے جو ان کی عصا کو کھا رہا تھا۔ پس جب (سلیمان) گر پڑے اُس وقت جنون نے جان لیا کہ اگر وہ غیب دان ہوتے تو اس ذلت کے عذاب میں مبتلا نہ رہتے۔

✓ حدیث 4:-

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور میری قبر کو میلہ نہ بناؤ (کہ سب لوگ وہاں اکٹھا ہوں)، اور میرے اوپر درود بھیجا کرو کیونکہ تم جہاں بھی رہو گے تمہارا درود مجھے پہنچایا جائے گا۔

### Sahih Hadees

#### سوال: حضور ﷺ کو درود کہاں پہنچایا جائے گا؟؟؟

✓ جواب : قبر میں ہی پہنچایا جائے گا۔ کیونکہ آپ ﷺ نے قبر کا ذکر کیا کہ قبر پر میلہ نہ لگانا یعنی جو شخص قبر مبارک کے پاس ہے وہ سلام عرض کرے اور چلا جائے، لیکن جو شخص دُور ہے اُس کا درود حضور ﷺ کو پہنچا دیا جائے گا۔

✓ حدیث صحیح بخاری و مسلم کی متفق علیہ حدیث ہے کہ ہمارا سلام زمین و آسمان میں موجود تمام نیک پانچویں حدیث صحیح بخاری و مسلم کی متفق علیہ حدیث ہے کہ ہمارا سلام زمین و آسمان میں موجود تمام نیک لوگوں کو پہنچا دیا جاتا ہے۔

صحیح بخاری	
831, 835, <u>1202</u> , 6230, 6328	
897	صحیح مسلم
968	سُنْنَةِ ابْوِ دَاوُدَ
1299	سُنْنَةِ نَسَاءٍ
909	مشکوٰۃ المصانع

ہم پہلے نماز میں یوں کہا کرتے تھے فلاں پر سلام اور نام لیتے تھے۔ اور آپس میں ایک شخص دوسرے کو سلام کر لیتا۔ نبی کریم ﷺ نے سن کر فرمایا اس طرح کہا کرو۔

الْتَّحَيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيَّابَاتُ ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عَبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

اگر تم نے یہ پڑھ لیا تو گویا اللہ کے ان تمام صالح (نیک) بندوں پر سلام پہنچا دیا، جو آسمان اور زمین میں ہیں۔

### Sahih Hadees

اب اللہ کی مرضی ہے کہ وہ ہمارا سلام فرستوں کے ذریعے پہنچائے یا ہواں کے ذریعے پہنچائے۔ ہمارا کام صرف اللہ کے ذریعے پہنچانا ہے۔

اسی طرح جب ہم نبی ﷺ پر درود صحیح ہیں تو "اللَّهُمَّ (اے اللہ!)" کہہ کر ہی صحیح ہیں۔

دیوبند اور اہلٰ حدیث کے لوگوں میں "رِدُّ الْخَتَار" اور "درِ مختار (فتاویٰ شامی)" کے لحاظ سے ایک غلط بات مشہور ہوئی ہے کہ نماز والی گفتگو، اللہ اور رسول کے درمیان، معراج کے موقع پر ہوئی اور نبی ﷺ کو جواب میں ॥السلام علیک أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ॥ کہا گیا۔!!۔!!۔!!۔

محدث: ۱

دو ریتار اردو کتاب الصلوٰۃ → ۳۹۰

**تشہد کی تفصیل** ۱۷ تشہد کے الفاظ سے مقصود ان کے معنی بلور انشاء ہو چاہتے چاہیے کہ نمازی اللہ تعالیٰ نو تجھیت پیش کرے اور وہ اپنے نبی کریم ﷺ اور اپنے نفس اور اپنے احباب کو سلام عرض کرتا ہے، تشہد کے اغراض اس حال کا ذکر کرنا اور حکایت کرنا مقصود ہے جو معراج میں پیش آیا، اس کو صحیح ہائی تاتب میں ذکر کیا ہے، (یعنی) معراج اس وقت میں جو قصہ پیش آیا اس کی حکایت کا مقدمہ ہے، اور وہ قصہ یہ ہے کہ شبِ معراج میں جب آنحضرت ﷺ قبضے پر قاتر ہوئے تو ارشاد ہوا کہ آپ میں جسے آپ نے فرمایا، التحیات لله والصلوة والطیاب یعنی: بنی اسرائیل اور مالی عباد تم حاضر خدمت میں اسکے جواب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بلور خلعت شایی ارشاد ہوا "السلام عنینہ بدلی اور مالی عباد تم حاضر خدمت میں اسکے جواب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بلور خلعت شایی ارشاد ہوا" السلام عنینہ ایها الی ورحمة الله وبر کاته، یعنی اے نبی ہمارا اسلام اور رحمت اور برئیں خصوصی طور پر تم پر ہوں، آنحضرت ﷺ نے جب خصوصی تکریم و تقطیم کو ملاحظہ فرمایا تو آپ نے چاہا کہ میری امت کے ضعفا اور گنے کا رہنگی اس سے محروم نہ ہو، یعنی چنانچہ آپ نے ارشاد فرمایا، السلام علینا و علی عباد الله الصالحين، یعنی سلام خاص طور پر تم سب یہ اور اللہ تعالیٰ، نبی ہندوں پر ہو علینا میں امت کے تمام افراد آگئے کوئی محروم نہ رہا، جب ملائکہ مقربین نے نبی کریم ﷺ کا یہ جو دعویٰ کیا تو وہ بول ائمہ، اشهدان لا اله الله و اشهد ان محمد عبدہ و رسولہ۔

mady by : Fahad Usman Meer

جبکہ یہ جھوٹی بات ہے اور کسی بدھی صحیح حدیث میں موجود نہیں ہے!! کسی ضعیف روایت میں بھی یہ موجود نہیں ہے کہ یہ شبِ معراج کی گفتگو ہے۔ حالانکہ صحیح حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ یہ دعا ہمیں قرآن کی طرح سکھاتے تھے۔

عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے تشهد سکھایا، اُس وقت میرا ہاتھ نبی کریم ﷺ کی ہتھیلیوں کے درمیان میں تھا (اس طرح سکھایا) جس طرح آپ قرآن کی سورت سکھایا کرتے تھے۔ التَّحْيَاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّبَيَّاتُ ، السلام عليك أیها النبی ورحمة الله وبرکاته ، السلام علینا وعلى عباد الله الصالحین ، أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمداً عَبْدُه وَرَسُولُه۔

تک (نبی کریم ﷺ اُس وقت حیات تھے۔ جب آپ کی وفات ہو گئی تو ہم (خطاب کا صیغہ کے بجائے) اس طرح پڑھنے لگے «السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ» یعنی نبی کریم ﷺ پر سلام ہو)۔

Sahih Hadees

- [نوٹ: ابن مسعودؓ کا «السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ» پڑھنے والا قول (عملًا اور عقلاً) شاذ ہے اور ان کا اپنا عمل ہے۔ کیونکہ اسے امت نے قبول نہیں کیا، یہی وجہ ہے کہ آج بھی ہم نماز میں یہ نہیں پڑھتے۔ اور ویسے بھی نبی ﷺ جب مدینہ میں تھے، تو کہہ والے (میلوں دُور سے) بھی «السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيِّ» ہی پڑھتے تھے نہ کہ «السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ» ---! اور اسی پر امت کا اجماع بھی ہے۔

ابن مسعودؓ تو مَعْوذَتَيْنِ یعنی «سورۃ الْاَخْلَاصِ» ، «سورۃ الْفَلْقِ» اور «سورۃ النَّاسِ» کو قرآن کا حصہ نہیں مانتے تھے۔ ان کے اس قول کو بھی امت نے قبول نہیں کیا۔

عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ سورۃ مَعْوذَتَيْنِ (یعنی «سورۃ الْاَخْلَاصِ» ، «سورۃ الْفَلْقِ» اور «سورۃ النَّاسِ») قرآن میں داخل نہیں ہیں ---

Sahih Hadees

عبداللہ بہاولپوری صاحب نے لکھا ہے کہ ہم نماز میں کہانی یا سٹوری کے طور پر التَّحْیات پڑھتے ہیں (نَعُوذُ بِاللَّهِ)۔



made by : Fahad Usman Meer

43

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ہمارے نزدیک تو وہ کسی وقت بھی نہیں سنتے، نہ سنانے کے لیے ہم ((السلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ)) کہتے ہیں۔ ہم تو اسے بطور حکایت کے پڑھتے ہیں جیسا

اگر انہوں نے بخاری و مسلم ہی پڑھ لی ہوتی تو ایسی بات نہ کرتے۔  
✓ حدیث 6:-

<u>1283</u>	سنن نسائي
3424	سلسلہ الصحيح
5717	مسند احمد
924	مشکوٰۃ المصالح

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو زمین میں گھومتے رہتے ہیں، وہ مجھ تک میرے انتیوں کا سلام پہنچاتے ہیں۔

Sahih Hadees

اللّٰهُمَّ إِنَّمَا أَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُحَاجَةِ

<u>1530, 2778</u>	سلسلہ الصحيح
-------------------	--------------

مجھ پر کثرت سے درود پڑھو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے میری قبر کے پاس ایک فرشتہ کھڑا کر دیا ہے، جب میری امت کا کوئی شخص مجھ پر درود پڑھتا ہے تو وہ فرشتہ مجھ سے کہتا ہے: اے محمد ﷺ! فلاں بن فلاں نے اس وقت آپ ﷺ پر درود پڑھا ہے۔

Zaeef Hadees

یہ روایت بالکل ضعیف ہے۔ شیخ البانی صاحب کو بھی یہاں پر غلطی لگی انہوں نے اپنی سلسلہ احادیث صحیح میں 1530 نمبر پر اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ حالانکہ جب اس پر بحث کی تو انہوں نے خود مانا کہ اس میں کچھ راوی مجهول ہیں اور کچھ محدثین کے نزدیک وہ راوی ضعیف ہیں اور آخر میں اتنا کو نفیڈ نہ گنوا دیا کہ یہاں تک لکھ دیا کہ ان شاء اللہ یہ حسن درجے کی روایت بن جائے گی۔ لہذا یہ روایت بالکل ضعیف ہے!

الدليلى (1 / 1 / 31) عن محمد بن عبد الله بن صالح المروزى

حدثنا بكر بن خداش

عن فطر بن خليفة عن أبي طفیل عن أبي بكر الصديق مرفوعا.

بیض له الحافظ،

وبکر بن خداش ترجمه ابن أبي حاتم (1 / 1 / 385) برواية اثنين

آخرین عنه ولم

يذكر فيه جرح ولا تعذيل، وأورده الحافظ في "اللسان" برواية

جمع آخر عنه

وقال: ربما خالف، قاله ابن حيان في "الثقافات". ومحمد بن عبد الله

بن صالح

المروزى لم أعرفه، والحديث قال السخاوي في "القول البديع" (ص)

(117)

"أخرجه الدليلى، وفي سنته ضعف". لكن ذكر له شاهد من حديث

عمار بن ياسر رضي

الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "إن الله ملکا

اعطاه أسماء

الخلق، فهو قائم على قبرى، إذا مت، فليس أحد يصلى على صلاة

إلا قال: يا

محمد صلى الله عليه وسلم فلان بن فلان، قال: فيصلني الرب تبارك وتعالى

على ذلك بكل

واحدة عشرة". وقال (ص 112): "رواه أبو الشيخ ابن حيان وأبو

القاسم

التباعي في "ترغيبه" (209 / 2 - مدينة) والحارث في "مسنده"

وابن أبي

عاصم والطبراني في "معجم الكبير" وابن الجراح في "أماليه"

بنحوه وأبو

علي الحسن بن نصیر الطوسي في "أحكامه" والبزار في "مسنده"

وفي سند الجميع

نعميم بن ضمضم، وفيه خلاف عن عمران بن الحميري، قال المتنبي:

لا يعرف.

قلت: بل هو معروف، ولینه البخاري، وقال: "لا يتابع عليه". وذکرہ

ابن

حيان في "نقائص التابعين" قال صاحب الميزان

## سلسلة الأحاديث الصحيحة وشيء من فقهها وفوائدها

1530 - "أكثروا الصلاة علي، فإن الله وكل بي ملكا عند قبري، فإذا

صل علي رجل من

أمتى قال لي ذلك الملك: يا محمد إن فلان بن فلان صلى عليك

made by : Fahad Usman Meer

الساعة".



[الرقم]



43



[جزء / صفحة]

» == اس حدیث پر بحث



أيضاً: لا يعرف قال: نعيم بن ضمضم

ضعفه بعضهم. انتهى. وقرأت بخط شيخنا (يعنى الحافظ بن حجر)

لم أر فيه

توثيقا ولا تجريحا، إلا قول الذهبي هذا". ومن هذا الوجه أخرجه

البخاري في

"التاريخ" (3 / 2 / 416) وهو في "زوائد البزار" (306) فالحديث

بهذا



الشاهد وغيره مما في معناه حسن إن شاء الله تعالى.

● 7 - حدیث ساقوئیں حدیث خاص طور پر قبر کے متعلق ہے۔ یعنی جو قبر پر جا کر سلام کرتا ہے تو آپ ﷺ اس کا جواب خود دیتے ہیں۔

2041

سُنْنَةِ أَبْوَدَاوْدَ

2936

سِلْسِلَةِ الصَّحِيحَيْهِ

925

مِشْكُوَةُ الْمَصَانِعِ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : ”جب کوئی شخص مجھ پر سلام بھیجا ہے تو اللہ میری روح مجھ پر لوٹا دیتا ہے حتیٰ کہ میں اُس کے سلام کا جواب دیتا ہوں“۔

Sahih Hadees

پندرہویں

**سُنْنَةِ أَبْوَدَاوْدَ**

كتاب الصيام

كتاب التعانع

تالیف  
أَبْوَدَاوْدِ سَلَامَ بْنِ شَفَعَةَ بْنِ حَسَنَ

ترجمہ  
ذیکرِ ابوبوداود فاروق میڈیا

چینی ترجمہ  
ماقظہ طاہر نیزیہ علیقی

تائیل انگلیش  
ماقظہ سلام الدین زیارت

**دارالسنّة**

کتاب الحجۃ کی تحریر کا ملکی میراث  
ذیکرِ ابوبوداود فاروق میڈیا  
سلام الدین زیارت

۱۱-كتاب المناسك

(المعجم ۹۷، ۹۶) - باب زیارة القبور

(التحفة ۹۸)

باب: ۹۶- زیارت قبور کے  
احکام و مسائل

made by : Fahad Usman Meer

یہاں پر روح کا لوٹنا برخی ہے یعنی روح کے لوٹنے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی روح کو اُس شخص کی طرف متوجہ کرتا ہے جو آپ ﷺ کی قبر پر آیا ہے۔  
یہ برخی لوٹنا ہے دُنیاوی لوٹنا نہیں ہے!۔

یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام شوق کے ساتھ آپ ﷺ کی قبر پر سلام پیش کرتے تھے۔  
اس لیے پہلے بھی بیان کیا کہ اُنہوں نے عمر جب بھی سفر پر جاتے تو پہلے قبر رسول ﷺ پر حاضری دیتے، مسجد نبوی میں دو نفل پڑھتے، پھر قبر رسول ﷺ پر حاضری دے کر ”السلام عليك يا رسول الله ، السلام عليك يا ابا بکر اور اسلام عليك يا ابنا“ کہتے۔

# موطاء امام عمالک

فوائد و ترجمہ

عَلَمَهُ وَحْيَدُ الزَّمَل

٣٩٣۔ عن عبد الله بن دينار قال رأيت عبد الله بن عمر يقف على قبر النبي صلى الله عليه وسلم

فيبصري على النبي صلى الله عليه وسلم وعلى أبي بكر وعمر - حدیث # 393

عبدالله بن دینار سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا عبد اللہ بن عمر نبی ﷺ کو کھڑے ہوتے تھے نبی ﷺ کی قبر پر پھر درود

صحیح تھے آپ ﷺ پر اور ابو بکر رضی اللہ عنہما اور عمر رضی اللہ عنہما پر۔

تفصیل: شیخ سلیمان ہلالی نے کہا ہے کہ اس کی سند شیخین کی شرط پر صحیح ہے۔ اور شیخ احمد علی سلیمان نے بھی اسے صحیح کہا ہے۔

Made By : Fahad Usman Meer

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ یہ سلام پڑھا کرتے تھے اور یہ اُن کی سنت ہے اور اس پر الحمد للہ پوری امت کا اجماع ہے کہ قبر رسول ﷺ پر حاضری کا یہی طریقہ ہے کہ قبر رسول ﷺ پر جا کر "السلام و علیک یا رسول اللہ" پڑھا جائے۔

## ؟ اعتراض ？

بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ سلام صرف قبر پر جا کر پڑھنا ہوتا ہے اس لئے ہم روضہ شریف کی جالیوں کے پاس کھڑے ہو کر یہ سلام نہیں پڑھ سکتے۔

## ▲ ایزامی جواب ▲

ایسا کہنے والے لوگوں کی عقل کام نہیں کرتی۔ کیا جب ہم قبرستان میں جاتے ہیں تو قبرستان کی دیوار کے پاس کھڑے ہو کر وہ دعا پڑھتے ہیں جو نبی ﷺ نے سکھائی ہے۔ تو کیا سب قبر والوں تک سلام نہیں پہنچتا؟؟؟

## صحیح مسلم

2257 سے 2255 , 585 , 584-

3237

سنن ابو داؤد

150, 2042

سنن نسائی

1547 , 4306

سنن ابن ماجہ

3351, 13140

مسند احمد

298, 1764, 1766, 1767

مشکوٰۃ المصانع

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنْ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَا حَقُونَ نَسَأْلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمْ  
الْعَافِيَةَ

(رسول اللہ ﷺ جب قبرستان جاتے تو کہتے)۔

سلامتی ہو مسلمانوں اور مونوں کے ٹھکانوں میں رہنے والوں پر اور ہم ان شاء اللہ ضرور (تمہارے ساتھ) ملنے والے ہیں، میں اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لئے عافیت مانگتا ہوں۔

Sahih Hadees

قبرستان تو ہزار ہزار میٹر تک پھیلا ہوتا ہے! تو کیا صرف سامنے والی قبر کو سلام پہنچتا ہے؟؟ اور آخری قبر تک نہیں پہنچتا؟؟؟

۔۔۔ بالکل پہنچتا ہے۔۔۔!

روضہ شریف کے پیچھے آپ ﷺ کی قبر مبارک ہی ہے لہذا روضہ شریف کی جالیوں کے سامنے بھی (السلام عليك يا رسول الله) پڑھا جا سکتا ہے۔

اور سعودیہ کے لوگ بھی روضہ شریف پر "سلام عليك يا رسول الله"۔ ہی پڑھتے ہیں، اور یہ بات سعودی عرب کے لائیو چینل پر بھی دیکھی جا سکتی ہے۔ لہذا ابھی اس معاملے میں کوئی اختلاف موجود نہیں ہے۔

البته ایک حدیث "حیاة الانبیاء فی قبورهم"۔ میں ہے، جس کو دیوبند کے حیاتی مکتبہ فکر نے بہت اٹھایا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث بالکل صحیح ہے، سنن الکبری للبیہقی میں بھی یہ حدیث موجود ہے کہ

آپ ﷺ نے فرمایا : جب کوئی شخص میری قبر پر سلام پڑھتا ہے تو میں خود سنتا ہوں اور جب دُور سے پڑھتا ہے تو مجھ تک پہنچا دیا جاتا ہے۔

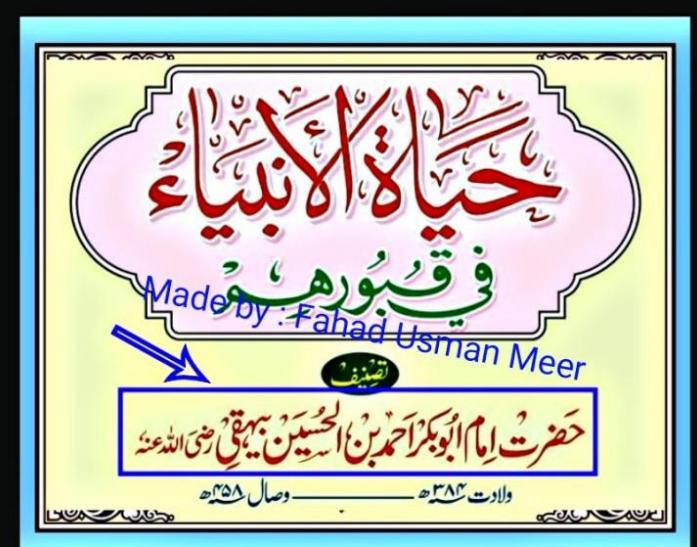
**حدیث نمبر: ۱۹**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ”جس نے میری قبر کے پاس مجھ پر درود شریف پڑھائیں اس کو خود سنتا ہوں اور جس نے قبر سے دور پڑھا وہ مجھ پہنچا دیا جاتا ہے۔“

ابو عبد الرحمن وہ محمد بن مروان سدی ہے میرے نزدیک اس میں نظر ہے۔ (یعنی وہ ضعیف راوی ہے) مگر اس حدیث کی تائید گذشتہ احادیث سے ہوتی ہے۔

اس حدیث کا ایک راوی ابو عبد الرحمن محمد بن مروان سدی ہے جسکے بارے میں ائمۃ فرقہ ائمۃ باوض و اور تم بالذکر ہے۔ دیکھئے میراث الانبیاء۔ ۳۲/۳، الفضلۃ الکبیر۔ ۱۳۶/۳، تہذیب الکمال۔ ۱۴۰۷، الصارم المکنی۔ ۲۸۳۔

Made By : Fahad Usman Meer



## Zaeef Hadees

امام یہقی نے یہ حدیث لکھ کر خود ساتھ لکھا ہے کہ اس میں «محمد بن مروان السدی» ایسا راوی ہے جس پر نظر ہے (یعنی کمزور راوی ہے) اور انہوں نے اپنی کتاب اسماء و صفات میں لکھا ہے کہ یہ کذاب راوی ہے۔ تمام محدثین کا اس پر اتفاق ہے کہ «السدی» جھوٹا یعنی کذاب راوی ہے اور یہ حدیثیں گھڑا کرتا تھا۔

امام دارقطنی کی کتاب۔ ”الضعفاء و المتروکین“۔ میں بھی ان کو ضعیف کہا گیا ہے۔۔

محمد بن مروان السدي، (ابو عبد الرحمن) ضعيف راوى بیں!!



٤٧٢ - محمد بن مروان السدي. أبو عبد الرحمن.  
472 كوفي. مصنف.

Made by : Fahad Usman Meer

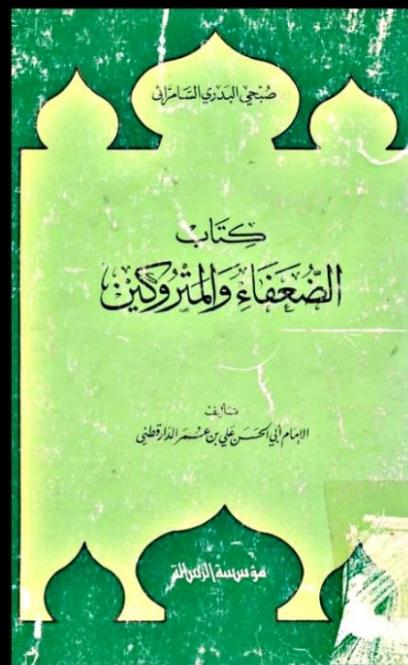
عن عبید الله بن عمر، ويزيد بن أبي زياد.

### كتاب الضعفاء و المتروكين، صفحه # 217

٤٧٢ - انظر «الميزان» ٤/ ٣٢ رقم ٨١٥٤ و«المعنى» ٢/ ٦٣١ رقم ٥٩٦٦ و«التهذيب» ٤٣٦/ ٩  
و«التاريخ الكبير» ١/ ٢٣٢ و«التاريخ الصغير» ٢/ ٢٤٦ و«الضعفاء» للبخاري ١٠٥  
و«الضعفاء» للنسائي ٢/ ٢٨٦ .

وجاء في «الميزان»: [تركوه. واتهمه بعضهم بالكذب وهو صاحب الكلبي قال البخاري:  
سكتوا عنه، وهو مني الخطاطبين، لا يكتب حدیثه البتة وقال ابن معین: ليس بثقة].

217



اس کے علاوہ بہت سے لوگوں نے اسے ضعیف، کذاب اور متروک کہا ہے۔۔۔ جن کے حوالہ جات شیخ زبیر علی زئی نے اپنی کتاب ”نور العینین“ میں دیے ہیں۔

## محمد بن مروان السدى کا تعارف

صفحہ 239 .. 240 .. 241

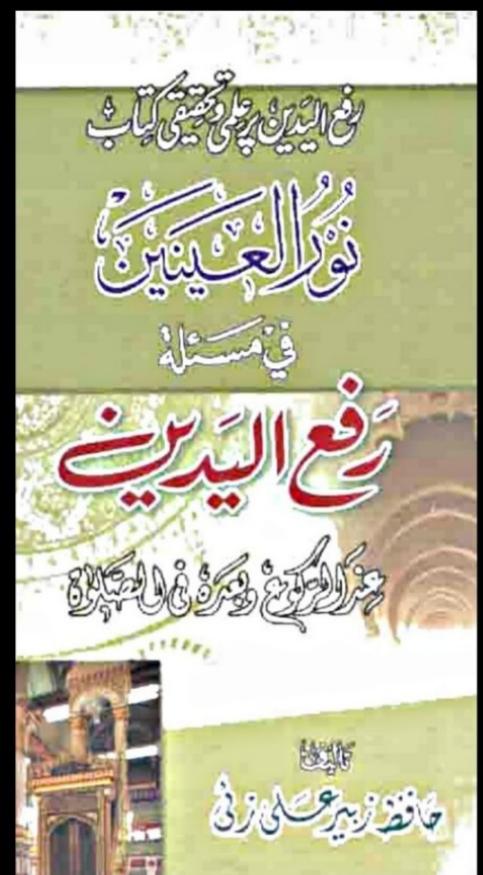
### محمد بن مروان السدى کا تعارف

محمد بن مروان السدى کے بارے میں محدثین کے چند اقوال درج ذیل ہیں:

- ۱۔ بخاری نے کہا: سکونت عنه متروک ہے۔ [التاریخ الکبریٰ ۲۳۶/۱]
- ۲۔ لا یکب حدیثه البتة، اس کی حدیث بالکل لکھی نہیں جاتی۔ [الضعفاء الصغریٰ: ۳۵۰]
- ۳۔ میکی بن معین نے کہا: لیس بشقة وہ ثقہ نہیں ہے۔ [ابجرح والتعديل ح ۸۶ و سندہ صحیح]
- ۴۔ ابو حاتم رازی نے کہا: هو ذاہب الحدیث، متروک الحدیث، لا یکب حدیثه البتة، وہ حدیث میں گیا گز رہے، متروک ہے، اس کی حدیث بالکل لکھی نہیں جاتی۔
- Made by : Fahad Usman Meer
- ۵۔ نسائی نے کہا: یروی عن الكلبی، متروک الحدیث“ وہ کلبی سے روایت کرتا ہے، حدیث میں متروک ہے۔ [الضعفاء والمردودون: ۵۳۸]
- ۶۔ یعقوب بن سفیان الفارسی نے کہا: وهو ضعیف غیر ثقہ [المعرفۃ والتاریخ: ۱۸۲/۳]
- ۷۔ ابن حبان نے کہا: ”کان ممن یروی الموضوعات عن الأئمّات، لا يحل كتابة حدیثه إلا على جهة الإعتبار ولا الإحتجاج به بحال من الأحوال“ یعنی قراؤیوں سے موضوع روایتیں بیان کرتا تھا، پر کہ کے بغیر اس کی روایت لکھنا حلال نہیں ہے۔ کسی حال میں بھی اس سے جنت کپڑنا جائز نہیں ہے۔ [ابجر و مین: ۱۸۶/۲]
- ۸۔ ابن نمير نے کہا: کذاب ہے۔

[الضعفاء الکبیر للعلقاني ۱۳۶/۳ و سندہ حسن، یاد رہے کہ الضعفاء الکبیر میں غلطی سے ابن نمير کے بجائے ابن نصیر چھپ گیا ہے]

۹۔ حافظ یہشی نے کہا: ”وہ متروک“ [مجموع الروايات ۹۹/۸] ”اجمعوا علی ضعفه“ اس



۹۔ حافظ ذہبی نے کہا: ”کوفی متروک متهم“ [دیوان الفعلاء: ۳۹۶۹]

۱۰۔ حافظ ابن حجر نے کہا: ”متهم بالکذب“ [تقریب العجذیب: ۲۸۸]

روایت سے احتجاج درست نہیں..... اس روایت کی مزید بحث ازلۃ الریب میں دیکھئے۔ ان بے جان اور ضعیف روایتوں سے کوئی مسئلہ ثابت نہیں ہو سکتا۔

[تفصیل المخاطر فی رتوی بالخواطر ص ۷۷۸]

## صفحہ 241

۳۔ سرفراز صاحب اپنی ایک اور کتاب میں لکھتے ہیں:

”سدی کا نام محمد بن مروان ہے..... امام احمد فرماتے ہیں کہ میں نے اس کو بالکل ترک کر دیا ہے (جیسے کہ امام احمد بن حنبل جیسی خادم حدیث شخصیت تو اس کی روایت کو ترک کرتی ہے مگر مولوی نعیم الدین صاحب اور ان کی جماعت اس کی روایت سے ..... )“ [تحمیل تین ص ۱۶۸]

۴۔ موصوف اپنی ایک اور کتاب میں لکھتے ہیں:

”سدی کذاب اور وضعی ہے“ [اتمام البر بان ص ۲۵۵] ”صغیر کا نام محمد بن مروان“ ہے امام جریر بن عبد الحمید فرماتے ہیں کہ وہ کذاب ہے اور صالح بن محمد فرماتے ہیں کہ وہ جعلی حدیثیں بنایا کرتا تھا تیقید محدثین بھی اس پر سخت جرح کرتے ہیں۔ انصاف سے فرمائیں کہ ایسے کذاب راوی کی روایت سے دینی کو ناس مسلک ثابت ہوتا ہے یا ہو سکتا ہے؟ [اتمام البر بان ص ۲۵۸]

سرفراز خان صدر دیوبندی لکھتے ہیں:

”آپ لوگ سدی کی ”ڈم“ تھا میر رکھیں اور یہی آپ کو مبارک ہو۔“

اتمام البر بان صدر Fahad Usman Meer Made by : Fahad Usman Meer [اتمام البر بان ص ۳۵۷]

سرفراز خان صاحب مزید فرماتے ہیں:

”آپ نے خازن کے حوالے سے ”سدی کذاب“ کے گھر میں پناہ لی ہے جو آپ کی ”علی رسوائی“ کے لئے بالکل کافی ہے اور یہ ”داغ“ ہمیشہ آپ کی پیشانی پر چکتا رہے گا۔“ [اتمام البر بان ص ۳۵۸]

دیوبندی حلقة کے نزدیک موجودہ دور کے ”امام الہدیت“ سرفراز خان صدر صاحب لکھتے ہیں: ”اور محمد بن مروان السدی الصغیر کا حال بھی سن لیجئے“ صفحہ 240 امام بنخاری فرماتے ہیں کہ اس کی روایت ہرگز نہیں لکھی جا سکتی۔

[ضيقاء صغير امام بنخاري ص ۲۹]

اور امام نبأی فرماتے ہیں کہ وہ متروک الحدیث ہے۔ [ضيقاء امام نبأی ص ۵۵] علامہ ذہبی لکھتے ہیں کہ حضرات محدثین کرام نے اس کو ترک کر دیا ہے اور بعض نے اس پر جھوٹ بولنے کا الزام بھی لگایا ہے۔ امام ابن معین کہتے ہیں کہ وہ شق نہیں ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں کہ میں نے اس کو چھوڑ دیا تھا۔ ابن عدی کا بیان ہے کہ جھوٹ اس کی روایت پر بالکل مبنی ہے۔ [میزان الاعدال ج ۱۲ ص ۳۲]

امام تیقی فرماتے ہیں کہ وہ متروک ہے۔ [كتاب الالام والمعقات ص ۳۹۲]

حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ وہ بالکل متروک ہے۔ [تقریب ابن کثیر ص ۳۳]

علامہ بنکی لکھتے ہیں کہ وہ ضعیف ہے۔ [شفاء القاسم ص ۳۷]

علامہ محمد طاہر لکھتے ہیں کہ وہ کذاب ہے۔ [ذکر الوضوعات ص ۹۰]

جریر بن عبد الحمید فرماتے ہیں کہ وہ کذاب ہے، ابن نبیر کہتے ہیں کہ وہ محض بیچ ہے۔

یعقوب بن سفیان کہتے ہیں کہ وہ ضعیف ہے۔ صالح بن محمد فرماتے ہیں کہ وہ ضعیف تھا

”و کان یضع“ (خود جعلی حدیثیں بنایا کرتا تھا) ابو حاتم کہتے ہیں کہ وہ متروک الحدیث

ہے اس کی حدیث ہرگز نہیں لکھی جا سکتی۔ [ازالہ الریب ص ۳۱۶]

۲۔ یہی موصوف ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

”صوفی صاحب نے اپنے بڑوں کی پیروی کرتے ہوئے روایت تو خوب پیش کی

ہے مگر ان کو سو مدد نہیں کیونکہ ”سدی“ فی روایت میں ”یقی“ ہے۔ امام ابن معین

فرماتے ہیں کہ ان کی روایت میں ضعف ہوتا ہے۔ امام جوز جانی فرماتے ہیں ”ہو

کذاب شتم“ وہ بہت بڑا جھوٹا اور تبریزی تھا.... امام طبری فرماتے ہیں کہ اس کی

سماع کی تصریح کے بغیر، ضعیف شمار ہوتی ہے۔

۔

حیاتی گروہ، امام بیہقی کی حدیث بیان کر کے اپنے موقف کو مضبوط کرتے ہیں حالانکہ امام بیہقی نے خود اس کو ضعیف لکھا ہے۔

ابو الشیخ کی کتاب ”الثواب“ سے اس کا ایک اور ٹرک بھی پیش کیا جاتا ہے جس میں السدی نہیں ہے لیکن دونوں میں مسئلہ یہ ہے کہ 『اعمش』 مدرس ہیں اور اعنٰ سے روایت کر رہا ہے اور یہ صحیح مسلم کے مقدمے میں محدثین کا پیٹ ٹرول (بنیادی اصول) موجود ہے کہ مدرس کی اعنٰ والی روایت، سماع کی تصریح کے بغیر، ضعیف شمار ہوتی ہے۔۔۔

## ۃ الزمی جواب

اب اگر کوئی شخص یہ کہے کہ وہ محدثین کے اس سماع والی تصریح کے اصول کو نہیں مانتا اور کہتا ہے کہ حدیث کتابوں میں تو آگئی ہے نا اس لیے مانی پڑھنی ہے۔۔۔ یا تصحیح اور ضعیف روایات کا فرق نہیں کرتا، تو اس کو نیچے والی حدیث بھی مان کر اپنا ایمان بر باد کرنا پڑے گا۔ (جو نبی ﷺ کی طرف منسوب حدیث ہے اور کئی کتابوں میں بھی موجود ہے)۔

## باپ کی شرمگاہ منہ میں ڈالنا؟؟؟

**كتاب الأدب** حديث # 4902

مغافرہ اور عصیت کا بیان

87/3

4902: وَعَنْ أَبِي بْنِ كَعْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: (مَنْ تَعْزِي بِعَزَاءَ الْجَاهِلِيَّةِ، فَأَعْضُدُهُ بِعَذَابِ أَبِيهِ وَلَا تَكُونُوا) رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنْنَةِ

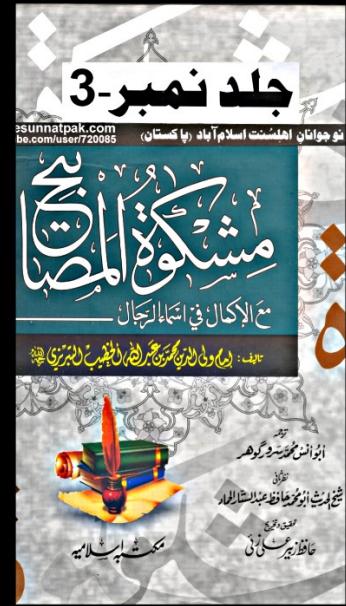
4902: أَبِي بْنِ كَعْبٍ عَزَّلَ بَيَانَ كَرْتَهِ إِذْ مَنْ نَعْلَمُ أَنَّهُ كُفُّرٌ مُّكَفَّرٌ كَوْفَرَ مَا تَهْوَى سَنَةً: "جُوْخُصْ جَائِلِ نَسْبٍ كِي طَرْفِ نَسْبٍ"

كرے (اور اس پر فخر کرے) تو اس سے کہا پئے باپ کا آلم تسل کاٹ کر منہ میں لے لو اور یہ بات کنایا سے مت کھو۔

**شرمگاہ**

يغنى عنه۔ سند ضعيف، رواه البغوي في شرح السنّة (١٣٠/١٢٠-١٢١) ح ٣٥٤١ [وأحمد (١٣٦/٥) والبخاري في الأدب المفرد (٩٤٦، ٩٣٦)] ☆ الحسن البصري عنعن وللحديث شواهد ضعيفة عند عبدالله بن أحمد في زوائد المسند (٥/١٣٣)، فيه مدلس وعنعن وغيره۔

Made By : Fahad Usman Meer



Sahih Hadees

یعنی اپنے باپ کی شرمگاہ منہ میں رکھنا؟؟؟ (العیاذ باللہ تعالیٰ)!!۔  
اس روایت میں بھی یہی کمزوری ہے کہ (حسن بصری) مدرس راوی 'عن' کہہ کر بیان کرتے ہیں اور اسماعیل تصریح موجود نہیں ہے۔  
یہ روایت قرآن کے بھی خلاف ہے اور آپ ﷺ کے اخلاق کے بھی خلاف ہے۔ نبی ﷺ اتنی بے ہودہ بات بھی نہیں کر سکتے کیونکہ

4- سورة القلم 68: وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ۔  
اور پیشک (محمد ﷺ) بہت بڑے (عمده) اخلاق پر ہے۔

6032

صحیح مسلم

4180

سنن ابن ماجہ

11207

مسند احمد

رسول اللہ ﷺ اس کنواری لڑکی سے زیادہ حیا کرنے والے تھے جو پردے میں ہوتی ہے۔۔۔  
Sahih Hadees

لہذا صحیح اور ضعیف احادیث کا فرق کرنا ضروری ہے۔

● 8:- حدیث صحیح مسلم کی فضائل موسیٰ والے چیزوں میں ہے، جو پہلے بھی بیان ہو چکی ہے کہ آٹھویں حدیث صحیح مسلم کی فضائل موسیٰ والے چیزوں میں ہے، جو پہلے بھی بیان ہو چکی ہے کہ

430, 6157, 6158

صحیح مسلم

1638 سے 1632-

سنن نسائی

3198

سلسلہ الصحیحہ

10389, 10576

مسند احمد

5866

مشکوحة المصالح

7, 8, 9

حیاة الانبیاء فی قبورهم (امام بنیهقی)۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں معراج کی رات جب سرخ ٹیلے کے قریب آیا اور موسیٰؑ کے پاس سے گزرا، تو وہ اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔

Sahih Hadees

حضرت موسیٰؑ لیٹ کر نماز نہیں پڑھ رہے تھے بلکہ کھڑے ہو کر پڑھ رہے تھے۔ لیکن اس کیفیت کو ہم آبزرد یعنی مشاہدہ نہیں کر سکتے! اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو مجرمانہ طور پر یہ منظر دکھا دیا تھا تاکہ امت تک یہ عقیدہ پہنچ جائے کہ آپ ﷺ نے وہاں پر یہ منظر دیکھا ہے۔

سوال ② ②

نبی ﷺ کو امام الانبیاء کیوں کہا جاتا ہے۔۔۔ ؟؟؟

• ۷ جواب [اللہ تعالیٰ نے مراجع کی رات، آپ ﷺ کو بیت المقدس میں تمام انبیاء اکرم ﷺ کا امام بھی بنایا۔ اسی وجہ سے آپ ﷺ کو «امام الانبیاء» علیہم السلام کہا جاتا ہے۔ صحیح مسلم میں حدیث ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس میں تمام انبیاء اکرم علیہم السلام کو جمع کیا۔

430

صحیح مسلم

5866

مشکوٰۃ المصانع

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: --- (مراجعة کی رات جب) نماز کا وقت ہو گیا تو میں نے ان سب (انبیاء اکرام علیہم السلام) کی امامت کی ---

Sahih Hadees

کیونکہ سورہ آل عمران کی آیت نمبر اکیاسی میں یہ وعدہ تھا کہ

81 : سورہ آل عمران 3 -

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيشَاقَ النَّبِيِّنَ لِمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ مُّمَجَّدٌ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ  
وَلَتَصْرُنَّهُ ---

یاد کرو ، اللہ نے پیغمبروں سے عہد لیا تھا کہ آج میں نے تمہیں کتاب اور حکمت و دانش سے نوازا ہے ، کل اگر کوئی دوسرا رسول تمہارے پاس اسی تعلیم کی تصدیق کرتا ہو اآئے جو پہلے سے تمہارے پاس موجود ہے ، تو تم کو اس پر ایمان لانا ہو گا اور اس کی مدد کرنی ہو گی ---

اس وعدے کی تکمیل شب مراجع پر ہوئی، آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ جبرائیلؑ نے مجھے آگے کیا اور کہا کہ آپ ﷺ ان کی امامت کرائیں۔

لہذا اسی حدیث کے تحت ہم آپ ﷺ کو امام الانبیاء بھی کہتے ہیں۔

ہم کہتے ہیں امام الانبیاء اور امام اعظم اُس ذات (یعنی محمد ﷺ) کو بناؤ جو تمام انبیاء کے بھی امام ہیں۔ اور جس کی گواہی قرآن میں بھی ہے کہ

2 : سورہ النجم 53 -

مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَ مَا غَوَى

کہ تمہارے ساتھی (محمد ﷺ) نے نہ راہ کم کی ہے اور نہ وہ ٹیڑھی راہ پر چلے ہیں۔

الحمد للہ ---

2 ایک بہانہ --- ۹۹۹

بعض لوگوں کو قبر میں نماز پڑھنے والا واقعہ تہضم نہیں ہوتا اور انہیں یقین نہیں آتا کہ حقیقت میں ایسا ہو

سکتا ہے یا نہیں، اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ واقعہ صرف ایک مجذہ تھا۔۔۔

## ⚠ إِلَزَامِي جواب ⚡

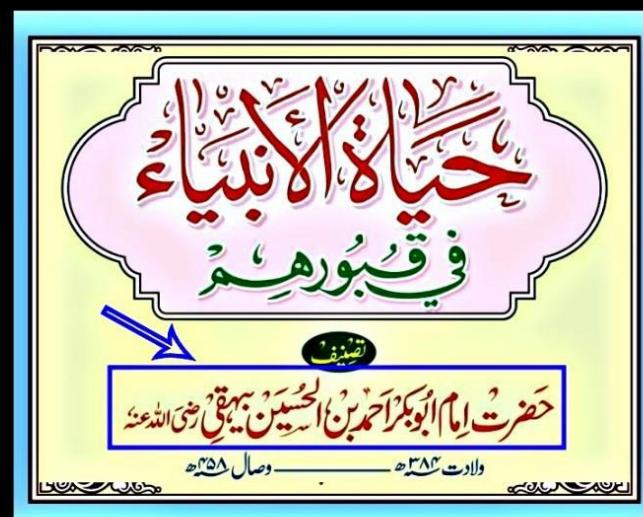
او میرے بھائی!!۔ شب معراج کا پورے کا پورا واقعہ ہی ایک مجذہ تھا، تو کیا ہم اس واقعہ کا بھی انکار کر دیں؟ اور یہ کہنے لگ جائیں کہ اس معراج کے واقعہ کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں؟؟ (نعوذ باللہ)۔

الْأَنْبِيَاءُ کا قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والا عقیدہ بالکل ٹھیک ہے۔ اور ”حیات الانبیاء فی قبورہم“ میں پہلی روایت ہی یہی ہے جو مسند ابی یعلیٰ میں بھی ہے کہ انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں۔ جس کا حوالہ پہلے بھی دے دیا ہے۔

3425	مسند ابی یعلیٰ (انظر نیشنل)، حدیث
3412	مسند ابی یعلیٰ (مترجم)، حدیث
1 ، 2 ، 3	حیات الانبیاء (للبیهقی)، حدیث



انبیاءُ اپنی قبروں میں  
نمازیں پڑھتے ہیں ---



Sahih Hadees

یعنی نبی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں لیکن ہم اس کو آبزرد (مشاهدہ) نہیں کر سکتے۔

- ” تمام انبیاء اکرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں  
 ¶- «آخری زندگی» کے ساتھ  
 ¶- «بَرِزْخٍ زندگی» کے ساتھ  
 ¶- «جنتی زندگی» کے ساتھ  
 ¶- «جسمانی + روحانی زندگی» کے ساتھ  
 لیکن! لیکن! لیکن!—  
 اس زندگی کا ماڈی یعنی کیفیت برزخی ہے، دُنیاوی نہیں ہے۔-

ہماری ان سے ڈائریکٹ کمپنیکیشن (یعنی براہ راست راٹر) نہیں ہو سکتا لیکن ہمارا درود و سلام وہاں تک پہنچتا ہے اور جو قبر پر سلام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو مطلع کرتا ہے اور آپ ﷺ اس سلام کا جواب بھی دیتے ہیں ہم بے شک نہ سنیں لیکن آپ ﷺ جواب دیتے ہیں۔  
 اسی طرح جب ہم نبی ﷺ پر درود بھیجتے ہیں تو ”اَحْمَمْ (اے اللہ!)“ کہہ کر بھیجتے ہیں۔

المذا جنید جمشید صاحب نے مفتی سعید صاحب کی لکھی ہوئی نعت پڑھی کہ

فرشتوں یہ دے دو پیغام ان کو  
 کہ خادم تمہارا سعید آ رہا ہے۔

یہ بالکل غلط ہے کیونکہ ہم فرشتوں کو کوئی بھی کام نہیں کہہ سکتے۔ فرشتوں کی تو اللہ تعالیٰ نے بہت سی ذمہ داریاں لگائی ہیں۔

اصل مسئلہ یہ ہے کہ غائب میں مدد کے لئے پکارنا شرک ہے!!! اختیارات کا ہونا یا نہ ہونا بحث نہیں ہے!!!

چیسا کہ اللہ کے حکم سے ہم پر بارش، فرشتے برساتے ہیں (کیونکہ اللہ نے یہ اختیار فرشتوں کو دیا ہے) لیکن اگر اب ہم بارش کے لئے فرشتوں سے دعا کریں کہ: ”اے فرشتو! ہم پر بارش برساو! یا اے میکائیل (علیہ السلام) ہم پر بارش برساو کہ گرمی کا موسم آ رہا ہے“ تو یہ خالصتاً شرک ہو گا!!!۔ کیونکہ غائب میں مدد کے لئے صرف اور صرف اللہ کو پکارا جائے گا!!!۔

1- سورۃ الفاتحہ ، 4  
 ایَاكَ نَعْبُدُ وَ ایَاكَ نَسْتَعِينَ۔

- ”اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور (غائب میں) ہم تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں (یعنی دُعا مانگتے ہیں)۔-

المذا فرشتوں کو ہم کوئی ذمہ داری نہیں دے سکتے! ہمارا کام صرف اللہ سے مدد مانگنا ہے۔  
 اور بخاری و مسلم میں متفق علیہ حدیث ہے کہ

صحیح بخاری

صحیح مسلم

3064, 4088, 4090, 4096

1550, 4917

— (ستر انصاری صحابی (جنہیں قراء کہا جاتا تھا) کو دھوکے سے شہید کیا گیا تو انہوں نے کہا) — ”  
اے اللہ! ہمارے نبی کو یہ پیغام پہنچا دے کہ ہم نے تجھ سے ملاقات کر لی ہے، ہم تجھ سے راضی  
ہو کئے ہیں اور تو ہم سے راضی ہو گیا ہے۔“

Sahih Hadees

حالانکہ مدینہ میں نبی ﷺ موجود تھے! تب بھی صحابہ اکرامؓ نے اللہ کو ہی پکارا۔ اور اللہ سے ہی دعا  
کی۔

صحابہ کرام نے یہ نہیں کہا کہ فرشتوں یہ پیغام دے دو یا ”یا نبی اللہ اُنظر حالنا“، کیونکہ ان کو پتہ تھا کہ  
ایسا عقیدہ رکھنا گستاخی ہے اور حضور ﷺ نے ایسا عقیدہ کہیں تعلیم ہی نہیں فرمایا۔

اب آنے والی ایک حدیث سے 5 قسم کے مسئلے حل ہوتے ہیں یعنی

۰۰۰ مسئلہ حاضر و ناظر

۰۰۰ مسئلہ علم الغیر۔

۰۰۰ مسئلہ حیات الہبی ﷺ

۰۰۰ مسئلہ استعانت

۰۰۰ مسئلہ وسیلہ اور توسل

ایک ہی حدیث سے یہ تمام مسائل حل ہو جائیں گے۔

1010, 3710

صحیح بخاری

1509

مشکوٰۃ المصانع

جب کبھی عمرؓ کے زمانہ میں قحط پڑتا تو عمرؓ، عباس بن عبدالمطلبؓ کے وسیلہ سے دعا کرتے اور فرماتے  
کہ ”اے اللہ! پہلے ہم تیرے پاس اپنے نبی کریم ﷺ کا وسیلہ لایا کرتے تھے۔ تو، تو پانی بر ساتا تھا۔  
اب ہم اپنے نبی کریم ﷺ کے چچا کو وسیلہ بناتے ہیں، تو تو ہم پر پانی بر سا۔ اسؓ نے کہا کہ چنانچہ  
بارش خوب ہی بر سی۔“

Sahih Hadees

تو سیدنا عمرؓ نے بیچ عقیدہ دے دیا کہ اگرچہ آپ ﷺ قبر مبارک کی برزخی حیات کے ساتھ زندہ ہیں لیکن  
آپ ان سے کیوں نیکیشن یعنی رابطہ نہیں کر سکتے، ورنہ وہ قبر مبارک پر جا کر کہہ سکتے تھے کہ ”یا رسول

المذا یہ صحیح وسیلہ شخصی ہے کہ جو شخص دُنیا میں موجود ہے اُس سے ہی دعا کروائی جائے۔۔۔

حالانکہ حضرت عمرؓ اور باقی صحابہ اکرمؓ بھی، نبی ﷺ کے معجزات سے واقف تھے۔۔۔

169, 3576, 4152

صحیح بخاری

11295

مسند احمد

صلح حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لگی ہوئی تھی نبی کریم ﷺ کے سامنے ایک چھاگل۔ (پیالہ) رکھا ہوا تھا آپ ﷺ نے فرمایا کیا بات ہے؟ لوگوں نے کہا کہ جو پانی آپ کے سامنے ہے، اس پانی کے سیوانہ تو ہمارے پاس وضو کے لیے کوئی دوسرا پانی ہے اور نہ پینے کے لیے۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ چھاگل میں رکھ دیا اور پانی آپ ﷺ کی الگیوں کے درمیان میں سے چشمے کی طرح پھوٹنے لگا اور ہم سب لوگوں نے اُس پانی کو پیا بھی اور اُس سے وضو بھی کیا۔

میں (جابرؓ) نے پوچھا کہ آپ لوگ کتنی تعداد میں تھے؟ کہا کہ اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ پانی کافی ہوتا۔ ویسے ہماری تعداد اُس وقت پندرہ سو 1,500 تھی۔

Sahih Hadees

لیکن مصنف ابن ابی شیبہ کی ایک ایک روایت اکثر دیوبندی حیاتی اور بریلوی مکتبہ فکر کے لوگ بیان کرتے ہیں کہ

حضرت عمرؓ کے زمانے میں ایک دفعہ قحط پڑ گیا تو ایک اعرابی نے قبر رسول ﷺ پر آ کر کہا :-  
”ارسول اللہ ﷺ! امت ہلاک ہو رہی ہے، آپ ﷺ کے حضور ان کے لئے دعا کریں“  
تو حضور ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی اور کہا کہ عمر کو میرا سلام کہنا اور کہنا کہ سختی نہ کرے، نرمی کرے، اللہ عنقریب بارش دے گا۔

## اعتراض ②

یہ روایت پیش کر کے کہتے ہیں کہ صحابہ کرام براہ راست (یعنی ڈائریکٹ) بھی قبر سے مانگتے تھے۔

## Δ ازالی جواب Δ

شکر ہے کہ یہ روایت مصنف ابن ابی شیبہ میں ڈالی گئی ہے تاکہ پتہ بھی لگ جائے کہ یہ روایت جعلی ہے!!۔

بھائیو! اس روایت میں اعمش مدرس ہیں اور 'عن' سے روایت کر رہے ہیں اور مدرس کی 'عن' والی روایت، سماع کی تصریح کے بغیر، ضعیف شمار ہوتی ہے۔

كتاب الفضائل

مصنف ابن ابی شیبہ مترجم (جلد ۹)

۲۶۹

(۳۲۶۶۵) حَدَّثَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ مَالِكِ الدَّارِ، قَالَ: وَكَانَ حَازَنَ عُمَرَ عَلَى الطَّعَامِ، قَالَ: أَصَابَ النَّاسَ كُطُوفٌ فِي زَمَنِ عُمَرَ، فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى قُبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اسْتَسْقِ لِأَمْتِكَ فَإِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوا، فَأَتَى الرَّجُلُ فِي النَّهَارِ فَقَبِيلَ لَهُ: أَنْتَ عُمَرَ فَاقْرَئْهُ السَّلَامَ، وَأَخْبِرْهُ أَنَّكُمْ مُسْتَقِيمُونَ وَلَقَدْ هَلَكُوا، فَأَتَى الرَّجُلُ فِي اللَّيْلِ فَقَبِيلَ لَهُ: أَنْتَ عُمَرُ فَاقْرَئْهُ فَيَكُنْ عُمَرُ، ثُمَّ قَالَ: يَا رَبَّ لَا آتُوا لِأَمْمَةَ مَا جَزَعْتُ عَنْهُ.

Made by : Fahad Usman Meer

(۳۲۶۶۵) حضرت مالک الدار بیٹھا حضرت عمر بن حیثو کے شعبہ طعام میں خزانی تھے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن حیثو کے زمانے میں لوگ قحط سالی میں بیٹلا ہو گئے پس ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی قبر پر حاضر ہو کر یوں کہنے لگا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اپنی امت کے لیے پانی طلب کیجئے وہ ہلاک ہو گئی ہے! تو حضور ﷺ اس آدمی کو خواب میں نظر آئے اور اس سے کہا: عمر بن حیثو کے پاس جا کر اسے میر اسلام کہو اور اسے بتاؤ کہ لوگ یہ راب ہونے کی جگہ میں ہیں، اور اس سے کہو: تم پر داشتمدی لازم ہے۔ تم پر داشتمدی لازم ہے۔ پس وہ آدمی حضرت عمر بن حیثو کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت عمر بن حیثو کو اس خواب کی خبر دی، تو حضرت عمر بن حیثو رونے لگے پھر فرمایا: اے میرے پروردگار! کوئی کوہا نہیں مگر میں اس سے عاجز آگیا۔ حدیث # 32665

وَمَالِكُ عَنِ الْأَعْمَشِ أَنَّ هُوَ لَوْجَى بْنُ يُونَسَ ۖ ۰۴:۲۷ ۴:۳:۲۷

## مُصْنَفُ اَبْنِ اَبِي شِبَابَةِ

مُتَرَجمٌ

الْاَغْلَى بْنُ كَعْبَ الْمَالِكِ بْنُ اَبِي شِبَابَةِ الْمَسْبِطِ الْكُوفِيِّ

مُتَرَجمٌ



## Zaeef Hadees

اگر کوئی کہتا ہے کہ وہ محدثین کے اس اصول کو نہیں مانتا تو اعمش سے بھی ایک لاکھ گنڈا بڑے امام حسن بصری تابعی ہیں جنہوں نے ستر صحابہ کی صحبت بھی کی ہے۔ ان کی 'عن' والی روایت (یعنی جو اپنے باپ کے جعلی نسب پر فخر کرے تو اسے چاہیے کہ باپ کا آلہ تناصل کاٹ کر منه میں رکھ لے) (نوعذ باللہ)۔ تو اس حدیث کو بھی مان کر اپنا ایمان بر باد کرنا پڑے گا۔۔۔

اسی طریقے سے سنن الدارمی کی ایک روایت پیش کی جاتی ہے کہ ”واقعہ حرہ کے دنوں میں سعید ابن مسیب قبر رسول کے پاس قید ہو گئے تھے (جب یزید کی ظالم فوج نے مدینہ شریف پر حملہ کیا تھا، یہ بات تو ٹھیک ہے کہ مسجد نبوی میں تین دن تک نماز نہیں ہوئی اور وہاں پر بہت ظلم ڈھایا گیا) تو وہ کہتے ہیں کہ مجھے نمازوں کے اوقات (یعنی ٹائمنگ) کا قبر سے گنگانا نے (اذان) کی آواز سے پتہ للتا تھا۔

المقدمہ ١٣٤ میکن الکاریجی

Made by : Fahad Usman Meer

**94- أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ.....**

عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ لَمَّا كَانَ

**أَيَّامُ الْحُرْرَةِ لَمْ يُؤْذَنْ فِي مَسْجِدِ**

**الَّبَيْتِ تَلَاقَنَا وَلَمْ يُقْمَ وَلَمْ يُبَرِّخْ**

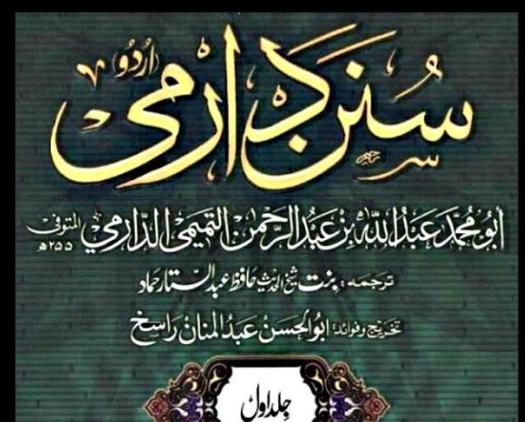
سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ

لَا يَغْرِفُ وَقْتُ الصَّلَاةِ إِلَّا بِهِمْهَمَةٍ

يَسْمَعُهَا مِنْ قَبْرِ النَّبِيِّ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ۔

سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَمَا قَرِئَ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ

② ”رجالہ ثقات“ اس کو روایت کرنے میں بھی امام دارمی متفرد ہیں۔



انصار السنۃ پبلیکیشن لاہور

### Zaeef Hadees

بھائیو! اس روایت میں سب سے بڑی خامی یہ ہے کہ یہ روایت منقطع ہے (جو ضعیف ترین روایت شمار ہوتی ہے) یعنی سعید ابن مسیب سے جو بندہ روایت کر رہا ہے اُس کا نام سعید بن عبد العزیز ہے اور یہ وہ بندہ ہے جس نے سعید ابن مسیب کا زمانہ ہی نہیں پایا، لہذا یہ روایت منقطع ہے، سند نہیں جڑی ہوتی۔

مثال کے طور پر اگر میں کہتا ہوں کہ ”قالَدًا عظِيمٌ مُحَمَّدٌ عَلَى جَنَاحٍ نَّفَرَ فِي فُلَانٍ جَلَسَ مِنْ فُلَانٍ بَاتَ ارشادٌ فِرْمَانٌ“ تو مجھے سند بیان کرنی پڑے گی کے میں نے اپنے نانا سے سُنا کہ جب وہ میرٹرک کے سُٹوڈنٹ تھے تو انہوں نے وہاں قالَدًا عظِيمٌ کے جلسے میں شمولیت اختیار کی انہوں نے یہ بات سنی یا فلاں شخص کی کتاب میں یہ بات لکھی ہے کہ وہ وہاں پر موجود تھا اور یہ بات ہوتی۔  
سند بیان کرنا ضروری ہو گا! بغیر سند کے بات جھوٹی ہو گی!  
لہذا یہ منقطع اور جعلی روایت ہے۔ انہی ضعیف احادیث کی وجہ سے امت میں بہت بگاڑ پیدا ہوا ہے۔

●○○●○○●○○● گستاخانہ واقعات ○○●○○●

کھلتیں جب تک کوئی کڑوی بات نہ کی جائے!۔

- ॥ پہلا گستاخانہ واقعہ :-  
پہلا گستاخانہ واقعہ دیوبندی عالم، شیخ زکریا کاندھلوی صاحب نے اپنی کتاب ”فضائل درود“ اور ”فضائل حج“ میں لکھا ہے۔ زکریا صاحب تبلیغی جماعت کے بڑے امیر میں سے تھے، انہوں نے ہی

- 『فضائل اعمال』 بھی لکھی۔
- 『فضائل درود』 بھی لکھی۔
- 『فضائل حج』 بھی لکھی۔
- 『فضائل صدقات』 بھی لکھی۔

انہوں نے فضائل حج میں ایک جھوٹا واقعہ نقل کیا ہے اور وہی واقعہ بریلوی مکتبہ فکر کے بہت بڑے عالم الیاس قادری صاحب (جو دعوتِ اسلامی کے امیر ہیں) انہوں نے اپنی کتاب ”فیضانِ سنت“ میں بھی نقل کیا ہے۔

واقعہ لکھتے ہیں کہ 555 ہجری میں (یعنی حضور ﷺ کی وفات کے ساڑھے پانچ سو سال بعد) ایک صوفی بزرگ 『تیخِ احمد رفاعی صاحب』 قبرِ رسول پر حاضر ہوئے اور کہا کہ :-  
 یا رسول اللہ ﷺ جب تک میں دُور تھا تو میری روح آ کر آستانے پر حاضری دیتی تھی۔ یا رسول اللہ اب جسموں کی حاضری کی باری آئی ہے ، قبر مبارک سے اپنا ہاتھ باہر نکالیے میں آپ کے ہاتھ مبارک کو بوسہ دینا چاہتا ہوں۔“ (العیاذ باللہ تعالیٰ)۔

139

فضائل حج (مکتبہ دارالشاعت) ، صفحہ

151

فضائل حج (مکتبہ البشری) ، صفحہ

654

فیضان سنت (مکتبہ مدینہ) ، صفحہ

۱۳۹

Made by : Fahad Usman Meer



جهوٹا اور گستاخانہ واقعہ!!!

(۱۳) سید احمد رفاقتی علیہ السلام کا برسی میں اپنے ناکا صہی مشہور ہے کہ جب ۵۵۵ حج سے فارغ ہو کر زیارت کے لئے حاضر ہوئے اور قبر اطہر کے مقابل کھڑے ہوئے تو یہ دو شعر پڑھی

حالة بعد وحى خفت ارسلها تقبل الارض عنى وهى نائبى  
وهنه دولة الاشباح قد حضرت فامد ديمناك کي تحطى بها شفتى

ترجمہ اشعار: دو روی کی حالت میں میں اپنی روح کو خدمت اقدسہ کیجیا کرتا تھا وہ میری  
نائب بن کر آستانہ مبارک چوتی تھی۔ اب جسموں کی حاضری کی باری آئی ہے انہا دست  
مبارک عطا کیجئے تاکہ میرے ہونٹ اس کو چوٹیں۔

اس پر قبر شریف سے دست مبارک باہر نکلا اور انھوں نے اس کو چوما (الحاوی للسیوطی) کہا جاتا ہے کہ اس وقت تقریباً انوے ہزار کا جمیع مسجد بنوی میں تھا جنھوں نے اس واقعہ کو دیکھا اور حضور  
کے دست مبارک کی زیارت کی جن میں حضرت محبوب بجا نی قطب ربانی شیخ عبدال قادر جیلانی  
تو راللہ مرقدہ کا نام نامی بھی ذکر کیا جاتا ہے۔ (ابیان المھید)

# فضائل حج

جس میں حج، عمرہ، زیارت کے فضائل و آداب اور عاشقانہ خدا  
کے بہت سے واقعات شرح وسط سے بیان کئے گئے ہیں۔

حضرت مولانا الحاج الحافظ الحمد ث محمد زکریا صاحب دامت برکاتہم

اویسیزادہ، سیمینجبل روڈ  
کراچی پرکن نمبر 2213768

دارالأشاعت

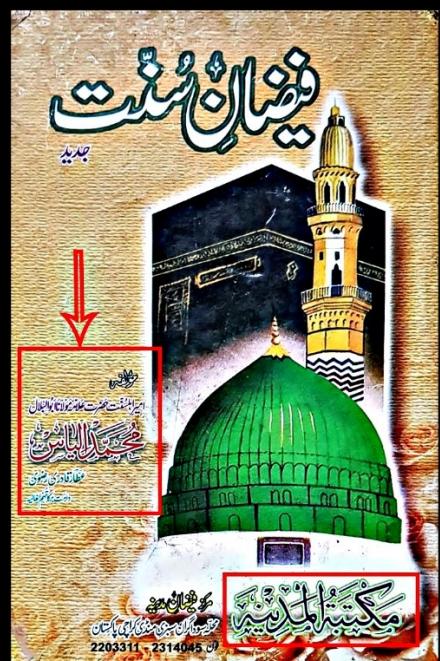
جهوٹا اور گستاخانہ واقعہ

مساواز اور صفات انکی سنن اور آداب

۴۵۳

حکایت سیدنا احمد کبیر رفاقتی (رحمۃ اللہ علیہ) کا واقعہ بہت ہی مشہور ہے  
جسے جلال الدین السیوطی الشافعی (رحمۃ اللہ علیہ) نے تفصیل سے بیان فرمایا  
ہے۔ واقعہ محضراً توں سے کہ حضرت سیدنا احمد کبیر رفاقتی (رحمۃ اللہ علیہ)  
۵۵۵ میں جب مدینہ منورہ حاضر ہوئے اور سرکارِ مدینہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی  
وقتمد کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضر ہو کر دو اعتمید اشخار عرض کئے۔ دو یا تے  
سرخت جوش میں آیا اور آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنا دشت مبارک روپنے  
آنور سے باہر نکلا اور عین بیداری کے عالم میں حضرت رفاقتی صاحب نے  
دشت اُنور کو برس دیا۔ رحمۃ اللہ علیہ علیہ

Made by :  
Fahad Usman Meer



Sahih Hadees

یہ پتا نہیں کون سی روح ہے جو زندگی میں بھی نکلتی ہے اور واپس چلی جاتی ہے!!۔  
بھائیو اگر لاکھوں حاجی قبر رسول پر جا کر یہی مطالبه رکھ دیں تو کیا یہ ممکن ہے؟؟؟  
بالکل نہیں!!۔

پھر کہتے ہیں کہ ”نوے ہزار لوگوں کی موجودگی میں قبر مبارک سے ہاتھ باہر نکلا اور شیخ رفاعی صاحب نے بوسہ دیا اور ان 90000 کے مجمع میں شیخ عبدالقدار جیلانی کا نام بھی لیا جاتا ہے۔“

شیخ عبدالقدار جیلانی صاحب کا نام اس لئے لیا تاکہ بریلوی بھی سہم جائیں اور پکے ہو جائیں کہ گیارہویں والے پیر بھی وہاں موجود تھے لہذا یہ واقعہ بالکل ٹھیک ہے۔

بھائیو! جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے اور چور اپنی لنگوٹی چھوڑ جاتا ہے لیکن یہاں پر چور نے ”لنگوٹی“ نہیں بلکہ ”لنگوٹا“ چھوڑا ہے۔

کہتے ہیں کہ 555ھ میں مسجد نبوی میں نوے ہزار لوگوں کا مجمع تھا حالانکہ مسجد نبوی ﷺ میں نوے ہزار کا مجمع تو 1375ھ تک بھی نہیں آتا تھا۔ تقریباً 1375ھ کے بعد مسجد نبوی کی توسعہ ہوئی (مسجد کو بڑا کیا گیا) جس کی وجہ سے اب تقریباً تھوڑا چھ لاکھ لوگوں کا مجمع آتا ہے۔

اور میرا آپ سے سوال ہے کہ ”کیا 90 ہزار کا مجمع بیک وقت ہاتھ مبارک کو دیکھ سکتا ہے؟؟؟ جبکہ حضور ﷺ کی قبر مبارک ذمین کی شیطح پر ہے۔ جو کہ ایک وقت میں اتنی بڑی تعداد کا دیکھنا ممکن ہے۔۔۔“  
— (العیاذ بالله تعالیٰ)۔

یہ لوگ اتنی بڑی گستاخی اور اتنی بڑی جرأت کسے کر سکتے ہیں؟؟؟  
حالانکہ صحابہ اکرام کا یہ حال تھا کہ وہ نبی ﷺ کی وفات کے بعد روتے روتے زندگیاں گزارتے تھے کہ اب ہم نبی کریم ﷺ کو دیکھ نہیں سکیں گے۔۔۔

- انہوں نے تو بھی نہیں کہا کہ قبر مبارک سے ہاتھ باہر نکالیں تاکہ ہم آپ ﷺ کو دیکھیں۔۔۔!۔
- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کی وفات کے 47 سال بعد تک زندہ رہی تھیں اور اُسی حجرے میں رہی تھیں جہاں پر آپ ﷺ کی قبر مبارک ہے۔ حضرت عائشہؓ نے کبھی نہیں کہا کہ میری حضور ﷺ سے ملاقات ہوئی!۔
- سیدہ فاطمہؓ نے بھی بھی نہیں کہا کہ میری حضور ﷺ سے ملاقات ہوئی!۔

حالانکہ جب سیدہ عائشہؓ اجتہادی غلطی کی وجہ سے جنگ ہمل کے لئے نکلیں تو بہت اچھا موقع تھا کہ آپ ﷺ قبر مبارک سے ہاتھ باہر نکالتے اور سیدہ عائشہؓ کو روک لیتے کہ علیؓ وقت کے خلیفہ برحق ہیں ان سے جنگ نہ لڑو۔

بعد میں سیدہ عائشہؓ اتنا روتی تھیں کہ ان کا دوپٹہ، تر ہو جاتا تھا۔

ایس کا بیچ بخاری میں اشارہ ذکر ہے۔ مسنداً امام احمد اور مصنفوُ ابن ابی شیبہ میں ہے کہ سیدہ عائشہؓ کہتی تھیں کہ حضور ﷺ کے بعد میں نے علیؓ سے جنگ کر کے بہت بڑی غلطی کی ہے، مجھے اب قبر رسول ﷺ کے پاس دفن مت کرنا بلکہ میری سوکنوں کے ساتھ دفن کرنا تاکہ ان کی وجہ سے لوگ میری تعریف نہ کریں۔

# سیدہ عائشہؓ، مولا علیؓ سے جنگِ جمل کے بعد پچھتائیں

Made by : Fahad Usman Meer

## سلسلہ احادیث صحیحہ (اورو)

جلد ثالث

تفصیل

محمد بن غنیمؓ کی فتویٰ شیر علامہ محمد ناصر الدین الابانی

حربر تحریب شرعاً

متلبی و محدث محفوظ الحدیث

فرغان

متلبی محمد عبد الدهیمی

متلبی محمد نعیم رضوان

[www.KitabSunnat.com](http://www.KitabSunnat.com)

النصارى الشفاعة بنا يكشى نزل لهم

اسلامی اکادمی، لفظ بارگ، 17-اردو زبان اسلام  
042-37357567

صفحہ 280

سیدہ عائشہؓ بنی قیتا کا بچہ جمل میں شرکت کرنا کیسا تھا؟

(۲۵۴۴)۔ عنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمَ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَائِشَةُ لَمَّا آتَتِ الْحَوَابَ، سَمِعَتْ نُبَاحَ الْبَكَلَابِ، فَقَالَتْ: مَا أَطْفَلِي الْأَرَاجِعَةِ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا: ((إِنَّكُمْ تَنْبَغِيْلُ الْجَلَبَ الْحَوَابِ)). فَقَالَ لَهَا زُبَيرُ بْنُ ثَوْبَانَ: تَرْجِعِينَ أَعْسَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُصْلِحَ كَمَا أَنْكُنْ هُوَ كَمَا أَنَا. أَنَّهُ قَالَ: آپ لوئی میں انگکن ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی وجہ سے لوگوں میں صلح کروادے۔ (صحیحۃ: ۴۷۴)

تخریج: اخرجه أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: ۶/۹۷ وَ ۶/۹۷ عَنْ يَحْيَىٰ وَهُوَ بْنُ سَعِيدٍ، ۶/۹۷ وَ ۶/۹۷ وَ أَبْنَى اسْحَاقَ الْحَوْرَبِيِّ فِي "غَرِيبِ الْحَدِيثِ": ۵/۷۸ وَ ۱/۷۸، وَابْنِ حَبَّانَ فِي "صَحِيحِهِ": ۱۸۳۱ - مَوَارِدُ وَابْنِ عَدِيِّ فِي "الْكَاملِ": ۳۲۷۵ وَ ۲۲۲۳، وَابْنِ عَوْلَى: ۳۸۶۸ وَالْحَاكِمُ:

**شرح:** ..... اس حدیث کے درج ذیل شاہد سے مفہوم کی وضاحت ہو جاتی ہے:

اس اثر کی ایک دوسری سند بھی ہے، جیسا کہ امام ذہبی نے (مسیر النبلاء: ص ۷۸ - ۷۹) میں کہا: اور یہ بھی کہا کہ قیس نے کہا: پہلے پہل تو سیدہ عائشہؓ کا یہ خیال تھا کہ ان کو ان کے گھر میں آپؓ کے ساتھ فون کیا جائے گا، لیکن (بچہ جمل کے بعد) انہوں نے کہا: میرے اس فعل (جرم) کی وجہ سے مجھے دوسری امہات المودتیں کے ساتھ فون کر دینا۔ پھر ان کو لیکھ میں فون کیا گیا۔ میں (قیس) کہتا ہوں: سیدہ عائشہؓ کی مراد جگہ جمل میں والہ واقع تھا، بعد میں ان کو اس پر بہت ندامت ہوئی تھی اور انہوں نے اس سے تو پر کی تھی۔ حالانکہ ان کا ارادہ خروج مسلمانی کا تھا، جیسا کہ سیدنا علیؑ بن عبید اللہؓ، سیدنا زبیر بن عماد اور کبار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جماعت نے ابتداء کیا تھا، اللہ تعالیٰ سب سے راضی ہو جائے۔ (آئین)

اگر بعد میں حضرت عائشہؓ روئی تھیں تو حضور ﷺ کو پہلے ہی روک لینا چاہئے تھا کہ ”عائشہ یہ کام نہ کرو“۔

کیونکہ آپ ﷺ کی سب سے زیادہ لاڈی بیوی آور کوئی نہیں تھی، دُنیا اور آخرت میں حضور ﷺ کی بیوی اور ہماری ماں ہیں۔

7100

صحیح بخاری

۔۔۔ عمار رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم عائشہ رضی اللہ عنہا دُنیا و آخرت میں تمہارے نبی کریم ﷺ کی پاک بیوی ہیں ۔۔۔

Sahih Hadees

⚠ \* !!! چیلنج !!! \*

ہمارا چیلنج ہے کہ کوئی ضعیف سند والی حدیث سے ہی دکھا دیں کہ عائشہؓ نے کہا ہو کہ نبی ﷺ کی وفات کے بعد میری حضور ﷺ سے ملاقات ہوئی ہے!۔

یہ تو بعد کے لوگوں نے کہا ہے کہ:-

سنا ہے آپ ہر عاشق کے گھر تشریف لاتے ہیں

میرے گھر میں بھی ہو جائے چراغاں یا رسول اللہ .

اور جب کوئی سمجھتا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ گستاخ ہو گیا ہے۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ)۔

اور یہی بات المہند علی المفند میں دیوبند مکتبہ فکر کے محمد خیر شنقبیضی نے تخریج لگائی ہے کہ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ وفات کے بعد بھی قبر سے نکل کر دُنیا میں تصرف فرماتے ہیں۔

۱۰۷



المہند علی المفند

نقل تقریب جس کو اصل رسالہ اجوہ پر تحریر فرمایا حضرت شیخ علماء کرام اور مندوصیناء عظام روشن سنت کے زمکن کرنے والے اور شفاف ملت کے بازوں مداران باعثت کے مقتناء اور جلالت مآپ، صاحبان فضل کے پیشوای حباب شیخ احمد بن محمد شنقبیضی مالکی مدفنی نے، سدا ان کے فیضان کے سمندر موجز ان رہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحيم

بسم اللہ الرحمن الرحيم

بائیسویں سوال کا یہ مسئلہ کہ جو شخص معتقد ہو جناب رسول اللہ ﷺ کی روح مبارک کے عالم ارواح سے دُنیا میں تشریف لانے کا اخْ لخ پس خواص میں سے کسی بزرگ کے لیے کسی خاص روح پر فتوح کے تشریف لانے میں تو کچھ استبعاد نہیں کیونکہ ایسا ہو سکتا ہے اور اتنی بات کا عقیدہ رکھنے والا بسر غلطی بھی نہ سمجھا جائے گا کیونکہ حضرت ﷺ اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں باذن خداوندی کون میں جو چاہتے ہیں تصرف فرماتے

باب : تصدیقات علمائے کرام مکہ مدینہ  
صفحہ 107

Made by : Fahad Usman Meer

المَهَنْدُ عَلَى الْمَفَنْد

يعنى

عَقَادُ عُلَمَاءِ أَهْلِ سُنْتٍ دِيوبَند

خُذ المَعْذِذِينَ

حضرۃ مولانا خلیل احمد بہاری پوری قادریہ

المُتَوَفِّ ۱۴۳۶

المیزان

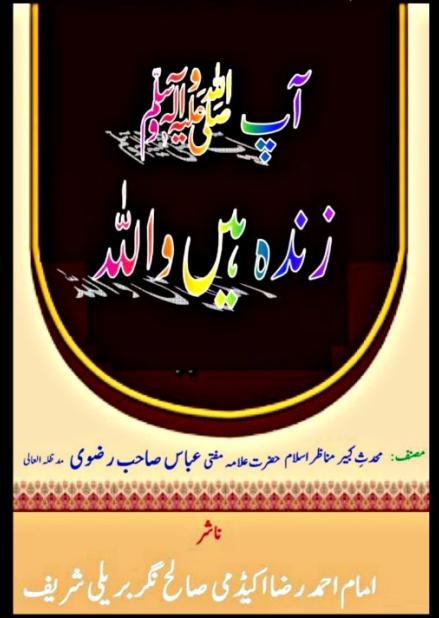
النکشم مارکیٹ اڈہو بیزار لاہور پاکستان فون: ۰۳۲۲-۰۱۲۲۹۸۱، ۰۳۲۲-۰۱۲۲۷۲۱

اسی طرح بریلوی مکتبہ فکر کے احمد رضا خان صاحب کے فتاویٰ رضویہ میں بھی یہ بات موجود ہے، جس کا حوالہ مفتی عباس رضوی صاحب نے اپنی کتاب ”آپ ﷺ زندہ ہیں واللہ“ کے صفحہ 40 میں دیا ہے۔

امام اہل سنت مجدد دین و ملت سیدنا و امامنا شاہ احمد رضا خاں بریلوی فرماتے ہیں:-

”رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور تمام انیمیاے کرام حیات حقیقی دنیاوی و روحانی و جسمانی سے زندہ ہیں اپنے مزارات طیبہ میں نمازیں پڑھتے ہیں، روزی دینے جاتے ہیں، جہاں چاہیں تشریف لے جاتے ہیں، زمین و آسمان کی سلطنت میں تصرف فرماتے ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ ۱۵۶: ۶) Made By : Fahad Usman Meer



دیوبند کے حیاتی گروہ اور بریلوی مکتبہ فکر کا اس بارے میں ایک جیسا عقیدہ ہے اور ان کی غلطی یہ ہے کہ ”انہوں نے حضور ﷺ کو 'دنیاوی زندگی' کے ساتھ زندہ سمجھا ہے حالانکہ وہ ابزرخی زندگی' ہے ---۔

- ॥ دوسرा گستاخانہ واقعہ :-  
دوسرा گستاخانہ واقعہ اور نظریہ انتہائی شرمناک ہے۔ یقین کریں کہ یہ بات بیان کرتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔

اور یہ واقعہ بھی دیوبند اور بریلویوں کے مشترکہ بزرگ «محمد بن باقر زرکانی صاحب» کے حوالے سے نقل کیا جاتا ہے۔ (جو 1124ھ میں فوت ہوئے)۔ اور یاد رہے کہ شیخ زکریا صاحب اپنی کتابوں (فضائل اعمال، فضائل صدقات اور فضائل حج) میں انہی (محمد بن باقر زرکانی صاحب) کے حوالے دیتے ہیں۔

اور انہی کے حوالے بریلوی مکتبہ فکر کے امام احمد رضا خاں صاحب بھی دیتے ہیں (جو 1340ھ میں فوت ہوئے)۔ ان کے ملفوظات ان کے پیٹے مصطفیٰ رضا خاں نوری صاحب نے جمع کئے، جنہیں مفتی اعظم انڈیا بھی کہا جاتا تھا۔ (جو 1981ء میں قوت ہوئے) انہی کی مشہور نعمت ہے :-  
تو شمعِ رسالت ہے عالم تیرا پروانہ ---

امام رضا خاں صاحب سے پوچھا گیا کہ آپ کہتے ہیں کہ قبروں میں شہید بھی زندہ ہیں، ولی بھی زندہ ہیں، نبی بھی زندہ ہیں۔ تو ان کا فرق کیا ہے؟؟؟ انہوں نے کہا کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی قبروں میں زندگی حقیقی، حسی اور 'دنیاوی' ہے۔

## سوال 2

اب یہ دُنیاوی لفظ کہاں سے ڈال دیا؟؟؟

اگر یہ کہہ دیتے کہ حقیقی ، حسی اور ابرازخی ! ہے تو کوئی اعتراض نہیں ہونا تھا لیکن انہوں نے دُنیاوی کہہ دیا۔ اور اللہ پاک کہتے ہیں کہ

2- سورۃ البقرۃ 154  
 ... وَلَكِنْ لَا تَشْعُرُونَ ﴿١٥٤﴾  
 ... لیکن تم شعور نہیں رکھتے۔

دُنیاوی زندگی والے پروٹوکول تو وہاں (ابرازخی زندگی میں) ہوتے ہی نہیں۔ جیسا کہ سانس لینا ، قضاۓ حاجت کے لئے جانا ، آرام کرنا اس قسم کے معاملات وغیرہ۔

احمد رضا خان صاحب نے اس کے بعد دلیل کے طور پر قرآن اور حدیث پیش نہیں کیا بلکہ دیوبند حیاتی مکتبہ فکر اور بریلوی مکتبہ فکر کے بڑے بزرگ محمد بن باقر زرقانی صاحب کو دلیل کے طور پر پیش کیا کہ :-

”میرے آقا سیدی محمد بن باقر زرقانی فرماتے ہیں کہ:-“  
 انبیاء کرام علیہم السلام قبروں میں زندہ ہیں حتیٰ کہ ان کی قبروں میں ان کی بیویاں ازواج مطہرات بھی پیش کی جائی ہیں اور وہ ان کے ساتھ ”شب باشی“ (ہمستری) بھی کرتے ہیں۔“۔

مشتاق بک کارنر

310

ملفوظات احمد رضا، حصہ 3 ، صفحہ

بک کارنر جہلم

249

ملفوظات احمد رضا، حصہ 3، صفحہ

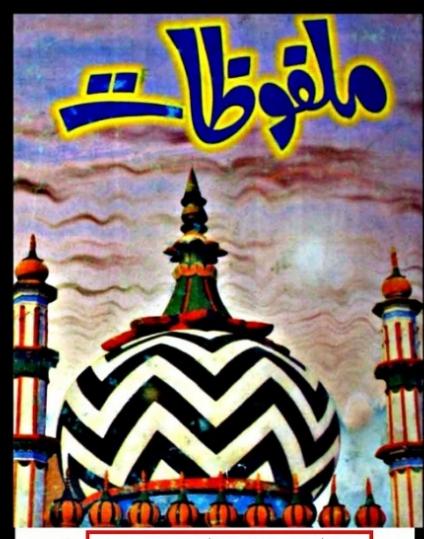
249

حدائق

ملفوظات

**عرض:** انبیاء ملیهم اصلوٰۃ والسلام اور اولیائے کرام کی حیات برزخی میں کیا فرق ہے۔  
**ارشاد:** انبیاء کرام ملیهم اصلوٰۃ والسلام کی حیات حقیقی خی دنیاوی ہے ان پر تصدیق و عده الہیہ کے لئے محض ایک آن کی آن کوموت طاری ہوتی ہے پھر فرما ان کو دیے ہی حیات عطا فرمادی جاتی ہے۔ اس حیات پر وہی احکام دنخو یہ ہیں ان کا ترکہ بانٹانے جائے گا۔ ان کی ازواج کو نکاح حرام نیز ازواج مطہرات پر عدت نہیں وہ اپنی قبور میں کھاتے پہنچ نماز پڑھتے ہیں بلکہ سیدی محمد بن عبد الباقی زرقانی فرماتے ہیں کہ انبیاء ملیهم اصلوٰۃ والسلام کی قبور مطہره میں ازواج مطہرات پیش کی جاتی ہیں وہ ان کے ساتھ شب باشی فرماتے ہیں۔ حضور اقدس ﷺ نے تو ان کو حج کرتے ہوئے بلیک پکارتے ہوئے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور اولیاء علماء شہداء کی حیات برزخیہ اگرچہ حیات دنخو سے افضل اعلیٰ سے مگر اس پر احکام دنخو یہ حاری نہیں اور ان کا ترکہ تقسیم ہو گا۔ ان کی ازواج عدت کریں گی اور

Made By: Fahad Usman Meer



مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

ناشران

بک کارنر پرنٹرز پبلیشورز میں بازار جہلم

!**نعوذ باللہ ! آستغفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ! إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِحُونَ ! العَيْذُ بِاللَّهِ تَعَالَى !! .**

نبی ﷺ کے بارے میں اتنا بڑا جملہ بول دیا اور ذرا سی بھی حیا نہیں آئی؟؟ یہ لوگ اتنی بڑی جرأت کیسے کر سکتے ہیں؟؟  
 حالانکہ ہم اتنی جرأت بھی نہیں رکھتے کہ یہ جملہ بول سکیں کہ ”فلاں کمرے میں میرے والد اور والدہ“! شب باشی کرتے ہیں مذاق اڑایا ہے اور گستاخی کی ہے۔ (نعمہ باللہ)۔  
 لیکن ان لوگوں نے نبی ﷺ اور انبیاءؐ کا مذاق اڑایا ہے اور گستاخی کی ہے۔ (نعمہ باللہ)۔

سوال ?

اب بتائیں کہ کون گستاخ رسول ہے؟؟

انتہائی دعا

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جو حقیقت بات میں نے لکھی اُسے اللہ پاک ہمارے دلوں میں راسخ فرمائے، اگر جذبات میں مجھ سے کوئی غلط بات

لکھی گئی تو اُسے ہمارے دلوں سے محَر کر دے (یعنی بیٹا دے)، ہمیں کتاب و سُنت کی تعلیمات پر عمل کر کے دوسرے بھائیوں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔

طالبِ وعاء: فہد عثمان میر  
فیض بہب لئک

Facebook Link - Fahad Usman Meer (<https://www.facebook.com/chill.fish.1>)

© 2019 - v(1.1)